Copyright by New Era Magazine

جملہ وحقوق بحق نیو ایرا میگزین محفوظ ہیں

مصنف: شوئنگ فلاور

ناول: صفِ دشمناں کو خبر کرو

ناشر: نیو ایرا میگزین

ویب سائٹ: www.neweramagazine.com

ای میل: neramag@gmail.com

info@neweramagazine.com

فیس بک پیج: Fb/Page/New Era Magazine

فیس بک گروپ: New Era Magazine

انسٹاگرام: new_era_magazine

ٹوئیٹر: NewEraMagazine1

خبردار

شوئنگ فلاور نے یہ مکمل ناول (صفِ دشمناں کو خبر کرو) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔ اس مکمل ناول (صفِ دشمناں کو خبر کرو) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنف کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔

لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

صفِ دشمناں کو خبر کرو

(زری اور حسن کی کہانی)

مکمل ناول

شوئنگ فلاور

نیو ایرا میگزین پبلشرز

Copyright by New Era Magazine

کچھ شوئنگ فلاور کے بارے میں

میرا قلمی نام شوئنگ فلاور ہے۔ لکھنے کا آغاز میں نے 2015 سے کیا تھا۔ میں نے پہلا افسانہ "حقیقت یونہی سہی" لکھا تھا مگر سوشل میڈیا پر اب سے پہلے کوئی بھی نہیں پیش کیا۔ نمرہ احمد اور اشفاق احمد پسندیدہ لکھاری ہیں۔

میرا موجودہ ناول "صفِ دشمناں کو خبر کرو" ہے۔

یہ کہانی ہے ایسے لوگوں کی جو اپنی عزت کی خاطر سب برداشت کرتے ہیں، جو خالی ہاتھ مگر یادوں کے سہارے زندہ رہتے ہیں۔

میں کچھ حقیقتوں سے لوگوں کو ملوانا چاہتی ہوں اور ہر حالت میں ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتی ہوں اور خوداعتمادی جو اکثر لوگوں میں نہیں قائم کروانے کی خواہش مند ہوں۔

امید ہے میرا پہلا آئن لائن ناول "صفِ دشمناں کو خبر کرو" آپ سب کو پسند آئے گا۔ پڑھ کر اپنی قیمتی رائے ضرور دیں۔ آپ سب کی رائے کی منتظر۔

شوئنگ فلاور

Copyright by New Era Magazine

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صفِ دشمناں کو خبر کرو

اُف حمنٰہ اتنا کیوں چلا رہی ہو؟ باہر لان تک تمھاری آواز سنائی دے رہی ہے۔ ہادی نے لاؤنج میں قدم رکھتے ہی حمنٰہ کو چپ کروایا جو پچھلے دو گھنٹوں سے ماما اور یمنٰی کے سر کا درد بنی ہوئی تھی۔

ارے آگیا میرا بچہ کبریٰ خاتون نے اپنے بیٹے کو پیار دیتے ہوئے کہا۔۔۔

میں تو آ گیا مگر یہ حمنٰہ کس خوشی میں اتنی لال ٹماٹر ہو رہی ہے۔ کہیں کوئی خزانہ تو ہاتھ نہیں لگ گیا؟ ہادی نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

یہ تو صبح سے ایسے ہی جان کا وبال بنی بیٹھی ہے۔ ماما ایک تو آپ سے میری خوشی برداشت نہیں ہوتی۔ حمنٰہ منہ بناتی ہوئی بولی۔۔۔

میں بتاؤں بھائی۔۔۔ یمنیٰ جو حمنیٰ سے ڈر کے بولی۔۔ ہاں ہاں بھائی کے ہیرو بتاؤ جن بھوتوں کی ٹینشن نہ لو وہ ہم سنبھال لیں گے۔۔ ہادی نے حمنیٰ کو تپانے والے انداز میں کہا۔۔۔ کبریٰ خاتون لاؤنج سے چلی گئیں کیونکہ وہ جانتی تھیں یہ بحث اگھنٹے سے پہلے تک تو ختم نہیں ہو گی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

بھائی حمنیٰ آپی اس لیے اتنی اکسائیٹڈ ہیں کہ مہکی پھوپو کل ہمارے ہاں آ رہی ہیں۔۔۔ اسیکنڈ سے بھی کم وقت لگا ہادی کی ہنسی کو بریک لگنے میں اور حمنیٰ دوبارہ خوش ہو گئی۔۔

بتائیں ہے نہ خوشی والی بات۔۔؟ حمنیٰ منہ بسور کے بولی۔۔۔ مہک پھوپو سعودیہ کو چھوڑ کے آ رہی ہیں بڑی حیران کن بات ہے۔۔ ہادی نے اپنی حیرانگی کو چھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

بھائی اصل حیران کن بات تو یہ ہے کہ پھوپو 3 دن پہلے سے اسلام آباد آ چکی ہیں ہمیشہ کیلئے سعودیہ سے۔۔۔ اور یہ سنتے ہی ہادی کی وہ حالت ہوئی کہ کاٹو تو لہو نہیں۔۔۔ میں روم میں جا رہا ہوں سونے لگا ہوں پلیز کوئی مجھے ڈسٹرب نہ کرے۔۔ ہادی یہ کہتا ہوا ایک ساتھ دو دو سیڑھیاں پھلانگتا اپنے روم میں آ گیا۔۔۔

وہ باتھ لے کر نکلا تھا مگر ابھی بھی اس کے کانوں میں حمنیٰ کا جملہ گونج رہا تھا" پھوپو ہمیشہ کے لیے سعودیہ چھوڑ آئی ہیں" وہ بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند کر بیٹھ گیا اور ماضی میں کھو گیا۔۔

پلیز پلیز پک اپ دا فون۔۔ وہ اضطرابی حالت میں بول رہا تھا اور فون پک کر لیا گیا۔۔۔ ہیلو کون؟

میں ہوں یار پہچانا۔۔؟؟ اوہ آپ جی پہچان لیا کیسے ہیں آپ۔۔؟ بلکل ٹھیک تم کیسی ہو۔۔؟ آئم فائن۔۔۔ آپ نے میرے پرسنل نمبر پہ کیوں کال کی۔۔؟ ایسے ہی دل کیا بات کرنے کو، کیوں برا لگا تمھیں۔۔؟ نہیں نہیں ہمیشہ سب کے ساتھ ہی بات ہوتی ہے اس لیے

Copyright by New Era Magazine

کہا۔۔گھر میں سب ٹھیک ہے۔۔؟؟ہاں پرفیکٹ۔۔؟ہمم گڈ۔بس یا اور کچھ۔۔؟؟ایک بات اور۔۔جی کہیں۔۔۔کیا ہم روز ایسے بات کر سکتے ہیں۔۔میرا مطلب الگ۔۔سے پہلے تو سکائپ پہ سب کے سامنے بات کرتے ہیں۔۔۔اوکے ایز یو وش۔۔بٹ ون تھنگ مور۔۔۔واٹ۔۔؟میں رات میں فری ہوتی ہوں صبح سکول پھر اکیڈمی اس لیے۔۔۔ہمم اوکے اور ہاں سنو۔۔۔یس۔۔۔اپنی ماما کو نہ بتانا اوکے۔۔۔اوکے رائٹ۔۔۔تو کیا اب ہم فرینڈز بن سکتے ہیں۔۔؟؟یا شور۔۔ہمم گڈ سو فرینڈ اب میں سونے لگا ہوں کل ہو گی بات بائے گڈ نائٹ۔۔۔۔می ٹو۔۔۔واؤ کتنے اچھے ہیں یہ میں فضول میں ان سے ڈرتی تھی اس نے کال کاٹتے ہی سوچا پھر ٹیب چارجنگ پہ لگا کر اپنا سکول کا کام اد کرنے لگ گئی۔۔۔

دن گزرتے گئے باتیں ہوتیں رہیں یوں اماہ گزر گیا۔۔۔۔ارے دوست کل کال کیوں کاٹ دی۔۔کال پک ہوتے ہی اس نے غصہ کرتے پوچھا۔۔۔۔دوست مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔۔ہاں بولو دوست۔۔دوست اب ہم بات نہیں کریں گے۔۔۔کیوں کیا ہوا۔۔۔ماما کا آرڈر ہے۔۔۔میں نے کہا تھا نا بتانا تم نے۔۔میں نے نہیں بتایا کل مجھے پتا نہیں چلا کب وہ روم میں آئیں ماما نے تم سے بات کرتے دیکھا اور سن بھی لیا اور خوب ڈانٹا بھی وہ کہہ رہی ہیں کے سب کے ساتھ اور سامنے ہی بات کرنی ہے یوں اکیلے نہیں۔۔۔لیکن دوست۔۔۔سوری اب ہم اکیلے بات نہیں کریں گے بائے۔۔۔سنو۔۔جی۔۔۔اب ہم کبھی بات نہیں کریں گے بائے۔۔"

اُسے کسی آہٹ نے ماضی سے باہر نکالا۔۔ ماما آپ۔۔۔ کیا بات ہے ہادی میں پانچ منٹ سے دروازے پر کھڑی ہوں تمھیں آوازیں بھی دیں کہاں کھوئے ہو ڈنر کرنے بھی نہیں آئے حمنٰہ کتنی بار دروازہ بجا کر گئی۔۔ ارے میری پیاری ماما کچھ نہیں ہوا ایک بہت بڑا کیس ڈیل کر رہا ہوں بس اس کا ہی سوچ رہا تھا۔۔ پتا نہیں تمھیں کیا جنون چڑھا وکیل بننے کا اپنے بابا کا بزنس سنبھالتے۔۔ ہمم بس چڑھ گیا کیا کریں اب۔۔۔ اچھا سو جاؤ بہت تھکے لگ رہے ہو شاباش ریسٹ بھی کیا کرو۔۔۔ ہمم بس سونے ہی لگا تھا۔۔۔ چلو سو جاؤ شب بخیر۔۔ شب بخیر ماما۔۔۔ آہ ہ! تو تم درد کو مزید بڑھانے کا سوچ رہی ہو۔۔ ماما کے جاتے ہی وہ بس آہ بھر کے سو گیا۔۔۔

زری، زری، زری۔۔۔ افو کیا ہے زوہاب کیوں چیخ رہے ہو۔۔۔ مجھے ماما نے بتایا تم اور چچی کل لاہور جا رہی ہو۔۔۔ لو میں نے شہلہ تائی کو منع بھی کیا تمھیں نہ بتائیں۔۔۔ زری میں بور ہو جاؤں گا۔۔۔ جانا ہے زوئی ماموں کے پاس ماما بہت مس کرتی تھیں ماموں کو۔۔۔ پلیز وہ چلی جائیں تم نہ جاؤ میں اکیلا رو جاؤں گا گھر۔۔ آپ اپنے فرینڈز کے ساتھ باہر گلی میں کھیلنا یار ابھی تم ۵ کلاس کے بچے ہو ابھی سے فرینڈز کو چھوڑنا اچھی بات نہیں۔۔۔ تم بھی تو میری دوست ہو جا رہی ہو نا چھوڑ کے۔۔۔؟ میں جلدی آؤں گی۔۔ پکا پرومس کرو۔۔۔ پرومس دوست، مجھے پیکنگ کرنے دو۔۔۔ ہمم کرو تم صبح مل لینا مجھ سے سنڈریلا۔۔ ہاہاہا اوکے مائی پرنس۔۔۔ تم کیا جانو ماما سے زیادہ میں کتنی بے تاب ہوں لاہور جانے کے لئے۔۔ زری نے

سوچا اور ہنس دی۔۔۔ابھی اُن کو آئے ۳ دن ہوئے تھے مگر چونکہ زوہاب زرمین (زری) کے تایا کا چھوٹا بیٹا اور گھر میں اکیلا تھا تو جلد ہی بہت اچھا دوست بن گیا

زری۔۔مہک زری کی ماما نے آواز دی۔۔جی ماما۔۔۔آ بھی جاؤ بیٹا دیر ہو رہی ہے تمھارے تایا جان بھی غصہ ہو رہے ہیں۔۔۔2 منٹ ویٹ جسٹ ٹو منٹ۔۔۔اوکے زوئی۔۔بھول مت جانا مجھے روز کال کرنا سمجھی تم سنڈریلا۔۔ہاہاہا یس مائی پرنس ایرک۔۔ہمم بائے بابا بلا رہے ہیں تمھیں۔۔۔ہمم بائے۔۔

اور گاڑی لاہور کے لیے روانہ ہو گئی۔۔۔۔۔۔

****

یمنیٰ تم مجھ سے مار کھاؤ گی، کام کرنے دو مجھے۔ حمنیٰ اپنی چھوٹی بہن یمنیٰ کو ڈانٹتے ہوئے بولی۔۔اوہو آپی کیا ہے صرف سبق یاد کروانے کو ہی تو کہا ہے۔۔یمنیٰ ناراض ہوتے ہوئے بولی۔۔یامی پلیز مجھے روم پرفیکٹ سیٹ کر لینے دو پلیز دیکھو پھوپو لوگ کسی بھی وقت پہنچنے والے ہیں۔۔اُف آپی زری آپی آپکے روم کو اوے ٹوزی جانتی ہیں۔۔۔پھر بھی یامی اچھا تو ہونا چاہیے نا کیا سوچے گی زری کے ہم کتنا گندا روم رکھتی ہیں۔۔ نہیں کچھ بھی سوچے گی وہ تم زرا نیچے آؤ کچن میں میری مدد کرواؤ۔ حمنیٰ کی ماما دروازے سے کہہ کر پلٹ گئیں۔۔۔جی آتی

ہوں ماما، چلو یمنیٰ اب پلیز دوبارہ پھیلاوا نہ ڈالنا میری سویٹ بہن۔۔۔زری نے یمنیٰ کے گال کھینچتے کہا۔۔ نہیں کروں گی۔۔ ہمم گڈ لٹل ڈول۔۔۔

****

ہادی آفس میں بیٹھا تھا جب اسے گھر سے کال آئی۔۔ السلام علیکم ماما۔۔ وسلام بیٹا! وہ مجھے کہنا تھا کہ زرا آج جلدی گھر آجانا۔۔ کیا ہوا سب خیریت؟ وہ پریشان ہوتا ہوا بولا۔۔ ارے تم بھول گئے پاگل تمھاری پھوپھو آرہی ہیں آج۔۔ اوہ ماما کام میں اتنا مصروف تھا کہ سچ میں بھول گیا، اوکے میں کوشش کرتا ہوں جلد نکلوں۔۔۔ ٹھیک ہے بیٹا آجانا تمھارے بابا پھر ناراض ہوں گے۔۔ جی ماما بہتر۔۔۔ اللہ حافظ بیٹا۔۔۔ اللہ حافظ ماما۔۔۔ فون رکھتے ہی ہادی نے چیئر سے ٹیک لگائی اور آنکھیں موند کر پھر ماضی میں ڈوب گیا۔۔۔۔

"دوست ایک بات کہوں۔۔۔ ہاں بولو دوست میں سن رہی ہوں۔۔۔ تمھارا دل نہیں کرتا کہ تم یہاں آؤ ہمارے ہاں تم وہاں اکیلی بور نہیں ہوتی۔۔۔ ہوتی ہوں دوست بٹ مجھے آپ کے ہاں آنے سے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔ کیوں ڈر کس بات کا۔۔ پتا نہیں کیوں مجھے لگتا ہے میں اگر وہاں گئی تو مر جاؤں گی۔۔۔ ارے پاگل ایسا نہیں سوچتے اور ہم اتنے برے بھی نہیں ہیں۔۔۔ میں نے کب کہا آپ برے ہو۔۔۔ تو یہ بھی نہیں کہا نا کہ میں اچھا ہوں چلو بتاؤ میں اچھا ہوں یا نہیں۔۔؟؟ ارے دوست تم تو بہت اچھے ہو۔۔۔۔ سچی۔۔۔ ہاں ہاں سچ

میں۔۔۔تو پھر میری ایک بات کا جواب سچ سچ دینا۔۔۔کونسی بات دوست۔۔۔اگر کبھی میں نے کہا تو تم ہمارے ہاں آؤ گی، بتاؤ چپ کیوں ہو گئی ہو، دوست کیا تمھارا دل نہیں کرتا مجھ سے ملنے کو سامنے بیٹھ کر باتیں کرنے کو، بتاؤ بھی۔۔۔۔۔۔پتا نہیں۔۔۔یہ کیا بات ہوئی دوست اچھا میں بتاؤں۔۔۔ہاں بتاؤ۔۔۔میرا دل کرتا ہے کہ تم یہاں آؤ ہم سامنے بیٹھ کر ڈھیر ساری باتیں کریں مل کر پڑھیں ایک ساتھ کھیلیں سب کو تنگ کریں اور پتا ہے میرا دل کیا کہتا ہے۔۔؟کیا کہتا ہے۔۔؟؟میرا دل خواہش کرتا ہے کہ تم آؤ ہمیشہ کیلئے تم مجھ سے فرمائشیں کرو اور میں جھٹ سے پوری کروں، کیا ایسا ممکن ہو سکتا ہے دوست۔۔؟؟؟شاید کبھی بھی نہیں۔۔۔کیوں دوست۔۔میں خود نہیں جانتی، اوکے دوست بہت زیادہ رات ہو گئی میں سونے لگی ہوں صبح سکول بھی جانا ہے ورنہ میں کلاس میں سوتی رہوں گی۔۔۔اوکے گڈ نائٹ بائے۔۔۔بائے۔۔سنو دوست۔۔جی بولیں۔۔۔مس یو دوست، آئی مس یو سو مچ۔۔ہمم سیم ٹو یو دوست۔"۔۔۔۔۔اس کے ہاتھ سے موبائل گرا تب وہ ماضی سے باہر آیا

۔۔۔۔۔۔

کبھی ملتے ہو تم خوابوں میں
کبھی ملتے ہو تم یادوں میں
سپنا بن کر کیوں رہتے ہو؟

دلبر میری ان آنکھوں میں

تیری یادوں کی جو خوشبو ہے

میری سانسوں کو مہکانے لگی ہے

****

مہک پھوپھو ۲ گھنٹے پہلے پہنچ چکی تھیں۔۔ حمنیٰ کی تو خوشی برداشت سے باہر تھی۔ اس کی زری جو آ گئی تھی۔۔ "حمنیٰ اور زری کزن کے ساتھ ساتھ بہت اچھی دوست بھی تھیں روز سکائپ پہ بات کرتی تھیں اور حمنیٰ نا جانے لاکھوں بار کہتی تھی پلیز زری کبھی آؤ نا تم اور پھوپھو مجھے گلے ملنا ہے تمھارے ساتھ لیٹ کے ڈھیر ساری باتیں کرنی۔" اور آج اُس کی یہ خواہش آخرکار ۱۰ سال بعد پوری ہو ہی گئی۔۔۔

ہادی لاؤنج میں انٹر ہوا اور اسے ڈائننگ ہال سے آوازیں سنائی دیں اور ایک آواز جو سب سے زیادہ بلند تھی۔۔ سچ میں مامی میں نے خود بہت انجوائے کی زوہاب کی کمپنی، فیل ہی نہیں ہوا کہ میں بہت عرصے بعد آئی ہوں اور زوہاب سے پہلی بار ملی ہوں بہت ہی کیوٹ بچہ ہے۔۔ وہ خوشی سے لبریز انداز میں بتا رہی تھی اس کے انداز میں اتنی خوشی کیوں تھی یہاں آ کر وہ زری ہی جانتی تھی۔۔ اور ماموں جان زوئی کہتا سنڈریلا اگر تم نے مجھے کال نا کی تو قیامت تک کیلئے ناراض ہو جاؤں گا۔۔۔ اور محترمہ تمھیں تو منانا بھی نہیں آتا۔ جھٹ سے حمنیٰ نے

Copyright by New Era Magazine

کہا۔۔ہاہاہا کیا کروں یار مجھے زرا بھی نہیں پتا کیسے کسی کو مناتے ہیں۔۔۔وہ نم لہجے میں بولی۔۔اور یہ بات لاؤنج میں کھڑے ہادی کو پھر ماضی میں لے گئی۔۔۔۔۔

"دوست مان جاؤ سوری بول رہی ہوں ہو گئی غلطی اب بس بھی کرو، پلیز دوست مجھے تو منانا بھی نہیں آتا۔۔۔جب منانا نہیں آتا تو ناراض ہی کیوں کیا۔۔۔بولا نا ہو گئی غلطی دوست۔۔۔پتا ہے میں فجر تک انتظار کرتا رہا تھا لیکن تمھیں کیا پرواہ۔۔۔دوست بتایا بھی ہے کہ ماما کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی میں اُن کے روم میں تھی۔۔۔یہ بات تم دو منٹ کی کال بھی کر کے بتا سکتی تھی۔۔۔سوری وہ۔ہو گئی غلطی اب، اب تم۔۔۔۔اوئے تم رو رہی ہو، ارے پاگل میں تو بس بات کر رہا تھا۔۔۔آپ مجھے ڈانٹ رہے تھے بلاوجہ۔۔۔۔دوست بابا کہتے ہیں جو غلطی کرے اسے ڈانٹنا چاہیے تاکہ وہ دوبارہ کرنے سے رک جائے، اچھا سوری میں نے زیادہ ڈانٹ دیا، اب رونا بند کرو۔۔تم مان گئے ہو نا دوست۔۔۔؟؟ہاں مان گیا میری دوست۔۔۔اب نہ ہونا ناراض دوست مجھے نہیں آتا منانا۔۔۔تو سیکھ لو دوست کام آئے گا۔۔۔تم سیکھاؤ گے مجھے۔۔۔میں کیوں سیکھاؤں میں تو ناراض ہوا کروں گا اور تم مجھے منانا پیار سے کسی اور سے سیکھو۔۔۔تم بہت برے ہو۔۔۔جو بھی ہے تمھارا دوست ہوں اب، ہوں نا بتاؤ۔۔۔ہاہاہا بد قسمتی سے۔۔۔اور یہ کہتے ہی اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔۔وہ شاید سچ میں بد قسمتی تھی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

ہادی ہال میں انٹر ہوا ہی تھا کہ مصطفیٰ کی نظر ہادی پہ پڑ گئی۔۔۔وہ سلام کرنے ہی لگا تھا کہ وہ بول پڑے۔۔۔مل گئی فرصت تمھیں بھی آ گئی یاد کہ اک عدد گھر بھی ہے میرا۔۔۔بابا وہ۔۔۔کہا بھی تھا کہ تمھاری پھوپو آ رہی ہیں کام جلد ختم کر کے گھر میں آنا مگر تم پہ اثر کہاں۔۔وہاں بیٹھے تمام افراد خاموش ہو گئے تھے سب کی نظر ہادی پہ تھے صرف اِک شخص کے سوا جس کی کمر ہادیٔ کی طرف تھی اور وہ چاہ کر بھی مڑ نہیں پا رہی تھی۔۔۔بابا بہت ضروری میٹنگ تھی۔۔سچ تو یہ ہے کہ وہ گھر آنا ہی نہیں چاہ رہا تھا مجبوری تھا آنا سو آ گیا ورنہ آج ہادی عصر کے وقت سے فارغ تھا مگر بے وجہ پارک میں بیٹھتے اور لاہور کی سڑکوں کی خاک اڑاتے رات کے دس بج گئے تھے۔۔۔تو تم میٹنگ کینسل۔۔۔بس کریں بھائی ہو جاتا ہے اتنا غصہ کرنے والی کیا بات ہے۔۔۔مہک نے اپنے بھائی مصطفیٰ کو مزید ڈانٹنے سے روکتے ہوئے کہا۔۔۔سوری پھوپھو۔۔کوئی بات نہیں بیٹا۔۔پھر ہادی نے پھوپھو سے پیار لیا اور مہک نے بھی ساتھ والی چیئر گھسیٹ کر اس پہ بیٹھنے کو کہا جو بلکل زری کی سیدھ میں تھی۔۔۔تمہیں کیا ہوا سر اتنا نیچے کیوں کر رہی ہو یہاں سجدہ کس خوشی میں رے رہی ہو؟۔۔حمنیٰ کی جو نہی نظر زری پہ پڑی جھٹ سے بولی اور زری سے بامشکل یہی لفظ ادا ہوئے۔۔کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔اور سامنے بیٹھے ہادی نے صرف اِک لمحے کو اس کی طرف دیکھا اور اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔اس سے زیادہ دیر بیٹھا نا گیا ۵ منٹ بعد ہی وہاں سے اُٹھ کر اپنے روم میں آ گیا یہ کہہ کر کے وہ فریش ہو کر آتا ہے۔۔۔مگر وہاں

Copyright by New Era Magazine

بیٹھے کسی بھی شخص کو کیا خبر تھی کہ اس کہ اندر وہاں بیٹھے کتنے طوفان اٹھ رہے تھے، اگر وہ اور چند منٹ بیٹھتا تو ضبط سے یا تو اس کی سانس بند ہو جانی تھی یا وہاں ایک ہولناک ہنگامہ برپا ہو جانا تھا۔۔۔۔۔۔سب ہال میں پھر سے خوش گپیوں میں مصروف ہو گئے اور کسی نے نوٹ نہیں کیا ان کے درمیان کوئی پہلے سے قدرے خاموش ہو گیا ہے۔۔۔

ہادی آئینے میں دیکھ کر بالوں میں برش کر رہا تھا جب اس کی آنکھوں میں تھوڑی دیر پہلے والا منظر ابھر آیا جسے اس نے صرف اک لمحے کو دیکھا تھا، اس کا برش کرتا ہاتھ رک گیا، آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں، اس نے برش پٹخا اور صوفے پہ گرنے والے انداز میں بیٹھ گیا اور ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں، ناچاہتے بھی اس کی آنکھوں سے دو آنسو باڑ توڑ کر چھلک پڑے۔۔۔

سنو! تم وہی ہو نا جسے میں جانتا تھا
جس پر میں جان وارتا تھا۔
نام کرتا تھا تمام لمحے جس کے
خود کو جس پر قربان کرتا تھا۔۔۔!!   (شوئنگ فلاور)

****

زرمین (زری) لوگوں کو آئے ۳ دن ہو چکے تھے اور اس کی ہادی سے ملاقات صرف ایک دفعہ رات کے کھانے پر ہوئی بات تو خیر تب بھی نہیں ہوئی، وہ رات کو دیر سے گھر آتا اور صبح

Copyright by New Era Magazine

بھی جلد چلا جاتا۔۔۔ آج صبح ہادی کی دیر سے آنکھ کھلی مگر گھڑی دن کے دس بجا رہی تھی۔
بہر حال جو بھی تھا وقت آفس جانے سے کچھ زیادہ ہی ہو چکا تھا وہ جلدی سے تیار ہوا اور ناشتہ کیے بغیر ہی آفس جانے لگا وہ راہ داری سے گزر رہا تھا اپنی گاڑی تک جانے کے لیے مگر کسی آواز نے اس کے قدم روک دیے اس نے مڑ کر دیکھا تو حمنیٰ، یمنیٰ اور زری لان میں بیٹھی بہت ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھیں زری نے سفید لمبی گھیر دار فراک پہنی تھی اور اپنے شہد رنگ بالوں کی ہمیشہ کی طرح پونی ٹیل بنائی تھی جو کمر پر جھول رہی تھی میک اپ سے بے نیاز وہ بلکل سفید چنبیلی یا گلاب کی مانند نظر آ رہی تھی اور ہادی کو اس منظر سے نکلنا بہت بھاری لگا مگر یامی نے یہ مرحلہ آسانی سے طے کروا دیا۔۔۔ ہادی بھائی،، یمنیٰ کی جونہی نظر پڑی وہ دوڑتی ہوئی اس تک آئی۔۔ آپ رات کو لیٹ آئے آج دیر تک سوتے رہے اور اب چوروں کی طرح بھاگ رہے تھے وہ تو شکر میں نے پکڑ لیا۔۔ حمنیٰ اور زری بھی لان سے ان کی طرف ہی متوجہ تھیں۔۔ طبیعت تو ٹھیک ہے نہ۔ یمنیٰ پریشان ہوتے بولی۔۔۔ اور بھی کچھ بولنا تو بولو میں بعد میں بول لوں گا مس نان سٹاپ۔۔۔ او بھائی پلیز بات چینج مت کریں۔۔۔ سر میں درد تھی بس اور کچھ نہیں۔۔ تو آج رہنے دیں نا دیکھیں آپی زری سے بھی آپ نے بات نہیں کی یہ اچھی بات تو نہیں وہ کیا سوچتی ہوں گی۔۔ بس اک لمحہ لگا ہادی کا موڈ چینج ہونے میں۔۔۔ کوئی کیا سوچتا ہے مجھے پرواہ نہیں میں مصروف ہوتا ہوں کوئی فارغ نہیں ہوں

Copyright by New Era Magazine

میں۔۔ لیکن بھائی۔۔ ہٹو مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔ اور وہ یہ کہتا گاڑی میں بیٹھا اور بھگا کر لے گیا، پیچھے زری نے صرف اتنا ہی دل میں کہا ہو نہہ مسٹر اکڑو، شو خا وکیل کہیں کا۔۔۔۔۔

"یہ بے رُخی یہ بے حسی

سب جچتا ہے تم پر جاناں"

(شوئنگ فلاور)

****

آپ ایک دفعہ زری سے بات کر لیں بھائی کیا پتا وہ اپنے تایا کے ہاں ہی رہنا چاہتی ہو۔۔؟؟
مہک پھوپھو مصطفیٰ سے بات کر رہی تھیں لاؤنج میں کبریٰ خاتون، مصطفیٰ اور مہک ہی تھیں۔۔۔ میں نے کہہ دیا نا وہ ہمارے پاس رہے گی تو بس رہے گی اس میں زری کی مرضی شامل ہے یا نہیں میری بلا سے۔۔۔ مگر بھائی وہ تایا ہیں اسکے ان کو نا گوار گزرے گا۔۔۔ میں یقین سے کہتا ہوں مہک ۱۲ سال بعد اگر اعجاز احمد کو تمھارا اور گڑیا کا خیال آیا ہے تو اس میں کوئی نا کوئی بات ضرور ہو گی اس سے اچھے کی توقع کرنا فضول ہے اور میں ہر گز نہیں برداشت کر سکتا کہ تمھیں یا زری کو کوئی نقصان ہو۔۔۔۔ مگر بھائی۔۔۔ بس میں نے کہہ دیا تم جب بھی جاؤ گی واپس اکیلی ہی جاؤ گی زری میرے پاس رہے گی اور رہی بات اس کے تایا کی تو وہ میں سنبھال لوں گا تم فکر نا کرو۔۔۔۔ میں فکر مند ہوتی اگر زری اسلام آباد رہتی میں تو خوش

Copyright by New Era Magazine

ہوں کے آپ نے میری پریشانی جانچ لی بھائی۔ میں شہلہ بھابھی کی نیچر سے واقف ہوں میری گڑیا نہیں، میں تو ان کے ظلم برداشت کر جاؤں مگر یہ نہیں کر سکتی ہے وہ میری بیٹی اور اپنی ماما کی طرح بہت بہادر ہے مگر ابھی اس نے وہ تکلیفیں نہیں دیکھیں جو میں نے برداشت کی ہیں۔ تم پریشان مت ہو زری تو مجھے حمنیٰ کے جتنی ہی عزیز ہے مہک بس تم سمجھنا وہ اپنی ماں کے ساتھ ہی ہے،، کبریٰ نے انہیں تسلی دیتے کہا۔۔۔ بڑا اپن ہے آپ کا بھابھی۔۔۔۔ بس خوش رہا کرو زری کو بھی رکھا کرو مہک۔۔۔ جی بھائی جان۔۔۔۔۔

حمنیٰ جو نیچے کچن میں سے لیز کھانے کیلیئے باؤل لینے آئی تھی تمام گفتگو سن چکی تھی اور اس کے چہرے سے جھلک رہا تھا کے وہ کتنی خوش ہے، اور بس آؤ دیکھا نا تاؤ بھاگ کر روم میں آئی زری کو گلے لگا کر گول گول گھومنے لگی۔۔۔۔ زری اس حملے کیلیئے تیار نہ تھی وہ یامی کے بال بنا رہی تھی حمنیٰ کے اس حملے پر بوکھلا گئی۔۔۔ اوئے کیا ہوا ہے اتنی خوش خیر تو ہے۔۔۔ یار بس کرو اب پسلیاں توڑو گی میری۔۔۔ زری میں بہت بہت بہت خوش ہوں۔۔۔ منیٰ کیا تم بات بتانا پسند کرو گی کیوں خوش ہو زری نے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔ زری بابا اور پھوپھو نے مل کے فیصلہ کیا ہے اووو زری تمھیں نہیں اندازہ میں کتنی خوش ہوں۔۔۔ زری چڑتے ہوئے بولی۔۔۔ خدا کے لیے اب منہ سے یہ بھی پھوٹ دو کیا فیصلہ کیا۔۔۔۔ زری زری بابا نے کہا ہے تم اپنے تایا کے ہاں نہیں بلکہ ہمارے ہاں رہو گی پکا پکا۔۔ حمنیٰ نے اسے دوبارہ گلے لگایا۔۔۔ اور زری کیلیئے یہ کسی بم کے پھوٹنے سے کم نہیں تھا، وہ اس سے خود کو چھڑواتے

Copyright by New Era Magazine

بولی۔۔تم سے کس نے کہا۔۔میں ابھی سن کے آرہی ہوں بابا ماما پھوپھو لاؤنج میں بیٹھے یہ بات کر رہے تھے اور میں نے سن لی۔۔۔بس منیٰ کی بات ختم ہوتے ہی زری نیچے لاؤنج میں پہنچ گئی۔۔۔ماما میں یہاں نہیں رہوں گی آپ نے مجھ سے پوچھے بغیر کیسے یہ کہہ دیا۔۔زری وہاں بیٹھے تینوں نفوس کو حیرت میں ڈال چکی تھی۔۔زری بیٹا آرام سے بیٹھ کر بات کر۔۔۔۔کیا ماما جب میں نے کہہ دیا مجھے یہاں نہیں رہنا تو بس نہیں رہنا۔۔زری شدید کرخت دار آواز میں بولی۔۔۔۔ادھر آؤ بیٹا میرے پاس بیٹھو،، مصطفیٰ نے زری کو پیار سے اپنے پاس بیٹھنے کو کہا،،،اب بتاؤ کیوں نہیں رہنا یہاں پر۔منی اور یامی بھی لاؤنج میں آچکی تھیں اور حمنیٰ کے تو آنسو بھی جاری ہو چکے تھے۔۔ماموں میں ماما کے ساتھ ہی رہوں گی۔۔وہ رو دینے والے انداز میں بولی۔۔۔بیٹا اب آپ اتنے بڑے ہو چکے ہو کہ حالات کا اندازہ لگا سکتے ہیں، آپ جانتے ہو میں یہ کسی مجبوری پہ ہی کہہ رہا ہوں ورنہ مجھے کوئی شوق نہیں تم ماں بیٹی کو تکلیف دینے کا،،، آئی نو ماموں بٹ۔۔۔بس اب لیکن ویکن کچھ نہیں آپ چاہو تو منی کے ساتھ روم میں رہو اور اگر الگ روم لینا چاہو تو وہ بھی بتا دو میں سیٹ کروا دیتی ہوں۔۔کبریٰ نے زری کو پیار دیتے کہا۔۔نہیں میں حمنیٰ کے ساتھ ٹھیک ہوں،،، انتہائی گلوگیر لہجہ تھا جیسے بے شمار درد اور آنسو آواز میں سموئے ہوئے تھے۔۔وہ اوپر روم میں آگئی اور بہت بہت زیادہ روئی وہ بہت عرصے بعد ایسے روئی تھی۔۔اوپر کوئی نہیں آیا تھا اس کے پیچھے مہک نے روک لیا تھا سب کو۔۔۔۔۔۔

****

"تو مجھے اب تیار رہنا ہے اے خلیفہ

اِک مظلوم رعایا بن کر ظلم سہنے کو"

(شوئنگ فلاور)

ہادی آفس میں 6 بجے اپنا کام ختم کر کے کافی پی رہا تھا کہ اچانک اس کی آنکھوں میں صبح کے منظر کا عکس لہرایا اس نے کپ ٹیبل پر رکھا اور بازو ٹیبل پر رکھ کر ان پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں جونہی آنکھیں بند کی ماضی پھر سے دوڑ آیا۔۔۔"دوست بہت خوش لگ رہے ہو کیا بات ہے۔۔وہ تفتیشی انداز میں پوچھ رہی تھی۔۔اور بات بھی صحیح سے نہیں کر رہے کہیں مصروف تو نہیں۔۔۔بہت خوش بھی ہوں میں اور ہاں مصروف بھی۔۔تو پھر ٹھیک ہے کل بات کر لیں گے۔۔۔ارے ارے پوچھو گی نہیں کہاں مصروف ہوں۔۔؟؟چلو پھر بتاؤ ۔۔۔میں تمھیں دیکھنے میں مصروف ہوں۔۔۔ہاہاہا کیا فلمی ڈائیلاگ بولا۔۔۔ارے سچ کہہ رہا ہوں دوست۔۔۔پاگل نا بناؤ دوست کال ویڈیو نہیں ہے پھر کیسے۔۔۔۔بتاؤں کیسے۔۔۔ہاں بتاؤ۔۔۔تمھاری تصویر اس وقت میرے ہاتھ میں ہے۔۔۔میری تصویر تمھارے پاس کیسے آ گئی؟بس کہیں سے مل گئی میں نے پرنٹ کروالی۔۔۔کونسے والی ہے کیا ڈریس ہے۔۔۔؟؟وائٹ فراک پہنی ہے بال کھلے ہیں اور ہنس رہی ہو ہاتھ میں شیلڈ ہے

کوئی۔۔۔اووہ یہ میری فن فیئر کی پک ہے،ارے یہ تو ایک ویک پہلے کی ہے کہاں سے چرا لی،اووو آگئی سمجھ کہاں سے چرائی ہو گی۔۔۔دوست ایک بات بولوں۔۔۔ہاں بولو۔۔۔تم بلکل کیوٹ سی باربی لگ رہی ہو۔۔۔ہمم ماما نے بھی یہی کہا اور جس سے تم نے چرائی اس کا بھی یہی کمنٹ تھا۔۔۔ہمم سچ میں میرا دل کر رہا ہے میں پرنس بن کر تمہارے ساتھ ڈانس کروں۔۔۔۔۔۔ہاہاہاہاویری فنی۔۔۔ارے سچ کہہ رہا ہوں باربی۔۔۔۔اوکے مان لیا ویسے تم بھی بہت سویٹ ہو بلکل ڈورے مون کی طرح۔۔۔۔ہائے لڑکی کسی پرنس سے ملا دیتی تو ٹھیک تھا لیکن ڈورے مون۔۔۔ہاہاہا مذاق کیا پرنس نٹ کریکر۔۔۔ہمم اچھا ایک بات بتاؤ تم کس کلاس میں ہو۔۔۔میں ۷ میں ہوں اور آپ۔۔؟؟میں ۱۰ میں ہوں۔۔

ہمم گڈ۔۔۔دوست تم تو بلکل بھی نہیں لگتی کہ تم ۷ میں ہو۔۔۔کیوں۔۔۔تم بلکل ۳ یا ۴ لیول کی فیری لگ رہی ہو۔۔۔۔اچھا اچھا بس کرو اب۔۔۔ہمم بہت خوبصورت لگ رہی ہو کہیں تمھیں میری نظر نہ لگ جائے دوست صدقہ دے دینا۔۔۔ہاہاہا اوکے اب تم بھی بس کر دو دیکھنا۔ہاں سوچ رہا ہوں بٹ دل نہیں کر رہا۔۔۔چلو دیکھتے رہو میں ماما کے روم میں جا رہی ہوں وہ بلا رہی ہیں بائے۔۔۔بائے"۔۔۔۔یہ بات تو طے تھی وہ چاہ کر بھی وہ ا ماہ نہیں بھول سکتا اک آسیب کی طرح اس کے ساتھ تھا ا ماہ میں تو ۳۰ دن ہوتے اس نے تو ۳۰ دن اور راتیں گزاریں تھیں اور اتنے دن ساری زندگی یاد کرنے کو کم نہیں ہوتے۔۔۔کافی ٹھنڈی ہو

Copyright by New Era Magazine

چکی تھی اور ہادی کی آنکھیں سرخ کسی دہکتے انگارے کی طرح۔۔اس نے کار کی چابی اٹھائی اور آفس سے نکل پڑا۔۔۔

یہ پل جانے کیوں آتے ہیں

وہ پل جانے کیوں جاتے ہیں

یادوں کا یہ کیسا دریا

ہم پل میں ہی بہہ جاتے ہیں

معلوم نہیں ساحل ہے کہاں۔۔؟

معلوم نہیں منزل ہے کہاں۔؟

اس حال میں جینا مشکل ہے

اِک جان ہے اب وہ جانے لگی۔۔۔

****

ہال میں سے آوازیں آرہی تھیں ہادی نے بھی اسی طرف قدم بڑھا دیے۔۔السلام علیکم ۔۔ہادی کے سلام کرنے پر سب کی نگاہیں دروازے کی طرف مڑیں۔۔۔۔وسلام واہ برخوردار آج تم اتنی جلدی گھر۔۔ مصطفیٰ خوش ہوتے ہوئے بولے۔۔۔جی بابا بس کام جلد ختم ہو گیا تو اس لیے۔۔ہادی نے بابا اور پھوپھو کے درمیان خالی کرسی گھسیٹی اور اس پر بیٹھ

Copyright by New Era Magazine

گیا۔۔۔کتنا کام کرتے ہو تم بیٹا زرا سی بھی ریسٹ نہیں اس شعبہ میں دیکھو خود کو زرا، اس عمر میں کیا بچے ایسے ہوتے ہیں۔۔۔ بلکل ٹھیک ہوں میں پھوپھو اور اپنے شعبے سے بھی مطمئن۔۔۔تو تھوڑی سی تفریح بھی کیا کرو۔۔۔پھوپھو کیا کروں پہلا کیس ابھی ختم نہیں ہوتا کہ دو چار آ بھی جاتے ہیں۔۔ماشااللہ۔۔۔پتا ہے پھوپھو بھائی سب سے اچھے لائیر ہیں اس وجہ سے ان کے کیس فینش نہیں ہوتے۔۔یمنیٰ پر جوش لہجے میں بولی۔۔۔ہمم بس جس کے ساتھ بہت سارے لوگوں کی دعائیں ہوں خدا بہت مہربان ہوتا ہے۔۔۔مہک نے ہادی کے سر پہ پیار کرتے کہا۔۔۔میرے ہادی کو تو کسی خاص کی دعا ہے۔۔۔کچن میں کھڑی کبریٰ نے بلند آواز میں کہا۔۔۔سب کھانا کھانا شروع کر چکے تھے مگر ہادی پھر سے اپنے ساتھی ماضی کے ساتھ ہو لیا۔۔"دوست ایک بات پوچھوں۔۔۔ہاں دوست ایک نہیں ایک ہزار پوچھ لو۔۔۔ہمم تمھارا فیوچر پلین کیا ہے۔۔۔؟؟میں لائیر بنا چاہتا ہوں۔۔۔۔واؤوووو نائس پلین۔۔۔میں ایک سچا اور اسلام کے قوانین پر اترنے والا لائیر بننا چاہتا ہوں۔۔۔ہمم گڈ۔۔۔تم دعا کرو گی میرے لیے۔۔؟؟ارے میری تو دعائیں تمھارے ساتھ ہیں چلو یہ آج کی ڈیٹ اور ٹائم کسی ڈائری پر نوٹ کرو۔۔۔کیوں؟میں تمھیں دعا دینے لگی ہوں آنکھیں بند کرو۔۔ہمم اوکے۔۔۔میرے پیارے سے بیسٹ اینڈ سویٹ دوست تمھاری یہ دوست دعا دیتی ہے کہ تمھارا لائیر بننے کا خواب پورا ہو اور ساری زندگی ساتھ رہے اور میں یقین سے کہتی ہوں میری دعا سب سے زیادہ بھاری ہے یہ ضرور قبول ہو گی ہمیشہ کے لئے۔۔"ہادی کے ہاتھ

سے چیچ گر گیا وہ ماضی سے باہر نکل چکا تھا اس نے جھٹکے سے سر اوپر کیا ہادی کی سیدھ میں منیٰ بیٹھی تھی اس کے ساتھ زری تھی جب ہادی نے سر اوپر کیا اور زری کی طرف دیکھا جو اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی چند سیکنڈ کے لیے نگاہیں ملیں اور پھر۔ کیا بات ہے ہادی کھانا کھاؤ۔۔ بابا میں نے شام میں لنچ کیا تھا اب نہیں کھایا جا رہا۔ ماما مجھے روم میں چائے دے دیجیے گا۔۔ وہ کہتا لمبے ڈگ بھرتا اس منظر سے ہٹ گیا تھا۔۔ اک نظر نے دور تک اس کا تعاقب کیا تھا۔۔۔

****

یار یامی تنگ نہ کرو۔۔۔ زری نے بیزاری سے کہا جو کمبل اوڑھے لیٹے ہوئے تھی منیٰ ابھی نیچے تھی جبکہ یامی اسے مسلسل کہہ رہی تھی اتنی جلدی کیوں سو رہی ہو۔۔۔ نہ تنگ کرو آپی کو گڑیا۔۔۔ منیٰ نے روم میں آتے ہی کہا۔۔ یامی مجھے کیوں لگ رہا ہے تم اس کھڑوس سڑیل وکیل جیسی ہو۔۔ بس زری کا بولنا تھا کہ روم میں حمنیٰ اور یمنیٰ کے قہقہے گونجنے شروع ہو گئے جو دس منٹ تک نہیں تھے رُکے۔۔۔ مرو تم دونوں میں سونے لگی ہوں۔۔۔ انھیں بھی محسوس ہوا کہ وہ کچھ اوور ہی کر چکی ہیں تو پھر ہنسی کو بریک لگائی دونوں زری کے ساتھ کمبل میں گھس گئیں۔۔۔ زری۔۔ منی چھت کو گھورتے بولی۔۔ کیا ہے منی پلیز سونے دو۔۔۔ زری ہادی بھائی پہلے ایسے بلکل بھی نہیں تھے وہ مجھ سے بھی زیادہ فنی تھے پتا نہیں

تقریباً 8 سالوں سے وہ اتنے سخت کیوں ہو گئے میں نے بہت کوشش کی کہ وجہ جان پاؤں مگر میں نہیں جان پائی زری۔ زری ہادی بھائی بہت اچھے تھے بیسٹ بھائی تھے لیکن۔۔۔ اچھا اچھا چھوڑو جو بھی ہے میں نے تو اُسے ہمیشہ ایسے ہی دیکھا ہے سڑا ہوا کریلا نہ تو ہو۔۔۔ زری اب تم نے کوئی الٹا نام لیا تو پھر دیکھنا۔ اچھا چھا اب نہیں کہتی تمھارے امام کعبہ بھائی کو۔۔ ہاہاہا بد تمیز ایسے بھی نہیں کہا ہے میں نے۔۔۔ اور پھر وہ ادھر اُدھر کی باتیں کرتی سو گئیں۔۔۔

****

ہادی بیڈ پہ لیٹا تھا ہلکی سی لیمپ کی روشنی کمرے میں پھیلی تھی،،، اس نے بڑی لائٹ آن کی کلاک پر نظر ڈالی جو صبح کے 12 بجا رہی تھی آج تھا بھی سنڈے وہ رات کو 2 بجے تک کام کرتا رہا اس لیے دیر سے آنکھ کھلی۔۔ اوہ شٹ۔۔ اس نے کمبل ہٹایا، بیڈ سے اتر کر ونڈو کی طرف آیا اس کھول کر باتھ لینے جانے ہی لگا تھا کہ اس کی ونڈو کے قریب لان میں کھڑی زری کی آواز سنائی دی جو کال پر مصروف تھی وہ بے اختیار دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ "زوئی یار میں کیا کروں تم بھی دوست ہو اور یہاں پر بھی میں اب کس کس کی سنوں۔۔ یار تم تو ایک ہو وہاں مگر یہاں دو ہیں۔۔۔۔ کیا مطلب بوائے ہیں یا گرل۔۔۔ ہاہاہاہاہاہا اگر میں کہوں بوائے تو۔۔۔ ہاہا میں تمھارا بھی سر پھوڑ دوں تم بھی تو میرے بوائے دوست ہو۔۔۔ ہاہاہا نہیں یار دونوں گرلز ہیں۔۔۔ ہاں ہے وہ بھی بٹ وہ بہت

Copyright by New Era Magazine

سڑو ہے نا وہ بات کرتا ہے نا میں نے اکڑو خان سے بات کی۔۔زری کی اس بات پہ ہادی سیدھا کھڑا ہو گیا اور غور سے سننے لگا۔۔کیا مطلب تمھارا اس بات سے کہ وہ دوست ہے یا نہیں۔۔۔ہاں شاید اگر وہ چاہے تو ضرور تم مجھے جانتے ہو زوئی۔۔۔ہاہاہاہا تم جیلس ہو رہے ہو اب تو پھر میں اسے دوست ضرور بناؤں گی۔۔۔۔ہاہاہا مذاق کر رہی یار اچھا زوہاب میں اور حمنیٰ کچھ کام کر رہی تھیں، بعد میں کال کروں گی فری ہو کر۔۔ہمم اوکے بائے۔۔۔زری چلی گئی تھی پھر ہادی بھی باتھ لینے چلا گیا۔۔۔۔

یہ تم کو وہم ہے کہ آغاز گفتگو ہم کریں گے وصی۔۔۔!!

ہم جو خود سے روٹھ جائیں تو صدیوں خاموش رہتے ہیں

****

کبریٰ اور مہک باہر لان میں بیٹھی تھیں وہ بھی وہیں چلا آیا۔۔۔اٹھ گیا میرا بچہ۔۔۔ماما جگا دینا تھا مجھے اتنی دیر تک سوتا رہا ہوں۔۔۔تم رات دیر تک کام کرتے رہے تھے میں تہجد کے وقت اٹھی تھی تمھاری کمرے کی لائٹ آن تھی۔۔جی ماما۔۔ہادی زرا یہ موبائل کو دیکھو نیٹ نہیں چل رہا۔۔لائیں دیں میں دیکھتا ہوں۔۔۔یہ لڑکیاں آج کچن تباہ کر کے ہی چھوڑیں گئیں۔۔۔منی کی ماما نے غصے سے کہا۔۔کیا ہوا اماں۔۔ہونا کیا ہے ہادی، منی کو شوق چڑھا ہے وہ

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

کچھ بنا رہی ہے۔۔۔ چلیں دیکھتے ہیں ہم بھی کیا بناتی ہے وہ بھی باتوں کے علاوہ۔۔۔ کبریٰ اور مہک دونوں ہادی کی بات پر ہنس دیں۔۔۔۔

****

مصطفیٰ صاحب بھی آ چکے تھے دسمبر کی دوپہر کی دھوپ سب لان میں لے رہے تھے۔۔ یہ منی جو بنا رہی تھی بنالیا یا نہیں۔ وہ کرسی پر بیٹھتے بولے۔۔ ابھی تک تو نہیں آئی کبری نے کہا ہی تھا کہ۔۔ میں آگئی۔۔ حمنیٰ زور سے بولی سب نے اس کی طرف دیکھا جس کے ہاتھ میں کیک تھا, کام والی ٹرے میں پلیٹس اٹھائے آ رہی تھی اور ساتھ میں ۱۰ سال کی یمنیٰ کودتی آ رہی تھی۔۔۔ واہ میری بہن مجھے لگا جو تم بنا رہی ہو وہ کل کی تاریخ میں ملے گا ہمیں۔۔ ہادی نے جان بوجھ کر منی کو تنگ کیا جو ٹیبل پر کیک پلیٹ رکھ رہی تھی۔۔۔ مجھے بھی ایسے ہی لگ رہا تھا۔۔ یمنٰی نے بھی تڑکا لگایا۔۔۔ ایسی بھی بات نہیں دیر تو لگ ہی جاتی ہے وہ چڑنے والے انداز میں بولی۔۔۔ ارے زری کہاں ہے وہ نظر نہیں آ رہی۔۔۔ بابا اس کی کسی سعودیہ سے فرینڈ کی کال آئی ہے وہ سن رہی۔۔۔ میں آگئی۔۔ زری نے منی کے ساتھ بیٹھتے کہا۔۔۔۔ سچ میں مجھے تو کیک بہت مزے کا لگا ہے۔۔ یمنٰی بولی اور ساتھ ہی ہادی کے سر پر سوار ہو گئی۔۔ ہادی بھائی کیسا لگا کیک آپکو۔۔۔ ہاں بہت مزے کا ہے۔۔ وہ منہ میں بائٹ ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔ اس لیے تو آپ کھائے جا رہے ہیں کھائے جا رہے۔۔۔ یامی کی بات پر سب

Copyright by New Era Magazine

ہنس دیے اور ہادی خود بھی زری نے اتنے ٹائم میں پہلی دفعہ اسے مسکراتے دیکھا۔۔۔پتا ہے کس نے بنایا ہے کیک۔۔؟پتا ہے یامی لیکن تم بتانا چاہ رہی ہو تو بتا دو۔۔۔ہادی کو پتا ہے یہ زری جس نے ابھی سر جھکایا ہی تھا کہ جھٹ سے اوپر دوبارہ اٹھایا۔۔۔کیک زری آپی نے بنایا ہے منی آپی نے نہیں۔۔۔بس یامی کا بولنے کی دیر تھی ہادی کا منہ تک ہاتھ جاتا رک گیا کسی نے نوٹس نہیں کیا ہادی کے ایکسپریشن کو سب زری کو داد دینے میں لگ گئے تھے ہاں اک چور آنکھ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔کیا ہوا ہادی۔۔بابا وہ میرے ایک کلائنٹ کی کال آنی ہے دو منٹ تک۔۔۔لیکن بیٹا یہ کیک۔۔۔آپ لوگ کھائیں میں کھا چکا ہوں کافی ہے وہ،اب پلیز ماما مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کرے مجھے فل اٹینشن سے کام کرنا ہے۔۔وہ یہ کہتا وہاں سے چلا گیا اور زری نے دل میں منہ بسورتے صرف اتنا کہا"ہونہہ مغرور کہیں کا"۔

ہادی روم میں آکر کوئی 100 بار کُلی کر چکا تھا کھایا تو کیک تھا مگر اس کا حلق ایسے کڑوا ہو رہا تھا جیسے زہر کھا لیا ہو۔۔۔پانی کے قطرے ٹھوڑی پر سے بہہ رہے تھے اس نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا اور کچھ چھناکے سے اس کی آنکھوں میں بہہ آیا کیا تھا وہ۔۔وہی اس کی ساتھی یاد۔۔"کیا ہے دوست کیوں موڈ آف ہے۔۔دوست آج ماما نے اتنا برا کیا میرے ساتھ۔۔۔کیا کیا انہوں نے۔۔؟؟ مجھے بتایا نہیں کہ میری فرینڈز آرہی ہیں اور مجھ سے کیک بنوایا جو کہ میری فرینڈز کی فرمائش تھی میرے ہاتھ کا چاکلیٹ کیک کھانا ہے انہوں نے۔۔۔تمھیں کیک بنانا آتا ہے۔۔؟ہاں۔۔۔واہ دوست بہت خوب۔۔۔میری فرینڈز اور

ماما کو میرے ہاتھ کا کیک بہت پسند ہے۔۔۔ میں بھی تو دوست ہوں مجھے بھی کھلا دو تا کہ میں بھی جان جاؤں تم کتنا مزے کا کیک بناتی ہو۔۔۔ اٹس ویری امپوسیبل دوست۔۔ وہ غمگین ہوتے بولی۔۔۔ کچھ بھی ناممکن نہیں ہے دوست چاہت اور لگن ہو تو سب ممکن ہے۔۔۔ مگر یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔ ضرور ممکن ہو گا دیکھنا اک دن میں تمھارے ہاتھ کا کیک ضرور کھاؤں گا اور خوب زیادہ کھاؤں گا۔۔۔ ہاہاہا ٹھیک ہے میں بھی بڑا سا بناؤں گی۔۔۔ ہمم اور اپنے ہاتھ سے کھلانا ٹھیک۔۔۔ ہاہاہا ویری فنی "ہادی نے منہ پر چھینٹے مارے اور کمبل تان کر پھر سے لیٹ گیا۔۔۔

"جب محبت اور نفرت ایک ہی انسان سے ہو جائے

تو اسے بھلانا بہت مشکل امر ہے۔۔۔!!

****

۲ دن بعد

اس سے اگلی صبح ہی ہادی کو سیالکوٹ جانا پڑا اب بھی وہ دو دن بعد گھر آیا تھا۔۔۔ ہادی۔۔ وہ لاؤنج سے گزر کر روم میں جا رہا تھا لاؤنج خالی تھا اس نے سوچا فریش ہو کر مل لے گا مگر مصطفی کی آواز سنائی دینے پر وہ مڑا۔۔۔ السلام علیکم بابا جان۔۔ وسلام۔۔ ہادی اتنی دیر کر دی بیٹا۔۔۔ بابا کام تھا آفس میں وہ کلیئر کرنے لگ گیا تھا، ماما کہاں ہیں؟۔۔ اوپر ہیں بچیوں کے

Copyright by New Era Magazine

پاس اور تمھاری پھوپھو اتنا انتظار کرتی رہیں تھیں تم نے کہا تھا میں دوپہر میں پہنچ جاؤں گا مگر تم اب رات ۸ بجے آرہے ہو وہ چلی گئیں اور تم نہ آئے۔۔اوہ سوری بابا پھوپھو چلی بھی گئیں کچھ دن اور ٹھہر جاتیں۔۔۔میں نے تو کہا لیکن زری کے تایا کی کال آئی تھی جانا پڑا۔۔۔ہادی نے دل میں شکر ادا کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔

وہ اوپر آیا دو قدم آگے بڑھا ہی تھا کہ یامی منی اور زری ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتی نظر آئیں،اور ہادی شاکڈ وہیں کھڑا رہا۔۔کیا بابا نے پھوپھو کے جانے والا مذاق کیا تھا۔۔وہ سوچ ہی رہا تھا کہ یامی آکے لپٹ گئی۔۔آگئی آپکو ہماری یاد بھی۔۔ہمم بس آگئی چاہے دیر سے آئی۔۔ہادی منی کے گال چومتے ہوئے بولا۔۔آپ بہت برے ہیں بھائی۔۔۔اچھا سوری یار۔۔۔ہمم اوکے۔۔۔آیا می بات سنو۔۔جی بھائی۔۔۔پھوپو چلی گئیں۔۔۔ہاں وہ دوپہر میں گئیں ہیں۔۔۔تو زری نہیں گئی ان کے ساتھ۔۔۔زری آپی نے کیوں جانا تھا۔۔۔کیا مطلب تمھارا۔۔ہادی کو یامی کی بات سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔آپکو نہیں پتا بھائی۔۔۔؟؟۔کیا نہیں پتا۔۔۔ارے زری آپی ہمارے پاس رہیں گی ہمیشہ کے لئے۔۔وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔۔اور ہادی وہیں برف کا مجسمہ بن گیا۔۔۔یامی چلی گئی ہادی کو شدید غصہ آیا اور وہ آج کنٹرول نہ کرپایا اور زری اور حمنٰی کی طرف چل پڑا۔۔۔۔ارے ہادی بھائی۔۔منی چلائی مگر ہادی نے کوئی جواب نہ دیا اور زری کے سامنے آکر رک گیا۔۔زری گھبرا گئی تھی اور اسے ہادی کی انگارے برساتی آنکھوں سے بھی ڈر لگ رہا تھا۔۔۔تم جس مقصد کے لئے ٹھہری ہو

میں سب جانتا ہوں، تم کتنی معصوم ہو یہ بھی یہاں رہنے کا سوچ ہی لیا ہے تو یاد رکھنا غلطی سے بھی مجھے دکھائی مت دینا ورنہ کیا ہو سکتا ہے یہ تمھاری سوچ سے بالاتر ہے۔۔۔پہلے تو زری ڈر رہی تھی مگر ہادی کا اسے در پردہ مکار کہنا اسے بہت برا لگا اور اس نے بھی حساب برابر کر دیا۔۔۔آؤں گی نظر ۱۰۰ بار آؤں گی میں کیا بگاڑ لو گے تم میرا ہاں تم خود کو سمجھتے کیا ہو، جو بھی ہوں تم سے بہتر ہوں لاکھوں درجے، زری زرا آگے ہوئی اور ایڑیاں اٹھا کر ہادی کا گریبان پکڑ لیا، تم انتہائی بدتمیز، سڑے ہوئے کریلے، مغرور اور سفاک انسان ہو مسٹر ہادی۔۔۔گریبان چھوڑو میرا تم حد سے بڑھ رہی ہو۔۔۔وہاں کھڑی یامی اور منی دونوں شاکڈ انہیں جھگڑتے دیکھ رہی تھیں۔۔۔سمجھتے کیا ہو طرم خان سمجھتے ہو خود کو، تم کچھ بھی نہیں ہو ایک مغرور مشہور وکیل کے علاوہ جس کی گردن میں غرور کا ۱۰۰ گز لمبا طوق ہے، یاد رکھنا یہ غرور لے ڈوبے گا تمھیں،،،اب تم بد دعائیں دو گی مجھے۔۔۔ارے تم تو بد دعا کے قابل بھی نہیں ہو۔۔۔میں آخری دفعہ بول رہا ہو۔۔۔زری آرام سے بھی بات ہو سکتی ہے۔۔۔منی نے سمجھانے والے لہجے میں کہا۔۔۔اس جیسے اکڑو اور سڑیل کو آرام سے بات سمجھ نہیں آتی، اور تم جو کہہ رہے تھے تو سنو میں ہر وہ کام کروں گی جو تمھیں پسند نہیں پھر دیکھوں گی کہ تم کیا کر سکتے ہو۔۔۔زری نے جھٹکے سے اس کا کالر چھوڑا اور خود روم میں آ گئی اور دروازہ بند کر لیا۔۔ہادی بھی وہاں مزید رکا نہیں۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

جب آگ برابر لگی ہو۔۔۔برابر انا ہو تو ایسا ہی ہوتا ہے۔۔ایک چھوٹی سی بات محبتوں کو نفرتوں کے سفر پر گامزن کر دیتی ہے اور اس میں سوار مسافر جل جاتے ہیں مٹ جاتی ہیں ان کی ذاتیں مگر یہاں یہ کون سمجھتا ہے، درد میں کہاں عقل کام کرتی ہے، غم میں ہوش کب ہوتی ہے، سب پانی پانی ہو جاتا ہے ریت کی طرح بہہ جاتا ہے۔۔۔۔

****

زوئی بیٹا کھالو کھانا دیکھو آپکی ماما کتنی پریشان ہیں۔۔۔مجھے نہیں کھانا کوئی بھی میرے لیے اپ سٹ نہ ہوں سب ایک جیسے ہیں رو باب بھائی پاپا ماما سب سنڈریلا بھی۔۔۔جب سے مہک اسلام آباد آئی اور زوہاب کو زری کے نہ آنے کی خبر ملی وہ تب سے یونہی منہ پھلائے بیٹھا تھا۔۔۔بیٹا زری تو آئی ہی وہاں رہنے کے لیے تھی اس کے ماموں نے بلوایا تھا اسے، آپ غصہ نہ ہوں۔۔۔مجھے کچھ نہیں سننا جائیں پلیز اور ہاں سنڈریلا کو بھی کہہ دینا مجھ سے اب کبھی بات نہ کرے کبھی بھی۔۔۔زوئی۔۔جائیں پلیز۔۔۔وہ کمبل میں دبک گیا اور مہک چپ کر کے واپس ٹرے اٹھا کے آ گئیں۔۔۔جب سے آئیں تھیں دیکھ چکی تھیں سب ناخوش ہیں زری کے لاہور ٹھہرنے پر۔۔۔۔۔

****

ہادی روم میں آیا اور پٹاخ سے دروازہ بند کیا لگا تو ایسا تھا کہ دروازہ ٹوٹ چکا مگر ایسا ہوا نہیں اس نے آتے ہی کوٹ اتارا اور بیڈ پر زور سے پھینکا۔۔اسے سمجھ نہیں تھی آ رہی کہ کیا کرے۔۔زری کا قتل کر دے یا خود کو ختم کر دے وہ روم میں پڑے کاوچ پر بیٹھ گیا اور سر کو دونوں ہاتھوں میں زور سے جکڑ لیا۔۔تم تم نے مجھے بدتمیز کہا زری جبکہ تم خود انتہائی جاہل ہو ۔۔وہ غصہ میں پھنکار رہا تھا کہ کچھ سماعتیں اسے سنائی دیں۔۔۔۔

"سچ میں دوست جب مجھے غصہ آتا ہے تو میں بلکل جاہل بن جاتی ہوں مجھے سمجھ نہیں آتا اور میرا دل کرتا ہے جس پہ مجھے غصہ ہے میں اس کا گلا دبا دوں۔اوئے لڑکی تم تو بڑی خطرناک ہو ۔۔ہاں بہت زیادہ ہوں دوست۔۔۔ارے اگر کبھی ہماری لڑائی ہوئی تم تو مجھے جنت پہنچا کہ دم لو گی۔۔۔ہاں بلکل اگر تم غلط ہوئے تو میں یہ ضرور کروں گی۔۔۔اچھا جی،اس سے خوبصورت کیا ہو گا کہ میری موت تمھارے ہاتھوں ہو گی۔۔۔اب فضول میں مت بولو بس بات ہی کی تھی میں نے۔۔پر تمھاری بات دل کو لگی دوست۔۔۔تم،اگر تم میرے سامنے ہوتے تو میں تمھارا گلا دبا دیتی ابھی کے ابھی۔۔۔ہاہاہاہاہائے کاش ایسا ہو جاتا۔۔دوست تم۔۔۔ہاہاہا مذاق کر رہا ہوں دوست۔۔۔"

اور ہادی کا جب زری نے گریبان پکڑا تھا ہادی کو لگ رہا تھا اس کا سانس ابھی بند ہو جانا ہے کیونکہ زری نے جکڑا ہی اتنی سخت گرفت سے تھا،،اسے خیالوں کی دنیا سے باہر دروازہ بجے جانے کی آواز نے نکالا۔۔۔ہادی دروازہ کھولو،ہادی کھولو۔۔ہادی کی ماما بار بار چیخ رہی تھیں

Copyright by New Era Magazine

باہر۔۔۔پہلے تو ہادی کا دل کیا کہ نہ کھولے مگر ماما کا خیال کرتے کھول دیا۔ جیسے ہی دروازہ کھولا وہ اس پر جھپٹ پڑیں۔۔ تم نے زری سے بد تمیزی کی ہے ہادی تم نے اس کو مارا ہے تمھیں شرم نہیں آئی ہادی۔۔ماما۔۔۔کچھ مت بولو سب بتا دیا ہے یمنیٰ نے۔ماما کو پاگل سمجھتے ہو تم۔۔انہوں نے اس کی شرٹ کو کھینچتے کہا، منی یامی بھی وہاں آچکی تھیں مصطفیٰ گھر نہیں تھے وہ کسی دوست کے ہاں جاچکے تھے۔۔۔

اندھا سمجھا ہے تم نے مجھے اک اک بات نوٹ کرتی ہوں تم لوگوں کی مجھے سب دکھائی دے رہا تھا مگر میں خاموش تھی کہ مہک کہ سامنے کوئی ہنگامہ نہ ہو، تم کس طرح بی ہیو کر رہے تھے مہک اور زری کے ساتھ مجھے سب دکھ رہا تھا ہادی مگر اندازہ نہیں تھا کہ تم اتنی گھٹیا حرکت کروگے بگاڑا کیا ہے تمھارا اس بچی نے اپنی پھوپھو جس سے تمھیں بہت محبت تھی کس بات کا بدلہ لے رہے ہو، بولو۔۔۔ نفرت ہے مجھے ان سے نہیں ہے محبت میرے دل میں ان کے لیے۔۔ہادی بھی زور سے چلایا کہ روم کی دیواریں ہل گئیں۔۔۔شدید نفرت ہے مجھے ۔۔کیوں کس وجہ سے بگاڑا ہی کیا ہے انہوں نے تمھارا۔۔ہادی کی ماما بھی اسی لہجے میں بولیں۔۔۔کیوں آئی ہیں اب وہ ۱۰ سال بعد کیوں، رہتیں وہیں اپنے سعودیہ میں اب کیا کرنے آئی ہیں اب کیوں انہیں خیال آیا ہے۔۔۔کیونکہ وہ تمھاری طرح فرعون نہیں ہیں ہادی۔۔۔زری بھی وہیں آگئی تھی اور اس نے ہادی کی بات کا جواب دیا۔۔۔زری میں بات کر رہی ہوں اس سے تم جاؤ۔۔۔نہیں مامی اس سے تو بات میں ہی کروں گی اسے جو اتنا غرور

ہے نا اپنے آپ پر ابھی بتاتی ہوں کے کتنا بے بنیاد ہے وہ۔۔ میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتا چلی جاؤ بہتر ہو گا۔۔۔ نہیں جاؤں گی، بات تو میں ضرور کروں گی۔۔۔ زری نے پھر سے اسے کالر سے پکڑ لیا اور حمنیٰ کے تو آنسو بھی جاری ہو چکے تھے کیونکہ وہ بہت کمزور دل لڑکی تھی مگر آج زری کو دیکھ کے لگ رہا تھا لڑکیاں کتنی بہادر ہوتی ہیں لڑکیوں میں بھی پاور ہے وہ کسی مرد کو منہ توڑ جواب دے سکیں ان کا دماغ کا فتور نکالنے کا ہنر اک لڑکی کے پاس ہے جسے وہ کمزور بزدل اور اپنی ملکیت سمجھتے ہیں ایک مظلوم پر ظلم ڈھاتے جائیں مگر ان کے ظلم کی لگام کوئی کھینچ نہیں سکتا اس بات کی نفی آج زری بے جھجک کر رہی تھی وہ عورت کی اہمیت بیان کر رہی تھی اک عورت کیا ہے اس کی ذات سے آشنائی کروا رہی تھی۔۔۔

کیا کہہ رہے تھے تم کہ نفرت ہے تمھیں ہم سے۔۔ اگر میں کہوں کہ تم ہماری نفرت کے قابل بھی نہیں تمھیں اپنی ذات کے علاوہ کسی کی کوئی پرواہ نہیں ہادی تمھیں لگتا ہے جو تم سوچتے ہو سمجھتے ہو وہ ٹھیک ہے۔۔۔ نہیں ہادی تم غلط ہو۔۔ تم کیا جانو ایک ۴ سال کی بچی کا دکھ ارے تمھیں کیا پتا اک جوانی میں بیوہ لڑکی کا درد تم تو انتہائی نکمے وکیل ہو کیونکہ وکیل ان سب باتوں کو سمجھتا ہوتا ہے ہادی۔۔ تم کو کیا پتا ہم نے کتنی تکلیفیں برداشت کیں تھیں۔۔۔ اور زری آج تمام حقیقتیں واضح کرنے جا رہی تھی تمام درد کہنے لگی جو کب سے اس کے سینے میں پل رہا تھا جو دیمک کی طرح اسے کھائی جا رہا تھا۔۔۔ میں ۴ سال کی تھی جب بابا کی ڈیتھ ہوئی تھی ہادی۔۔ زری کے آنکھوں سے جھرنا شروع ہو چکا تھا جو ہادی کی شرٹ

بھگوئے جا رہا تھا۔۔میں تو نا سمجھ تھی ماما کے جتنا تب ہرٹ نہیں ہوئی تھی۔۔۔تمہیں کیا اندازہ ان پہ کیا گزری ہو گی بابا کے بعد کتنے ظلم ڈھائے میرے تایا تائی نے ہم پر وہ تو شکر بابا کی کمپنی نے ہمیں پروٹیکٹ کیا ورنہ کوئی کسر نہیں تھی چھوڑی سب نے جس سے ہم زندہ رہیں۔۔اور افسوس ماموں پر جو ماموں بھی تب تایا کی باتوں میں آ گئے ماما پر لگنے والے گھٹیا الزام پر یقین کیا۔۔۔ہم یہاں سے چلے گئے تھے ہار کر تھک کر ظلم سہنے کی اور ہمت نہیں تھی اور ۶ سال کی بچی اس وقت صرف اپنی ماما کا سہارا تھی اور ماں بھی اس بچی کی گارڈین۔۔۔سب کچھ ختم ہو گیا تھا جب ہم سعودیہ گئے تھے ماموں نے ہم سے ملنے کو انکار کر دیا تھا ہادی ان کو لگا وہ اپنی بہن سے ملیں گے تو وہ بھی ناپاک ہو جائیں گے۔۔تب ہی مر گئی تھی میری ماں ہادی وہ کیسے دوبارہ زندہ ہوئیں یہ میں جانتی ہوں تم نہیں۔۔اگر یہاں مہک ہوتی تو غش کھا کر بے ہوش ہو چکی ہوتیں کیونکہ ان کے خیال میں زری کسی بھی حقیقت سے واقف نہیں ہے۔۔۔پھر دو سال بعد ماموں وہاں آئے کیسے ان کو ماما پر یقین آیا کس نے ہماری پاکیزگی ظاہر کی میں نہیں جانتی۔۔۔میں نے ماما کو بلکتے سسکتے تڑپتے دیکھا تھا اپنے دل و جان سے عزیز بھائی کے لیے ماموں آئے اور ماما سب بھول بھال کے گلے لگ گئیں تھیں، وہ ٹوٹ گئیں تھیں انہیں کسی کاندھے اور سہارے کی ضرورت تھی جو ماموں نے دیر سے مگر دیا تب میں نے اپنی ماں کو مسکراتے دیکھا تھا ہادی۔۔مجھے نفرت تھی تم سب سے مگر ماموں کے اس طرح گڑگڑانے سے مجھے پتا چلا کہ وہ کتنی محبت کرتے ہیں ہم سے۔۔۔تم نے کہا کیوں میں ان

کے ایک دفعہ کہنے پہ ٹھہری کیونکہ وہ میرے دوسرے بابا ہیں ہادی وہ کہیں زری یہ زہر کھاؤ تو میں وہ بھی کھا جاؤں اور تم کہتے ہو میں مکار ہوں چالباز ہوں افسوس ہادی افسوس۔۔۔زری نے دونوں ہاتھوں سے مکے ہادی کے سینے پہ مارے جس سے وہ لڑکھڑا گیا تھا۔۔تم بہت برے ہو ہادی بہت برے۔۔زری یہ کہتے ہوئے ہادی کی آنکھوں میں دیکھتے الٹے قدم جا رہی تھی کہ حمنیٰ سے ٹکرائی منی نے اسے تھاما پھر وہ خود کو چھڑواتی روم کی طرف دوڑ گئی۔۔سب ہادی کو اک نفرت بھری نگاہ سے دیکھ کر چلے گئے۔۔ہادی نے ان کے جاتے ہی زور سے دروازہ بند کیا اور فرش پر بیٹھ کر زور سے رو رہا تھا۔۔تب یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ جب درد ملے تو مرد بھی اتنی دہائیاں ڈالتا ہے۔وہ بھی جھرنے بہاتا ہے، دسمبر کی وہ رات ہادی اور زری کے لیے کتنی مشکل اور سخت رات تھی بس وہی جانتے تھے۔۔۔

****

زری، کیا ہوا ہے میرا دل ڈوبا جا رہا ہے، تم روئی ہو کیا،۔۔؟۔۔نہیں میں نہیں روئی ماما۔۔ مہک نے کال کی تھی مگر زری کی بھیگی آواز نے انہیں پریشان کر دیا تھا۔۔۔جھوٹ مت بولو۔کیا بات ہے بتاؤ مجھے شاباش۔۔بس اتنا کہنا تھا کہ زری پھر رونا شروع ہو چکی تھی۔۔زری میری جان میری گڑیا کیوں پریشان کر رہی ہو مجھے کیا ہوا ہے۔۔۔میں نے بولا بھی تھا مجھے یہاں نہیں رہنا مگر۔۔۔ہوا کیا ہے زری۔۔؟؟۔۔میں آپکو بہت مس کر رہی

Copyright by New Era Magazine

ہوں ماما۔۔ارے میری زری تو بہت بہادر ہے پھر ایسے۔۔۔مجھ سے نہیں رہا جا رہا آپ کے بغیر۔۔۔ارے گڑیا سب برداشت کرنا پڑے گا۔۔ماما۔۔اچھا اب بند کرو رونا بہت رات ہو گئی ہے سو جاؤ شاباش۔۔ماما۔۔شب بخیر بیٹا۔۔شب بخیر ماما۔۔اور زری کو کہاں نیند آنی تھی آج رات کتنی بھاری تھی یہ رات کوئی پوچھتا تو سہی۔۔،۔۔۔

****

زری اور ہادی کے جھگڑے کا علم مصطفیٰ کو نہیں تھا۔۔۔اس دن کے بعد باقی سب ہادی سے کھنچے کھنچے رہے مگر پھر ۳ دن تک سب نارمل ہو گیا۔۔ہادی کا رویہ بھی قدرے بہتر ہو چکا تھا۔۔۔ابھی بھی وہ ڈنر کر رہے تھے جب ہادی وہاں آیا۔۔السلام علیکم۔۔۔سب نے سے دیکھا اور سلام کا جواب دیا۔۔ہادی نے ایک نظر زری کو دیکھا جو پلیٹ میں چاول نکال رہی تھی۔۔۔منی پلیٹ دینا۔۔ہادی نے حمنیٰ سے کھانے کے لیے پلیٹ مانگی جبکہ پلیٹس زری کے سامنے پڑی تھیں۔۔زری نے منی کو دیکھا جو کہہ رہی تھی پکڑا و مگر وہ بھی زری تھی زرمین شیراز اچھے اچھے لوگوں کا دماغ جو آسمان پر ہوتا ہے زمین پر پٹخنے میں ماہر۔۔نہ منی نے پکڑائی نہ ہی زری نے۔۔۔یامی نے اٹھ کر ہادی کو پلیٹ اٹھا کے دی۔۔۔زری سر جھکا کر دھیمہ سا ہنس دی اور دل میں کہا "ہونہہ بے موسی بینگن کہیں کا"۔۔

****

دلوں پہ خوف کے پہرے لبوں پہ قفل سکوت

سر پر گرم سلاخوں کے شادیانے ہیں

بس کر دو اب منی مجھے غصہ آ رہا ہے تم زیادہ ہی پکھ ہو رہی ہو۔۔ڈنر کے بعد جب سے منی اور زری روم میں آئیں منی تب سے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ رہی تھی اور زری کو اس کی اس حرکت پر غصہ آ رہا تھا۔۔۔قسم سے زری تم نے ہادی بھائی کے ایکسپریشن نہیں تھے دیکھے بلکل ہارے ہوئے کرکٹ کے کھلاڑی لگ رہے تھے۔۔نہ کرو یار میرے کریکٹرز کی انسلٹ تمھارے اس خراب کدو بھائی سے تو ہزاروں درجے اچھے ہیں وہ۔۔یار زری تم بھی حد کرتی ہو ہادی بھائی اتنے ڈیشنگ ہیں تم کتنے غلط نام رکھتی ہو ان کے۔۔۔بس بس تم تو اپنے سڑے کریلے بھائی کی ہی سائیڈ لو گی جبکہ سچ تو یہ ہے کہ وہ ہے ہی اس لائق۔۔ہاہاہا سوچ ہے تمھاری زری روز ہزاروں لڑکیاں میرے بھائی کا رستہ روکتی ہیں۔۔۔تب ہی میں بھی تو سوچوں اتنا غرور کیوں اب سمجھ آئی ان لوکل لوگوں نے اِسے سر پہ فالتو میں چڑھا رکھا ہے،ارے تم لوگ سعودیہ آؤ ایک سے بڑھ کر ایک پیس ہے۔۔زری نے آنکھ مارتے کہا۔۔۔ہاہاہاہا تو پھر تو تمھارا بھی پیس وہیں ہو گا سہی کہا ہے نا۔۔۔۔؟۔۔۔بکو مت سر پھوڑ دوں گی اب ایسی بات کی۔۔۔ہاہاہا مذاق کر رہی تھی،اچھا جلدی اٹھ جانا صبح یونی بھی جانا ہے تم نے میرے ساتھ میڈم۔۔۔یار ایک تو ماموں بھی نہ کہا بھی تھا مجھے نہیں پڑھنا ایویں ہی تمھارے ساتھ میرا

Copyright by New Era Magazine

ایڈمیشن بھی کروادیا۔۔۔تو میڈم نہ پڑھ کر تم نے گول گپے لگانے تھے کیا۔۔۔ویسے یار یہ پلین بھی اچھا ہے کتنا مزے کا بزنس ہے یہ یار۔۔۔دفعہ ہو سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو۔۔۔۔

****

زری خدا کا نام ہے یار ناشتہ کرو ٹھیک سے پھر تم نے یونی میں دہائیاں دینی ہیں کہ بھوک لگی ہے۔۔۔حمنیٰ نے زری کو ڈانٹتے کہا جس کی ابھی تک نیند سے آنکھ سہی کھل نہیں رہی تھی وہ زری کو مشکلوں سے تیار کر تو لائی تھی مگر زری کی سستی ختم ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ماما جلدی کریں۔۔۔حمنیٰ نے کچن میں ناشتہ تیار کرتی کبری کو کہا۔تب ہی وہاں ہادی بھی آگیا اور ناشتے کے لیے بیٹھ گیا۔۔۔۔کیا ہوا ہے اسے منی۔۔۔مصطفیٰ بھی وہاں آگئے اور زری کے بارے پوچھا۔۔۔رات کو میڈم سو نہیں تھیں رہیں اور اب جاگ نہیں رہی۔۔۔۔مصطفیٰ کے ساتھ ہادی کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔زری چلو اب کرو ناشتہ۔۔۔منی نے زری کو جھنجھوڑتے کہا جو بازو ٹیبل پر پھیلائے ان پہ سر رکھ کے سو رہی تھی۔۔۔کیا ہے یار۔۔۔مجھے تو سمجھ نہیں آتی وہ سڑو وکیل آلو انڈہ کہیں کا رات کو دیر تک کام کر کہ پھر صبح کیسے جاگ جاتا مجھ سے تو نہیں ہو رہا۔۔بات کر کے اسنے پھر سر ٹیبل پر رکھ لیا۔۔۔منی یامی اور مصطفیٰ کی ہنسی چھوٹ گئی مگر ہادی زری کو خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔کیا ہوا ہادی ناشتہ کر کے

Copyright by New Era Magazine

جاؤ۔۔ مصطفی کے کہنے کی دیر تھی زری نے جھٹکے سے سر اوپر کیا ہادی اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔ نہیں بابا دیر ہو رہی ہے آفس میں کچھ کھا لوں گا۔۔ہادی یہ کہتا اور زری کو غصے سے دیکھتا چلا گیا۔۔۔ یہ کب آیا تھا۔۔۔زری نے منی کے کندھے پہ ایک دھپ رسید کرتے کہا۔۔جب تم انہیں شاندار القابات سے نواز رہی تھی۔۔۔ سنتا ہے تو سن لے سہی تو کہہ رہی تھی ہو نہہ اکڑو خان۔۔۔بری بات زری ایسے نہیں کہتے۔۔ مصطفی نے ڈانٹ بھرے لہجے میں کہا۔۔سوری ماموں اب نہیں کرتی۔۔۔زری کی نیند بھی اڑن چھو ہو چکی تھی اور وہ منہ بسورتے ناشتہ کر رہی تھی۔۔

****

ہم خاک میں ملے تو ملے لیکن اے سپہر
اس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا

کیسا رہا فرسٹ ڈے میری گڑیا کا۔۔۔پرفیکٹ ماما۔۔۔شام میں مہک نے کال کی اور زری سے فرسٹ ڈے کا دریافت کر رہی تھیں جو کہ سنا انہوں نے منی کی زبان سے۔۔۔ خاک پرفیکٹ پھوپھو۔۔ منی نے زری سے فون جھپٹا۔۔۔۔ کیا مطلب سب ٹھیک تو رہا کسی نے کچھ کہا تو نہیں تم دونوں ٹھیک ہو بیٹا۔۔ مہک تو باقاعدہ پریشان ہو گئیں اور اک سانس میں منی سے اتنا کچھ پوچھ ڈالا۔۔۔ سب ٹھیک ہے پھوپھو۔۔تو پھر۔۔۔ آپکی لاڈلی کی نیند ہی نہیں تھی

Copyright by New Era Magazine

پوری ہو رہی یونی کے فرسٹ ڈے ہی میڈم صاحبہ لاسٹ بینچ پر سوتی رہیں۔۔۔کچھ نہیں ہو سکتا اس لڑکی کا سو سو طریقے کر چکی اس کی نیند کے کم کرنے پر مگر اس کی نیند ہے کہ انتہائی ڈھیٹ ہے۔۔۔بلکل اسی کی طرح پھوپھو۔۔منی نے زری کو تپانے کو کہا۔۔۔ماما بکواس کر رہی ہے یہ اس کی باتوں پر نا جائیں دشمن ہے یہ میری اک نمبر کی دشمن۔۔زری نے دوبارہ موبائل چھین کر کہا۔۔۔ہاں ہاں میں تو تمھیں جانتی ہی نہیں زری۔۔اوماما پلیز اب۔۔۔سدھر جاؤ زری ختم کرو اب بچپنا بہت کر لیا تم نے مجھے تنگ۔۔۔چلو جی ہو گئی سٹارٹ آپ۔۔۔شرم کرو زری کیسے کہہ رہی ہو پھوپھو کو۔۔۔منی اس کو ڈانٹتے بولی۔۔۔تم تو چپ رہو پھوپھو کی چہیتی۔۔۔زری میں وہاں ہوتی تو تمھیں بتاتی۔۔ہاں آپکے پاؤں میں کھجلی ہو رہی ہو گی کیونکہ آج آپ مجھے فلائنگ چپل بلکل نہیں مار سکتیں۔۔۔زری کیا سوچتے ہونگے تمھارے ماموں۔۔۔جو بھی سوچتے ہیں موم آپ سے کم از کم اچھا سوچتے ہیں اور ڈانٹتے بھی نہیں، اچھا ماما زوئی کو میری طرف سے کس کیجئے گا اور باقی لوگوں کو سلام میں مغرب پڑھ لوں۔۔۔اوکے بیٹا،۔۔۔لو یو ہٹلر کوئین بائے۔۔۔زری نے حمنی کو آنکھ مارتے ماما سے کہا۔۔۔ ہاہاہا بدتمیز لو یو ٹو میری لٹل شیطان۔۔۔زری فون چارجنگ پہ لگا کر نیچے لاؤنج میں نماز کے لیے آ گئی تھی منی تو سو گئی اور کبری یمنٰی کی اکیڈمی گئی ہوئیں تھیں۔۔

اس بے وفا کا شہر ہے اور ہم ہیں دوستو۔۔۔

اشک رواں کی نہر ہے اور ہم ہیں دوستو۔۔۔

پھرتے ہیں مثل موجِ ہوا شہر شہر میں۔۔۔۔۔

آوارگی کی لہر ہے اور ہم ہیں دوستو۔۔۔۔

****

جی جی میں 9 بجے آپ سے ملاقات کروں گا آپ مجھے ایڈریس ٹیکسٹ کر دیں۔۔۔جی فائل بھی ساتھ لیتے آیئے گا۔۔ہادی نے گھر کے لاؤنج کا دروازہ کھولا۔۔۔۔نہیں نہیں میں اس سب۔۔اور ہادی کی سامنے پایا جانے والا منظر دیکھ کر زبان پر کبھی نہ ٹوٹنے والا قفل لگ گیا، وہ وہیں پتھر ہو گیا اک قدم بھی نہ اٹھایا جاسکا اور تو اور پلک نے بھی جھپکنے کی گستاخی نہیں کی۔۔۔ہادی کو ایک کلائنٹ سے ملنے جانا تھا اس کا کچھ کام گھر میں پڑا تھا وہ چینبر سے فارغ ہو کر مغرب کے وقت گھر آگیا۔۔اس نے جو نہی لاؤنج میں قدم رکھا اور اس کی نظر لاؤنج میں نماز پڑھتی زری پہ پڑ گئی۔۔ہادی سے کال پر مزید بات ہی نہ ہو سکی آنکھیں اس منظر سے ہٹنے کو تیار ہی نہیں تھیں۔۔۔زری نے بے بی پنک شارٹ شرٹ اور سفید پاجامہ پہنا تھا اور سفید دوپٹے کا حجاب بنائے وہ قیام میں کھڑی کوئی جنتی اپسرا ہی لگ رہی تھی۔آسمان کی سب سے زیادہ خوبصورت اور معصوم حور۔۔۔ہادی کو لگ رہا تھا وہ اگر یہاں سے جائے گا تو گناہ کر بیٹھے گا مگر زری نے سلام پھیرا تو ہادی بھی کچھ ہوش میں آیا اور پھر اک سیکنڈ میں وہاں سے روم میں آگیا۔

Copyright by New Era Magazine

تیرے رخسار گیسو کو بتا تشبیہ دوں کیونکر

نہ ہے لالے میں رنگ ایسا، نہ ہے سنبل میں بو ایسی

دروازہ لاک کیا اور سر تھام کر کاؤچ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔تب ابھی پونے چھ ٹائم ہوا تھا اس کے پاس بہت وقت تھا ابھی کلائنٹ سے ملاقات کرنے کو۔۔ہادی نے بالوں کو زور سے جکڑ لیا اسے اپنی بے اختیاری پہ غصہ آ رہا تھا۔۔۔اس نے کوٹ اتار پھینکا اور بیڈ پر آنکھوں پر بازو رکھ کر لیٹ گیا، مگر آنکھوں سے وہ نظارہ جانے پہ راضی ہی نہیں تھا قریب تھا وہ کچھ کر بیٹھتا اس کی ساتھی یاد نے اسے یہ کرنے سے روک لیا۔۔۔

"جیسے ہی کال پِک ہوئی وہ جھٹ سے بولا۔۔کہاں تھی تم کب سے کال کر رہا ہوں۔۔۔کیا ہوا دوست اتنا غصہ، میں نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔او تم، سوری وہ میں، اچھا چھوڑو ویسے تم نماز بھی پڑھتی ہو۔۔۔؟۔۔ہاں الحمدللہ باقاعدگی سے پڑھتی ہوں کیوں کیا ہوا۔۔۔۔واؤوو دوست ماما کہتی ہیں بٹ میں پھر بھی، ویری نائس دوست۔۔۔میں نے دعا بھی ٹھیک سے نہیں مانگی ، آج تم ٹائم سے پہلے کال کر رہے تھے۔۔۔ہاں کافی دیر سے فری تھا سوچا تم سے بات کر لوں لیکن تم۔۔۔دوست میں ہر روز نماز کے بعد ہی تم سے بات کرتی ہوں میں نماز پڑھ رہی تھی اور تم نے بھی پہلے سے جلد کال کی تو اس لیے پک نہیں کر پائی سوری۔۔۔ارے ارے سوری کی کوئی بات نہیں، اچھا یہ بتاؤ کیا مانگا دعا میں۔۔۔سب کچھ جو مانگتے ہیں جس کا قبول ہونے کا بھی یقین ہو۔۔۔ہمم کبھی میرے لیے بھی دعا کرنا۔۔یہ بھی کہنے کی بات ہے وہ تو میں کرتی

Copyright by New Era Magazine

ہوں دوست۔۔۔ نہیں کبھی دعامیں خدا سے مجھے مانگنا۔۔۔ مجھے مانگنے کی ضرورت نہیں تم مجھے بنامانگے ہی مل گئے دوست۔۔۔ بغیر ہاتھ پھیلائے ملی جانے والی شے کی معیاد بہت کم ہوتی ہے اور نہ ہی اتنی قدر دوست اور نہ ہی اہمیت۔۔۔ ایسی باتیں نہ کرو دوست میں تمھاری بہت قدر کرتی ہوں اور بہت اہمیت ہے تمھاری میرے دل میں۔۔۔ پھر بھی ایک دفعہ دل سے مانگ لینا مجھے میں یہ نہیں کہتا ابھی، پھر کبھی سہی مگر مانگ ضرور لینا۔۔۔ دوست کیوں ایسی بات کر رہے ہو، مجھے کیوں لگ رہا ہے ہم دور ہونے والے ہیں۔۔۔ ہم تو پھر اس ڈر کو ختم کرنے کے لیے جلد ہی مانگ لو دعا میں مجھے، ارے تم رو رہی ہو دوست، دوست، اچھا نہیں کرتا ایسی بات تم رونا بند کرو یار میری سانس بند ہو جائے گی۔۔۔ نہ کیا کرو ایسی باتیں میں تمھیں کھونا برداشت نہیں کر سکتی دوست، تمھاری ایسی باتوں سے میرا سانس رک جاتا ہے مجھے لگتا ہے میں اگلے لمحے ہی مر جاؤں گی۔۔۔ خدا نہ کرے تمھیں کچھ ہو تمھیں میری عمر بھی لگے دوست، تم ایسی خرافات نہ سوچا کرو۔۔۔ تم بھی ایسے نہ بولا کرو ہم آخری سانس تک ساتھ رہیں گے "۔۔۔ آآآآآآآآآ کیوں کیوں کیا تم نے ایسا کیوں۔۔۔ ہادی چیخ رہا تھا قرب میں بلک رہا تھا درد سے تڑپ رہا تھا۔۔ تم نے توڑ دیا ہادی کو کیوں۔۔ کیا جرم کیا تھا میں نے۔۔۔۔ کیوں،،، جب مجھے روند چکی ہو تو جینے کیوں نہیں دیتی مجھے۔۔ زندہ ہو کر بھی میں زندہ نہیں ہوں۔۔ میری ہستی کو مٹا چکی ہو میری ذات کا قتل کر دیا روح کو زخمی کر کے بھی تمھیں ابھی چین نہیں آرہا۔۔ کیا کروں نہیں آ رہی مجھے موت مگر تم تو پل پل نہ مارو مجھے نہ

Copyright by New Era Magazine

آیا کرو یاد خدا کے لیے نہ آیا کرو یاد۔۔وہ دھاڑیں مار کر رو رہا تھا اور وہاں کوئی بھی اسے اس حالت میں نہ دیکھ سکا اگر دیکھتے تو شاید ان کا بھی دم گھٹتا ان کا بھی دل پھٹ جاتا ہادی کی حالت پر۔۔وہ ہاتھ پاؤں بیڈ پر مار مار کر بچوں کی طرح دہائی ڈال رہا تھا۔۔ماتم کر رہا تھا اپنے دل کی لاش پر۔۔۔تم بھول کیوں نہیں جاتی ہو مجھے نکل کیوں نہیں رہی میرے ذہن و دل سے، میں ہاتھ جوڑ کہ کہتا ہوں چھوڑ دو مجھ زندہ لاش کو خدا کے لیے مجھ سے قبضہ ختم کر دو بخش دو مجھے بہت خوار ہو لیا میں نے تمھارے ہاتھوں مزید نہیں۔۔مجھے بھی حق ہے میں نارمل زندگی بسر کروں۔۔ تمھیں برتر ذات کا واسطہ چند سانسیں مجھے اپنی مرضی سے لینے دو بھول جاؤ مجھے میں تھک گیا ہوں نہیں سنبھالی جاتی اب مجھ سے تمھاری یادیں۔۔انہیں واپس لے لو اور کچھ دن ہادی کو اس کی پہچان سے جینے کا حق دے دو پلیز ززززز۔۔وہ اب ہاتھوں میں منہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا عرض کر رہا تھا، چند قرار اور سکون کی سانسیں ادھار مانگ رہا تھا۔۔اسے بھول جانے کی خواہش کر رہا تھا جو کہ خود اس کے لیے مشکل نہیں ناممکن تھا ۔۔۔۔۔مگر وہ تھک چکا تھا اس میں مزید درد سہنے کی سکت نہیں رہی تھی صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔۔۔۔اور کون جانتا ہے خدا کے فیصلے، کسے خبر اس کی دہائیاں عرش کے تختے الٹنے میں کار آمد رہیں۔۔۔۔بہر حال کچھ دیر بعد وہ سنبھل چکا تھا۔ باتھ لیا فریش ہو کر فائلز ریڈ کیں گھڑی ۸:۲۵ کا وقت بتا رہی تھی۔ہادی نے بیگ میں فائلز رکھیں ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھا اور کلائنٹ سے ملاقات کے لیے روانہ ہو گیا۔۔۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اذیت ، مصیبت ، ملامت ، بلائیں۔۔

ترے عشق میں ہم نے کیا کیا نہ دیکھا۔۔!

بھلا تا لاکھ ہوں لیکن برابر یاد آتے ہیں

الہیٰ ترکِ الفت پہ وہ کیونکر یاد آتے ہیں

****

وہ نیچے آیا لاؤنج میں منی یامی اور زری بیٹھی تھیں زری کی ہادی کی طرف کمر تھی۔۔ منی نے یامی کا ہاتھ کھینچا کہ نا بولے ورنہ زری کو پتا چل جانا ہے اور ہادی زری کی پھر سے جنگ شروع سو اس نے ایک سائل ہادی کو دی وہ بھی سمجھ گیا تھا اور دل میں شاباش دی اپنی بہن کو وہ کچن میں گیا کبری خاتون سے پیار لیا اور انہیں ملاقات کا بتایا اور دوسری طرف وہ زری تھی دشمن دوست کو دور سے ہی آنکھ بند کر کے پہچان جاتی اور یہاں تو دشمنَ اول جاں تھا اور وہ اس کے آنے سے بے خبر رہتی۔۔ اسے پتا چل گیا تھا ہادی آیا ہے۔۔ تب ہی یامی نے زری سے سوال کیا۔۔۔

زری آپی اب آپ ڈاکٹر بنیں گی۔۔ نہیں گڑیا میں انجینئیر بنوں گی۔۔۔ آپ بھی منی آپی کی طرح ڈاکٹر نہیں بنیں گی۔۔ ہاں نہیں بنوں گی۔۔۔ کیوں۔۔ یامی افسردہ لہجے میں بولی ۔۔۔ کیونکہ میں انجینئیر بن کر ایک اپنا خود بم بناؤں گی۔۔ ہادی جو کچن سے نکل کر جا رہا تھا

Copyright by New Era Magazine

زری کی بات اس کے کانوں سے بھی ٹکرا گئی ناچاہتے بھی اس کے قدم رک گئے، اور زری ہادی کو دیکھ چکی تھی۔۔۔ آپ بم بنائیں گی آپی۔۔۔؟؟ یامی حیرت سے دیکھتے پوچھ رہی تھی یہی حالت منی کی بھی تھی۔۔۔ہاں اور وہ بم میں تم لوگوں کا جو وہ سڑو اور اکڑو وکیل بھائی ۔۔اس پر تو ہادی اور چوکنا ہو گیا۔۔۔ایکسپائرڈ خربوزے پر بلاسٹ کروں گی۔۔اور یہی وہ لمحہ تھا جب ہادی کا دل کیا زری کا منہ نوچ لے مگر وہ غصہ ضبط کرتے ہوئے مٹھیاں بھینچ کر شدید نفرت آمیز نظر زری کو نوازتا کھٹاک سے لاؤنج کا دروازہ بند کرتا چلا گیا۔۔۔اس پر زری کے قہقہے لاؤنج میں بلند ہو رہے تھے اور منی نے صوفے کے سارے کشن اسے دے مارے۔۔بدتمیز پھر انہیں برا بھلا کہتی ہے جبکہ تم خود ایسی حرکتیں کرتی ہو کہ وہ تم سے ایسا رویہ رکھنے پر مجبور ہیں۔۔یار سچ ہی تو کہا ہے، بلکل نکما وکیل ہے تم لوگوں کا بھائی۔۔۔اچھا تمھیں بڑا پتا ہے وکیل کیسے ہوتے ہیں۔۔۔ہاں نا پتا ہے تو کہہ رہی ہوں ارے وکیل ہو تو ہاشم کاردار جیسا دشمن اور دوست بھی بناتا ہے تو ڈنکے کی چوٹ پر جسے سب سنبھالنا آتا ہے۔۔۔اور منی کیا جانے ہاشم کاردار کے بارے اس نے بڑی دلچسپی سے زری سے پوچھا ،،کون ہے وہ سعودیہ میں رہتا ہے۔۔؟؟ اور زری کو حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔اوئے تم ہاشم کو نہیں جانتی ارے جاہل لڑکی وہ نمرہ احمد کے ناول نمل والا ہاشم یار تمھیں تو زمر فارس کا بھی نہیں پتا ہو گا۔۔۔مرو تم زری میں سمجھی کوئی رئیل میں ہے۔۔۔ہائے ئے ئے منی اگر وہ رئیل میں ہوتا تو میں حنین سے لڑائی مول لے لیتی۔۔۔زری سینے پہ ہاتھ رکھ کر صوفے سے

ٹیک لگاتے غش کھانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی۔۔ خیر تمھیں تو حنین کا بھی نہیں پتا ہو گا۔۔۔ تمھیں پتا بہت ہے یہ تمھیں مبارک یہ ناول ڈائجسٹ میں میلوں دور ہی اچھی ہوں۔۔۔۔ بد ذوق لوگوں کی یہی خاصیت ہوتی ہے پیاری کزن نکمے لوگوں میں ایسی ہی خصوصیات شمار کی جاتی ہیں۔۔۔ بولتی رہو جو مرضی میری بلا سے۔۔ ہاہاہاہاہاہاہاہا تم سارے ہی سڑو ہو بیچارے اکڑو وکیل کا قصور نہیں وہ جس صحبت میں رہتا ہے یہی حال ہو گا۔۔۔ اور بس منی کو اچھے والی تپ چڑھ چکی تھی اس کے ہاتھ میں یامی کی اچھی خاصی موٹی کتاب تھی دے ماری زری کو اور وہ بلبلا اٹھی۔۔۔ ہائے خدا کا خوف کرو لڑکی تم تو پوری جلاد ہو ہائے میرا بیچارہ بازو۔۔۔ بس بھی کرو اب تم دونوں اٹھو اور کچن سمیٹو بھاگو میں دو منٹ سانس لے لوں یہاں۔۔ کبریٰ خاتون نے دونوں کو جھڑپ سنائی تب جا کہ یہ جنگ اختتام کو پہنچی۔۔۔۔

****

زری میں لگتا ہے بہت ہی نخرا ہے کوٹ کر بھرا ہے۔۔۔۔ نہیں بلکل بھی نہیں میری زری تو زرا بھی نخریلی نہیں رات کو کھانے کی میز پر زری کی تائی شہلہ نے مہک سے کہا۔۔۔۔ بھئی محترمہ کو گوارہ ہی نہیں کہ تائی سے بات کر لے اپنے ماموں کے ہاں جا کر بھول ہی گئی ہے جیسے ہم نے کچھ بگاڑا ہوا اس کا۔۔۔ ارے نہیں بھابھی بھائی جان نے حمنیٰ کے ساتھ ہی اس کا ایڈمیشن کروا دیا ہے یونیورسٹی جاتی ہے اور پڑھائی میں بچوں کو کہاں وقت ملتا ہے۔۔۔ بھئی

ہمارا روہاب بھی تو پڑھائی کر رہا ہے وہ بھی دوسرے ملک وہ تو بات کرتا ہے جب سے تم آئی تم سے بھی کرتا ہے۔۔۔مہک کو شہلہ کے طنز سے غصہ آرہا تھا مگر کیا کرتی سوائے ضبط کے۔۔۔وہ بڑا ہے سمجھ دار ہے زری ابھی بچی ہے نا سمجھ ہے۔۔۔۔ارے تم اس کو نا سمجھ کہتی ہو خدا معاف کرے قینچی کی طرح تیز زبان ہے اس کی ٹر ٹر کرتی ہے بڑوں کو دھڑلے سے جواب دیتی ہے بنا کوئی لحاظ کیے ابھی وہ بچی ہے۔۔۔مہک کا دل کر رہا تھا ابھی شہلہ کی زبان کھینچ لے مگر ہنوز چپ۔۔۔وہ بلاوجہ بدتمیزی نہیں کرتی جب کوئی برا کرتا ہے تو وہ اس کے ساتھ اس کے معیار کا ہی سلوک رکھتی ہے۔۔۔۔اب وہ ہمارا معیار دیکھے گی۔۔۔شہلہ نے کڑک آواز میں کہا۔۔۔میں نے ایسا بھی نہیں کہا۔۔مہک نے منہ میں نوالہ ڈالتے کہا۔۔۔بس کرو تم دونوں۔۔۔اعجاز احمد نے انہیں تنگ آکر کہا۔۔۔ختم کرو اب برسوں پرانی عادتیں تم لوگ اس پر شہلہ کھانا چھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔تم بھی تھوڑا خیال کرو مہک رویہ درست کرو۔۔۔۔معاف کیجیے گا بھائی جو میری زری کو غلط بولے گا میں نہ تو خیال کروں گی اور نہ ہی رویہ کی پرواہ۔۔مہک بھی یہ کہتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔وہ اب پرانی مہک نہیں تھی جو چپ چاپ ظلم سہتی اذیت برداشت کرتی وہ اب زری کی ماما تھی زرمین شیرازی کی ماں جسے کوئی خوف نہیں جواب تکلیف دینے والے کو منہ توڑ جواب دے سکتی ہے اور اپنی زری کے دفاع کی خاطر کچھ بھی کرنے سے گریز نہیں کرے گی۔۔۔

****

زری نظر نہیں آ رہی کہاں ہے بھئی رات کو بھی نہیں دیکھا۔۔۔ آج سنڈے تھا ہادی سمیت سب گھر کے افراد گھر موجود تھے مگر اک فرد کل دوپہر سے غائب تھا۔ کوئی اور نوٹ کرتا یا نہیں لیکن مصطفی نے کیا تھا۔۔۔ سو رہی ہے کل سے پاپا۔۔۔ حمنی نے جواب دیا۔۔ طبیعت تو ٹھیک ہے نا اس کی۔۔ مصطفی نے پریشان ہوتے پوچھا۔۔۔ بلکل ٹھیک ہے بس اک رٹ اب وہ یونی نہیں جائے گی۔۔ کیوں یونی کیوں نہیں جانا۔۔۔ پاس بیٹھے ہادی نے بھی منی اور بابا کی گفتگو پر دھیان دیا جو کہ بظاہر مصروف موبائیل پر تھا مگر کان سن سب کچھ رہے تھے۔۔۔ جھگڑا کر آئی ہے وہاں۔۔۔ کبری خاتون نے جواب دیا۔۔۔ مصطفی کو حیرت کا جھٹکا لگا مگر ہادی نے دل میں کہا وہ بس یہی کرنے میں تو ماہر ہے۔۔ کس سے جھگڑا کیا۔۔؟؟ مصطفی نے منی کی طرف دیکھتے کہا۔۔ بابا جھگڑا نہیں کیا دھلائی کی ہے اچھے والی انگلش موویز کے بھی ریکارڈ توڑ دیے۔۔۔ اس پر ہادی سہی سے متوجہ ہو چکا تھا۔۔۔ کسے پیٹا ہے پاگل لڑکی نے۔۔ بابا یونی کے کوئی آوارہ لڑکے تھے دو تین بار زری کو تنگ کیا لیکن اس نے زبان سے منع کیا کل انہوں نے بھی گھٹیا حرکت کی زری کا بازو کھینچا بس اس پر زری زرمین شیر از بن گئی ایسی درگت بنائی اکیلی نے کہ ان کی شکل پہچاننا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔ کوئی ایکشن تو نہیں لیا یونی نے۔۔۔ نہیں بابا سر نے پہلے کہا کہ اچھی بات نہیں پھر کہا کہ ان لڑکوں کی کئی بار کمپلین آ چکی تھی ان کو اس کی اشد ضرورت تھی۔۔۔ تو پھر اب کمرے سے کیوں نہیں آ رہی۔۔۔ بابا اتنا

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

مارا تھا نازک جان جو کہ وہ ہے نہیں تھک گئی ہے بقول اس کے۔۔۔ مصطفی تو ہنسے تھے ساتھ ہادی کے چہرے پر بھی دھیمی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔ بلکل الٹ ہے مہک کا وہ جتنی ڈرپوک اور کم گو تھی زری اتنی ہی زیادہ بہادر ہے۔۔ مصطفی نے مسکراتے کہا۔۔۔ بیگم ایک بار دوبارہ کہیں زری سے کے اٹھ جائے کہیے ماموں بلا رہے ہیں۔۔۔۔ میں تو سوچ رہی تھی بچی کب سے آئی ہوئی ہے ۲ یا ۴ بار مارکیٹ تک گئی ہے کہیں آؤٹنگ پر ہی لے جائیں اسے۔۔ کبری نے صوفے پر بیٹھتے کہا۔۔۔ یہ بات بھی درست ہے چلیں جگائیں اس اور کچھ تھوڑا اسے کھلا بھی دیں نہ رات کا کھانا کیا نہ ہی ناشتہ کیا 11 بج رہے ہیں جاؤ منی بیٹا اٹھاؤ پاگل لڑکی کو۔۔۔ جی بابا، ماما آپ بھی آئیں نہ آپ جگایئے گا میں تب تک اس کے کپڑے نکالتی ہوں۔۔ ہاں چلو۔ آؤ یامی بیٹا تم بھی کپڑے چینج کر لو۔۔۔ کبری منی یامی کے ساتھ زری کی طرف چل دیں۔۔۔۔ ہادی تم گھر پر ہی ہو نہ آج۔۔ مصطفی نے ہادی کو مخاطب کیا۔۔ جی بابا۔۔ چلو پھر بچیوں کو آؤٹنگ پہ لے جاؤ۔۔ بابا میں۔۔ ہادی نے تھوڑے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔ ہاں تم کیوں کوئی مسئلہ ہے۔۔۔ نہیں بابا لیکن۔۔۔ لیکن ویکن کچھ نہیں تم جا رہے ہو تو بس جا رہے ہو۔۔۔ جی ٹھیک ہے۔۔ ہادی نے سوچا احتجاج کرنا فضول ہے سو مان جانے میں ہی عافیت سمجھی۔۔۔ تب ہی ہادی کے موبائیل پر کال آئی تو وہ لاؤنج سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔ کبری اور منی نے بڑی مشکلوں سے زری کو جگایا اس کے کپڑے سلیکٹ کر کے دیے۔۔ کبری کچن میں سب کے لیے چائے بنانے چلیں گئیں اور منی یامی کو تیار کر

Copyright by New Era Magazine

Fb/Page/New Era Magazine

رہی تھی زری باہر لاؤنج میں آگئی۔۔۔اس نے سلام کیا ماموں سے پیار لیا اور سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔وہ باتھ لے کر آئی تھی شہد رنگ کے بال جو کہ گیلے ہونے کی وجہ سے اس نے ایک طرف آگے کو پھیلائے ہوئے تھے، بلیک پینٹ پر پرپل کرتا پہنے اور گرم شال کندھوں پر پھیلائے وہ کوئی دوسری مخلوق کی جھلک دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔بڑا ابہادر ہے میرا بچہ ہیں، پھر یونی نہ جانے کی ضد کیوں کر رہا ہے۔۔ مصطفی نے پیار سے پوچھا۔۔۔اوو بتا دیا منی نے، ماموں وہ بار بار تنگ کر رہے تھے اس لیے کرنا پڑا آئیندہ نہیں کروں گی سوری۔۔۔اس نے ڈرتے ہوئے بات کی۔۔۔ارے میں نے کچھ کہا، پاگل لڑکی میں تو کہتا ہوں دوبارہ کچھ کہا تو ہڈیاں بھی توڑ دینا۔۔۔زری تو باقاعدہ حیران ہو چکی تھی بھاگ کر ماموں کے گلے لگی اور پھر وہ باہر دھوپ میں جانے کا سوچ کر جانے لگی تھی کی اس کی ٹکر ہادی سے ہو گئی۔۔۔دھیان سے مس، یہاں آپکے علاوہ اور بھی لوگ رہتے ہیں ذرا ارد گرد دیکھ بھی لیا کریں یہ دو آنکھیں اس لیے ہی ہیں۔۔۔زری خاموش رہی کیونکہ وہ بوکھلا گئی تھی اس کے ذہن میں ہی نہیں تھا کہ ہادی گھر ہے۔۔اس کے منہ سے صرف اتنا ہی نکلا سوری۔۔۔۔ہادی پھر نیوز پیپر لے کر بیٹھ گیا کبری چائے لے کر آچکی تھیں سو اسے بھی وہیں بیٹھنا پڑا تب ہی منی اور یامی بھی آگئیں۔۔۔۔زری آپی پتا ہے ہم آؤٹنگ پہ جا رہے ہیں،، یامی نے خوش ہوتے کہا۔۔۔تو جاؤ گڑیا میں نے کب روکا،، زری نے چائے کا کپ اٹھاتے کہا۔۔۔آپ کی اطلاع کے لیے کہ تم بھی جا رہی ہو ہمارے ساتھ۔۔۔منی نے اس کے علم میں یہ بھی شامل

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

کیا۔۔۔میں، نہیں نہیں میں کہیں نہیں جا رہی پلیز ز تم لوگ چلے جاؤ مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔زری نے التجا کرتے کہا۔۔ہادی نے بھی اک نظر انکار کرتی زری پہ ڈالی اور اٹھ کر چلا گیا۔۔۔زری تم کب سے آئی ہو گھومنے گئی ہی نہیں۔۔۔ماموں مجھے گھومنے کا کوئی شوق نہیں ہے پلیز۔۔۔مگر ہمیں بہت ہے میڈم اور اب تمھارے ساتھ تو بہت زیادہ۔۔ منی نے جواب دیا۔۔۔چلو چائے ختم کرو جلدی سے اور تیار ہو جاؤ میں نے ہادی کو بول دیا ہے وہ لے جائے گا شاباش۔۔۔ مصطفی نے پیار سے کہا اور اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔۔۔زیادہ نخرے نہ دکھاؤ اور چلو اٹھو تیار ہو کر آؤ ہم ویٹ کر رہے تمھارا جلدی۔۔زری کچھ بھی نہ بولی اور چپ کر کے روم میں آ گئی جب وہ بالوں میں برش کر رہی تھی پتا نہیں اسے اچانک کیا ہوا وہ رونا شروع ہو گئی۔شکر تھا کہ منی نہیں تھی وہاں ایک تو اس نے رونے نہیں تھا دینا دوسرا وجہ پوچھنی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

****

"محبت کیا ہے تاثیر محبت کسے کہتے ہیں

تیرا مجبور کر دینا، میرا مجبور ہو جانا"

ہادی باہر لان میں پودوں کو پانی دے رہا تھا اسے کیا ہوا نہیں سمجھ آئی وہ پانی دینا وہیں چھوڑ کر گھاس پر بیٹھ گیا اور ایک بار پھر وہ ماضی میں کھو چکا تھا۔۔" ہاں دوست میرا شہر بہت

Copyright by New Era Magazine

خوبصورت ہے۔۔۔۔بہت چھوٹی تھی تب دیکھا تھا مجھے یاد نہیں اب۔۔۔۔تم جب آؤ گی نا دوست تو میں تمھیں اپنا شہر دکھاؤں گا۔تم دیکھو گی نا میرے ساتھ۔۔ہاں اگر قسمت میں ہوا تو ضرور دوست، مگر کہتے ہیں وہاں بہت ہجوم ہوتا ہے انسان خود گم ہو جاتے ہیں۔۔۔ارے دوست تم کیوں ڈرتی ہو، میں ہوں نا سارا ٹائم ہاتھ پکڑ کے رکھوں گا تا کہ تم کہیں کھو نا جاؤ،اور کہو تو تمہیں بازوؤں میں اٹھا کر بھی گھوما سکتا ہوں پورا شہر۔۔۔ہاہاہاہا شکریہ دوست اس کی ضرورت نہیں۔۔۔ہمم بس پھر ہم مل کر ضرور دیکھیں گے دوست۔۔ہاں پکا۔"اسے یامی کی آواز نے ماضی سے باہر نکالا۔۔ہادی بھائی چلیں اب دیکھیں ہم ریڈی ہیں ہادی بھائی۔۔یمنی اس کے سر پہ کھڑی چیخ رہی تھی۔۔۔آں ہاں،ہاں گڑیا چلو۔۔وہ تھوڑا سا ہڑبڑا گیا۔۔زری آ بھی جاؤ یاررررمنی نے زری کو آواز دی جو ابھی نہیں آئی تھی باہر۔۔زری کے تیار ہونا میں بس اتنا شامل ہوا کہ اس نے بالوں کی پونی ٹیل بنائی اور بلیک رنگ کا منک کوٹ پہنا،اس کا ناک سرخ ہو رہا تھا بار بار صاف کر رہی تھی ساتھ میں شوں شوں کی آواز جاری تھی۔۔ہادی نے اسے دیکھا مگر نہ اسے غصہ آیا اور نہ ہی رحم۔۔یمنی فرنٹ پہ بیٹھ گئی جبکہ زری اور حمنی بیک۔۔وہ اسے رستے میں مختلف جگہوں کا بتاتی رہیں مگر زری نے صرف ہوں ہاں اور اچھا پر ہی اکتفا کیا اور یہ بات ہادی نے تسلیم کی کہ وہ اپ سیٹ ہے آج ورنہ وہ کبھی خاموش نہیں تھی رہتی اور وہ سامنے دیکھنے سے بھی کترا رہی

Copyright by New Era Magazine

تھی۔۔ گاڑی رواں تھی لاہور کی سڑکوں پر شاہی قلعہ، یادگار مزار اقبال کی سیر کے لیے۔۔۔۔

" الجھن کیا بتاؤں میں تجھے اپنے دل کی

تیرے ہی گلے لگ کر

تیری شکایت کرنے کو جی چاہتا ہے "

درد کی صرف ایک ہی قسم نہیں ہوتی یہ بھی کئی رنگوں میں پایا جاتا ہے۔۔۔اس کے نتائج بھی الگ ہیں۔۔۔۔یہ انسان کو کئی طریقوں سے ملتا ہے اور دیمک کی طرح اسے کھائے جاتا ہے، یہ انسان کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔ایک نقلی زندگی گزارنے پر مجبور کرتا ہے۔۔۔ایسا کرنا پڑتا ہے جب تک سانس کی ڈور بندھی رہتی ہے تب تک اس ڈرامہ کو رچائی رکھنا پڑتا ہے۔۔۔انسان ہوتا تو زندہ ہے مگر درحقیقت اس کی کیفیت اور حالت ایک لاش سے بھی بڑھ کر ہوتی ہے۔۔۔۔وہ ایک ادھار کی زندگی گزارتا ہے اس کی تو زندگی تب ہی ختم ہو جاتی ہے جب اسے روگ ملتا ہے درد کا ڈیرہ قائم ہوتا ہے۔۔۔اور یہ لمحے انتہائی کھٹن ہوتے ہیں۔۔۔بے مقصد بے معنی جیے جانا کسی اذیت سے کم نہیں ہے۔۔۔۔

" آ عندلیب مل کے کریں آہ وزاریاں

تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل "

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

سارا دن انہوں نے لاہور کی سیر کرتے گزار دیا اب مغرب کے وقت وہ لوگ بادشاہی مسجد میں پہنچے زری کی دل کی کیفیت بدتر سے بدتر ہوتی جا رہی تھی برداشت کا پیمانہ ختم ہو رہا تھا اس کا رنگ زرد ہو رہا تھا منی اس بات سے لاعلم تھی ہاں مگر کوئی اسے نوٹس میں لیے ہوئے تھا۔۔انہوں نے وہاں نماز ادا کی۔۔۔سب دعا مانگ رہے تھے زری بھی آنکھیں بند کیے ہاتھ پھیلائے بیٹھی تھی ہجوم کی وجہ سے سردی بھی محسوس نہیں تھی ہو رہی مگر زری پھر بھی لرز رہی تھی اس کے تمام الفاظ ختم ہو چکے تھے وہ ناسمجھی کی حالت میں بیٹھی دعا مانگ رہی تھی۔۔۔ہادی نے ہاتھ اٹھائے ہی تھے کہ دو آنسو ٹوٹ کے اس کی گود میں گرے اس نے آنکھیں میچ لیں جونہی اس نے آنکھیں بند کیں اسے پھر سے کچھ یاد آگیا" دوست سب وہاں جاتے ہیں دعائیں مانگتے ہیں۔۔۔اچھا پھر ہم بھی وہاں جا کر دعا مانگیں گے ٹھیک ہے تم لے جاؤ گے نہ مجھے۔۔؟؟ ہاں ضرور لے کر جاؤں گا، اچھا یہ بتاؤ تم کیا دعا مانگو گی۔۔۔؟؟ دعائیں تو ڈھیر ساری ہیں۔۔۔ نہیں دوست کوئی ایک خاص دعا مانگتے ہیں، بتاؤ کیا مانگو گی۔۔۔؟؟۔۔ ہم تب دیکھی جائے گی۔۔۔اگر میں کہوں مجھے مانگ لینا دعا میں تو۔۔۔ نہیں میں نے نہیں مانگنا وہاں تمھیں۔۔۔کیوں۔۔۔۔کیونکہ میں ایک بری لڑکی نہیں بنوں گی اچھی لڑکیاں ایسی دعائیں نہیں مانگتیں۔۔۔۔اچھا تو پھر کیسی مانگتی ہیں؟ اس کے علاوہ جو جائز بہت زیادہ دعائیں ہیں وہ مانگتی ہیں۔۔۔ٹھیک ہے دوست وقت آنے پر دیکھیں گے ہم کیا دعا مانگتے ہیں۔" ہادی نے آنکھیں کھولیں اس کی آنکھیں پانی سے بھری تھی۔۔۔ہیجانی کیفیت میں اس نے اپنے

Copyright by New Era Magazine

دائیں جانب دیکھا جہاں زری بیٹھی تھی منی درمیان میں تھی،،جب ہادی نے دیکھا اس ہی وقت زری نے بھی دیکھا نگاہوں کا تصادم ہوا غمگین نگاہیں چند ثانیے کے لیے جمی رہیں زری کی آنکھیں برس رہی تھیں مسلسل ہادی چاہ کر بھی نظر پھیر نہ سکا دونوں کی آنکھیں بہت سے شکوے بیان کر رہی تھیں بے بسی پر ماتم کناں تھیں۔

اگر سمجھ سکتے ہو تو سمجھ لو جاناں

ہر راز بیاں ہے میری آنکھ سے

(شوئنگ فلاور)

چند سیکنڈ اور اگر ہادی زری کی آنکھوں میں دیکھے رکھتا تو راکھ ہو جاتا پتھر موم ہو جاتا مگر برا ہوا ایامی نے اس تسلسل کو توڑ دیا۔۔۔ چلیں ہادی بھائی بہت ٹائم ہو گیا ہے نا اب گھر چلتے ہیں ہادی خاموشی سے اٹھا وہ قدم بڑھانے ہی لگا تھا کہ منی کی چیخ نے مڑنے پر مجبور کر دیا۔۔ منی نے زور سے چیخ لگائی تھی زری کے نام کی کیونکہ جونہی زری اٹھی اسے بہت زور کا چکر آیا اور وہ منی پر جا گری وہ تو بروقت اس نے سنبھال لیا۔۔۔۔ کیا ہوا۔۔؟؟ ہادی نے بھی فکر مندی سے پوچھا جتنا وہ پریشان ہوا ظاہر نا کیا۔۔۔کچھ نہیں چکر آ گیا گھر چلیں گے ریسٹ کی ضرورت ہے۔۔ زری یہ کہتی چلنے لگی اپنی شال درست کی اک نظر ہادی کو دیکھا جواب نہیں تھا دیکھ رہا زری کی آنکھ سے ایک بار پھر برسات شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔

پھر کسے فرصت نظر ہو گی

Copyright by New Era Magazine

کون لوٹا اجل کی راہوں سے

آخری بار دیکھ لو مجھ کو

ہر راز جانچتی نگاہوں سے

****

آج تو خوب مزہ کیا ہو گا گڑیا نے ہیں نا۔۔۔۔جی ماما۔۔۔زری مہک سے فون پہ بات کر رہی تھی منی سو رہی تھی اور وہ باہر ٹیرس پر کھڑی ہوئی تھی وہ بہت رو چکی تھی مگر آج اسے صبر نہ جانے کیوں آ ہی نہیں تھا رہا قریب ۱۲ بجے اس نے مہک کو کال کر دی۔۔۔تم روئی ہو زری۔انہوں نے اس کی آواز سے اندازہ لگا لیا وہ روئی ہے،بس مہک کا کہنا تھا اور زری پھر سے شروع ہو چکی تھی اس نے سسکتے ہی سب بتا دیا،اس نے آج پہلی دفعہ ہر گز نہیں بتایا تھا ماما کو وہ تو ہر روز بات شیئر کرتی تھی اپنی ماما سے مگر جب سے لاہور رہ رہی بہت کم ہی سب باتیں کہہ پاتی اب بھی موقع ملا تو اس نے پھر اپنی سہیلی ماما سے سب شئیر کر لیا۔۔۔۔زری میری جان تم تو بہت بہادر ہو صبر کرو گڑیا،صبر میں بہت طاقت اور برکت ہے۔۔انہوں نے زری کو دکھ سے پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔۔میں کیا کروں ماما،اب اور نہیں ہو رہا مجھ سے۔۔۔وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔۔نہ میرا بیٹا امید رکھو مایوسی گناہ ہے،پتھر میں بھی کھونے سے سوراخ ہو جاتا ہے اور انسان تو پھر مٹی سے بنا ہے،ہاں یہ بات بھی درست ہے کہ کچھ مٹی

Copyright by New Era Magazine

بہت سخت ہوتی ہے جسے کھودنا انتہائی مشکل، مشقت اور محنت طلب کام ہے، مگر یہ بھی تو ہے کہ کھودنے سے وہ سخت سے سخت مٹی بھی کھودی جاسکتی ہے، تم بھی صبر کرو اور کوشش جاری رکھو میری جان ایک دن ضرور کامیاب ہو جاؤ گی۔۔۔ہاں تب تک چاہے میری روح پرواز کر جائے۔۔زری نے ہارتے ہوئے کہا۔۔۔زری پھر سے وہی بات، محبت میں بڑی طاقت ہے زری یہ بڑے سے بڑے مرکت کو ٹوٹنے پر مجبور کر دیتی ہے۔بس ثابت قدم رہنا درکار ہے۔مانا کہ یہ مرحلہ بہت کاٹ دار ہے مگر یہ سب برداشت کرنا پڑے گا گڑیا۔۔۔وہ ابھی بھی پیار سے ہی زری کو سمجھا رہی تھیں اس کا حوصلہ بڑھا رہی تھیں جو کہ اب ختم ہونے کے آخری مراحل میں تھا۔۔۔ماما میں تھک گئی ہوں۔۔۔زری کی کیفیت ابھی بھی ویسی ہی تھی۔۔۔۔تھک گئی ہو مگر ہارو نہیں جب تم حوصلہ ہار جاؤ گی تو سب کچھ ہار جاؤ گی، منزل کے بلکل قریب طویل طے کی گئی مسافت رائیگاں جائے گی زری،ہمت کرو، دعا گو رہو اور سجدہ ریز رہو، بے شک خدا کو اپنے محبوب ﷺ کی امت کا خشوع و خضوع سے ادا کیا گیا سجدہ بہت پسند ہے، تم سن رہی ہو نا میری بات زری۔۔۔ان کو لگا شاید وہ سن نہیں رہی یا شاید کہیں کال ہی کٹ نہ ہو گئی ہو مگر۔۔۔۔ہمیشہ سے آپ ہی کو سنتی آرہی ہوں ماما۔۔۔اس کی آواز بہت رندھی ہوئی تھی۔۔۔زری۔۔۔مہک نے دکھ اور تاسف سے اپنی بیٹی کو پکارا۔۔۔اوکے ماما نیند آرہی ہے کل بات کروں گی بائے گڈ نائٹ۔۔۔خدا حافظ بیٹا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

زری کے گلے میں آنسوؤں کا پہاڑ اٹکا ہوا تھا بس وہ وہی بہانا چاہتی تھی اور کال کاٹ دی ،جونہی کال ختم ہوئی وہ پھر سے رونا شروع کر چکی تھی۔۔اگر چاند کے آنسو ہوتے تو وہ ضرور زمین پر گرتے،کیونکہ اس وقت صرف چاند دیکھ رہا تھا زری کی حالت کو وہی گواہ تھا اس بظاہر چلبلی اور ہنس مکھ لڑکی کے اندر کے قرب کا۔۔۔

"تو جو نظروں کے سامنے کل ہو گا نہیں
تجھ کو دیکھے بن میں مر نہ جاؤں کہیں
تجھ کو بھول جاؤں کیسے۔۔۔۔؟؟
مانے نہ مناؤں کیسے۔۔؟؟تو بتا۔۔
روکے نہ رکے نیناں تیری اور انہیں ہیں رہنا۔۔
کاٹتا ہوں لاکھوں لمحے کٹتے نہیں ہیں۔۔
سائے تیری یادوں کے ہٹتے نہیں ہیں۔۔۔
سوکھ گئے ہیں آنسو تیری جدائی کے۔۔
پلکوں سے پھر بھی بادل چھٹتے نہیں ہیں۔۔
خود کو میں ہنساؤں کیسے۔۔۔؟؟
مانے نہ مناؤں کیسے۔۔؟ تو بتا۔۔۔
ہاتھوں کی لکیریں دو ملتی جہاں ہیں۔۔

Copyright by New Era Magazine

جس کو پتا ہے بت دے جگہ وہ کہاں ہے

عشق میں جانے کیسی یہ بے بسی ہے۔۔

دھڑکنوں سے مل کر بھی دل تنہا ہے

دوری میں مٹاؤں کیسے۔۔۔؟؟

مانے نہ مناؤں کیسے ۔۔؟ تو بتا۔۔

روکے نار کیں نیناں۔۔۔۔

تیری اور انہیں ہے رہنا۔۔۔۔۔۔!!

****

ارے زری آج تم اتنی صبح جاگ گئی۔۔۔ کبری کچن میں سب کا ناشتہ بنا رہی تھیں زری بھی تیار ہو کر وہیں آگئی حمنی ابھی تک نہیں تھی آئی۔۔۔ زری نے گلاس میں پانی ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔ شام کو ہی سو گئی تھی اب جب نیند پوری ہو چکی تھی تو اٹھ گئی۔۔۔ چلو اچھی بات ہے جلدی جاگنے کی عادت ڈال لو، کیا لو گی اب۔۔۔ بس بریڈ اور انڈہ۔۔۔ ہم تم ہال میں بیٹھو میں لاتی ہوں تب تک منی بھی آجاتی ہے۔۔۔ جی مامی۔۔ وہ بیگ اٹھائے وہیں آگئی جہاں ہادی اور مصطفی پہلے ہی بیٹھے تھے، السلام علیکم ماموں جان۔۔ اس نے ماموں کو سلام کیا اور ہادی کے سامنے والی کرسی کو گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔ تم نے تو کل کچھ زیادہ ہی گھوم لیا تھا زری جورات کو

اتنی جلدی سو گئی تھی۔۔۔ مصطفی نے فنی موڈ میں زری سے کہا۔۔۔ ہمم سر میں درد تھا تو بس سو گئی۔۔۔ زری نے لوکل بہانا لگایا۔۔۔ اوئے تم آج خود سے جاگ گئی واہ مسجد میں چندا بھجوانا چاہیے۔۔ منی بھی اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی اور آتے ہی زری کو طنز لگایا۔۔۔ بس آج میرا دل کیا کافی دنوں سے کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا ہے کر ہی ڈالوں ۔۔ زری نے کہنی ٹیبل پر رکھی اور ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا،،، زری میری طرف دیکھو۔۔۔ اچانک منی نے کہا۔۔۔ کیوں تم شوان مینڈس ہو۔۔ زری کافی فریش موڈ میں لگ رہی تھی مگر چہرے سے بلکل بھی نہیں۔۔۔ بکو نہیں، یہ تمھاری آنکھیں اتنی لال اور سوجی ہوئی کیوں ہیں۔۔؟ منی نے تفتیش کرتے کہا جس پر ہادی کبری مصطفی تینوں کی نظر زری پر گئی جس کی آنکھیں سچ میں سرخ تھیں جیسے سارا خون آنکھوں میں آ گیا ہو۔ وہ سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر کنفیوز تو ہو گئی مگر فوراً خود کو نارمل کرتے اس نے بریڈ کی ایک بائٹ لیتے کہا۔۔۔ زیادہ سوئی ہوں اس لیے میں کونسا صرف رات کو سوئی تھی مسلسل 3 دن سے سو رہی تھی تو بس اس لیے۔۔۔ منی نے بھی ہوں ہی کہا باقی سب نے بھی اس کی بات کو سچ کہا مگر اک شخص وہاں عقابی نظریں رکھتا تھا وہ زیادہ دیر ان آنکھوں کو دیکھ تو نہیں سکتا تھا مگر سوچ ضرور سکتا تھا اور وہ ناشتہ کرتے یہی سوچتا رہا مگر اسے معاملہ اپرسنٹ بھی سمجھ نہیں تھا آیا۔۔۔۔۔ ہادی تم انہیں آج یونیورسٹی چھوڑ دو میں نے زرا دیر سے جانا ہے آج۔۔۔ مصطفی نے ہادی سے کہا کیونکہ زری اور منی پہلے مصطفی کے ساتھ جاتیں چونکہ ان کو آج دیر سے جانا

Copyright by New Era Magazine

تھا تو انہوں نے ہادی سے کہا۔۔جی بابا، منی ۵ منٹ میں ختم کر کے آجاؤ میں ویٹ کر رہا ہوں

۔۔ہادی منی کو کہتا باہر چلا گیا۔۔۔

کیا ہوا زری کھول بھی لو اب فرنٹ پہ بیٹھنا ہے کیا۔۔۔زری بیک ڈور کے لاک پہ ہاتھ رکھے پتا نہیں کس نگر میں تھی کہ منی نے اس سے بات کی۔۔۔زری ی ی۔۔ہاں کیا ہوا۔۔۔چلو جی ہم تو ٹھیک ہیں تمہیں کچھ ہوا ہے۔۔۔بکو نہیں ٹھیک ہوں میں۔۔۔زری منی کو جھڑپ لگاتے بیٹھ گئی، اور ہادی کو زری کی حالت پریشانی میں مبتلا کر رہی تھی،، راستے میں ہادی نے ایک دفعہ بیک مرر سے زری کو دیکھا تو وہ آنکھیں موندے ٹیک لگائے بیٹھی تھی مگر اس کی آنکھوں سے آنسو گال پر بہہ رہے تھے تب ہی منی نے بھی دیکھا منی تو پوچھنے لگی تھی کہ ہادی نے روک دیا اور وہ ان سے بے خبر نا جانے کیوں صفِ ماتم بچھائے بیٹھی تھی اور اپنی آنکھوں کا پانی ختم کرنے کے درپے میں تھی۔۔۔

تم ہو غم کو چھپائے،
میں ہوں سر کو جھکائے
تم بھی چپ ہو، میں بھی چپ ہوں۔۔۔۔
کون کسے سمجھائے۔۔۔؟؟
اب دوریاں اتنی ہیں تو
ملنا یہاں کل ہو نہ ہو۔۔

سچ ہے کہ دل تو دکھا ہے

ہم نے مگر یہ سوچا ہے

دل کو ہے غم کیوں ۔۔؟؟

آنکھ ہے نم کیوں۔۔۔؟؟

ہونا ہی تھا جو ہوا ہے

اس بات کو تم جانے بھی دو

جس کا نشان کل ہو نہ ہو۔۔۔

اور پھر زری نے بھی سوچ لیا تھا اب ماتم نہیں کرے گی۔۔ سوگ کا دور ختم ہوا اور اب خود سے لڑنے ولی جنگ کی معیاد ختم ہوئی اب جنگ مخالف سے ہو گی سرِ عام ہو گی اور خوب ہو گی۔۔

****

کیا بات ہے بھابھی کیا ہوا۔۔ مہک جو عصر پڑھ کے اٹھی ہی تھی شہلہ کی خوشی سے اسے پکارنے کی آواز آئی۔۔۔ مہک میں بہت خوش ہوں۔۔ کیا ہوا ہے یہاں بیٹھیں کیسے ہاتھ پاؤں پھول رہے ہیں آپکے۔۔ مہک نے شہلہ کو کندھوں سے پکڑ کر صوفے پر بیٹھایا جو خوشی سے نہاں تھیں۔۔۔ مہک روہاب آرہا میرا بچہ ۴ سال بعد آرہا ہے۔۔۔ یہ تو سچ میں بہت ہی

Copyright by New Era Magazine

بڑی خوشخبری کی بات ہے بھابھی، اچھا کب آرہا ہے۔۔۔ کہتا ہے ۲ یا ۴ مہینوں کے اندر اندر۔۔۔ ابھی تو بڑا وقت ہے ۴ ماہ کے گزرنے میں چلیں آپ خوش تو ہو گئیں۔۔۔ مہک بھی چہکتے لہجے میں بولی۔۔۔ ہاں بہت خوش، اچھا میں زوئی کو بتاؤں۔۔ جی بھابھی دھیان سے ۔۔۔ مہک بھی اپنے کمرے کی طرف چل دی اور زری کو کال کی۔

✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲

یار یامی چلو اوپر کھیلتے ہیں یہاں مزا نہیں آرہا۔۔ یمنی اور زری لاؤنج میں کھیل رہیں تھیں منی سو رہی تھی جبکہ کبری اپنی بہن کے ہاں گئی ہوئیں تھیں۔۔۔ نہیں زری آپی شور ہو گا۔۔۔ یامی نے ہولے سے کہا۔۔۔ تو یار کس کھیل میں شور نہیں ہوتا۔۔ آپی ہادی بھائی سٹڈی میں کام کر رہے ہیں تو وہ ڈسٹرب ہوں گے۔۔۔ ہادی گھر پہ ہے۔۔ زری نے حیرانگی سے پوچھا ہفتے والے دن وہ گھر حیرت انگیز بات تھی۔۔ کب آیا وہ۔۔ آپ تب یونی ہی تھیں ۔۔۔ ہیں تب سے ہے اب کیا ٹائم ہو گیا ۵ بج رہے ہیں ارے پھر تو اس نے کھانا بھی نہیں کھایا ہو گا،،؟۔۔ جی نہیں کھایا بھائی نے۔۔۔ زری نے ماتھے پہ ہاتھ رکھتے کہا۔۔ کوئی حال نہیں تم مجھے پہلے نہیں تھی بتا سکتی۔۔ چلو اک کام کیا جا سکتا ہے کھانا تو اب وہ کھائے گا نہیں چائے پی لے گا، ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔۔ چلو تم جا کر اب سکول کا کام کر لو میں تب تک ہادی کو چائے دے دوں۔۔ اوکے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

زری نے چائے بنائی اور سٹڈی میں لے آئی اس نے ۲ دو دفعہ ڈور ناک کیا مگر کوئی جواب نہ آیا تو وہ اندر چلی آئی ہادی ارد گرد سے بے خبر کوئی فائل تیار کر رہا تھا۔۔زری نے آہستہ سے آواز بھی دی مگر وہ تو جیسے کان بند کیے کام کر رہا تھا اب زری کو بھی غصہ آ گیا اتنا زیادہ مگن ہے کہ سائیڈ سے کچھ خبر نہیں وہ اس کے ٹیبل پر چائے رکھنے ہی لگی تھی کہ ہادی جو پیپر اٹھانے لگا تھا اس کے ہاتھ سے زری کے بازو پر ٹھوکر لگ گئی اور ساری چائے فائل اور زری کے اپنے اوپر گر گئی زری کو ہادی کے خوف سے اپنے ہاتھ پر ہونے والی جلن کا بھی احساس نہ ہوا۔۔۔اور ہادی قہر آلود نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔

تمھارے پاس آنکھیں ہیں۔۔َ؟ ہادی نے غصے سے کہا۔۔

زری نے بھی خود کو نارمل کرتے جواب دیا اب جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا "ہاں جی ہیں" زری نے بھی ویسے ہی سپاٹ جواب دیا۔۔۔

تو کیا پھر نظر کمزور ہے تمھاری۔۔۔؟؟ ایک اور سوال۔۔ نہیں تو۔۔جواب بھی ویسے ہی دیا گیا۔۔ آنکھوں میں موتیا یا پھر ریشہ وغیرہ۔۔بات بڑھ رہی تھی۔۔الحمدللہ میری آنکھیں بلکل ٹھیک ہیں۔۔تو تم دیکھ کر نہیں چل سکتی کبھی پانی گرا دیا تو کبھی روشنائی۔ کبھی جگ توڑ دیا اور اب چائے گرا دی۔۔۔وہ سچ ہی تو کہہ رہا تھا زری سے انجانے میں اس کے کتنے نقصان ہو چکے تھے۔۔وہ غلطی سے ٹھوکر۔۔ابھی زری بول ہی رہی تھی کہ ہادی بول پڑا۔۔یہ ساری غلطیاں تم نے مجھ پر ہی آزمانی ہیں۔۔َ؟ وہ تھوڑا نارمل ہوتے ہوئے بولا اسے زری کی حالت

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

نظر آ رہی تھی۔۔وہ۔۔میں۔۔تو یہ چائے۔۔۔پتا نہیں کیوں اس سے بولا نہیں تھا جا رہا۔۔ہادی نے اسے پھر ٹوک دیا۔۔ایک منٹ میں نے تم سے کہا کہ چائے لے کر آؤ ہر بات کی حد ہوتی ہے زری شرمساری بھی کچھ ہوتی ہے مگر تم کیا جانو تمھاری سمجھ سے بالاتر ہے یہ سب۔۔وہ دوبارہ ہائپر ہوتے بولا۔۔تم اب جا سکتی ہو محترمہ،،کیس فائل تو تم تباہ کر ہی چکی ہو اب میرا وقت برباد مت کرو۔۔ہادی نے اسے سیدھا نکل جانے کو بولا۔وہ بھی زری تھی ایک گھوری ہادی کو نوازی ٹیبل کو ٹانگ ماری اور دھڑ سے دروازے کو ٹھوکر مارتی غصے میں نکل گئی۔۔۔۔

****

اوئے زری کیا ہوا اتنا منہ کیوں پھلا کے بیٹھی ہو۔۔خیریت تو ہے؟؟حمنی جو ابھی سو کے اٹھی نیچے لاؤنج میں آئی جہاں زری منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔۔جہاں تمھارا سڑو بھائی ہادی ہو گا وہاں خیریت کب ہو سکتی ہے۔۔زری شدید غصے سے بولی۔۔۔اب بھائی نے کیا کر دیا جو تم تپ رہی ہو۔۔منی نے وجہ دریافت کی۔۔۔بات سنو میری زرا۔۔۔زری تھوڑا آگے کو ہو کر بولی۔۔یہ جو تمھارا بھائی ہے نا مجھے لائر کم اور DSP زیادہ لگتا ہے،ہر وقت جناب کا غصہ ساتویں آسمان کو چھو رہا ہوتا ہے،جب دیکھو حکم نامے جاری کر تا رہتا ہے لائر ہے جج نہیں،بلاوجہ کی تفتیش اور بے معنی باتوں پر اتنے لمبے لمبے لیکچر دیتا ہے کھڑوس کہیں کا

۔۔۔منی چپ تھی تاکہ زری اپنی کھل کے بھڑاس نکال سکے۔۔۔ایک کپ چائے کا ہی گرا تھا کسی کیس فائل پہ کوئی آگ تھوڑی نہ لگی تھی پورے ایک گھنٹے کا لیکچر دیا ہے سڑو کڑوے کریلے نے۔۔۔اب منی کو سہی سے جھٹکا لگا اور وہ جھٹ سے بولی۔۔۔زری تم نے ان کی کیس فائل پہ چائے گرا دی۔۔؟ پاگل لڑکی ان کا یہ کوئی بہت ہی اہم کیس چل رہا ہے اففففف تم نے ان کی ساری محنت ضائع کر دی۔۔۔ہاں بہن تم تو اپنے بھائی کی ہی حمایت کرو گی۔۔۔زری دکھی ہونے کی ایکٹنگ کرتے بولی۔لفظ نظر آرہے تھے،مر نہیں جائے گا اگر دوبارہ سے پیپرز پر اتار لے گا ہونہہ وہ منہ بسورتے بولی۔۔۔لیکن زری۔۔۔۔۔بس بس میرا موڈ پہلے ٹھیک نہیں اور تم۔۔وہ منی کو ٹوکتے بولی اور پھر روم میں چلی گئی۔۔ بلکل جھلی ہے یہ۔۔۔منی نے ہنستے کہا،سڑھیوں پہ کھڑے ہادی کی لبوں پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ آئی،ہاں تم کبھی نہیں بدل سکتی،وہ یہ کہتا واپس لوٹ گیا۔۔۔۔

* *

ہاہاہا تم بہت زیادہ بولنا شروع ہو گئے ہو زوئی۔۔۔زری زوہاب سے کال پہ بات کر رہی تھی۔۔۔سنڈریلا تمھارے ساتھ رہ کر ہی ہوا ہوں۔۔۔۔ہائے پرنس تم تو مجھے زمانے بھر میں رسوا کرو گے۔۔۔ہاہاہا نہیں کرتا سنڈریلا،اچھا سنڈریلا تمھیں ایک بات بتاؤں۔۔۔ہاں بتاؤ پرنس۔۔۔پتا ہے آج میں لاؤنج میں تھا جب پاپا نے ماما سے بات کی اب وہ مہکی چچی سے بات

Copyright by New Era Magazine

کریں گے یہ میں نے چپکے چپکے بات سنی ہے اور بہت خوش ہوں۔۔۔زری بھی الرٹ ہو گئی بات سننے کو، کیا بات زوئی۔۔۔پاپا کہہ رہے تھے وہ آپکو روہاب بھائی کی دلہن بنائیں گے واؤ سنڈریلا کتنا مزہ آئے گا سنڈریلا میں بہت ہیپی ہوں۔۔زوئی بول رہا تھا مگر زری کے شاکڈ سے کان بند ہو گئے ہوں جیسے اسے روہاب بھائی کی دلہن کے بعد والے زوہاب کے بعد کوئی جملے سنائی نہیں دیے۔۔۔زوئی میں بعد میں بات کرتی ہوں بائے۔۔۔اس نے موبائل زور سے بیڈ پر پٹخا اور اوندھے منہ لیٹ گئی اور آج پھر وہ بہت دنوں بعد بہت روئی ماما سے تصدیق کرنے کی ہمت ہی نہیں کی کیونکہ وہ جانتی تھی مہک اس سے بھی زیادہ بری حالت میں ہو گی۔۔۔باہر آج موسم بھی ابر آلود تھا کسی بھی وقت بارش کے ہو جانے کا امکان تھا۔۔تھا بھی سنڈے سب گھر پر تھے اور لان میں موسم سے لطف اٹھا رہے تھے اور زری آسمان سے برسنے والے برسات سے پہلے بوندیں بہا رہی تھی۔۔۔

" کبھی دل اتنا بھرا ہوتا ہے کہ منہ سے
الفاظ نہیں نکلتے آنکھوں سے آنسو نہیں
بہتے۔۔ لیکن دل روتا ہے اور رو رو کر
خاموش ہو جاتا ہے "

زری آپی آپ بھی نہ حد کرتی ہیں دیکھیں باہر کتنی مزے کی بارش ہو رہی ہے۔۔۔زری ابھی بھی ویسے ہی دبکی پڑی تھی اور یامی نے آکر اسے جھنجوڑتے کہا تب ہی منی بھی آ

Copyright by New Era Magazine

گئی۔۔۔زری یار بہت مزے کی بارش ہے آؤ سلائیڈنگ کرتے ہیں اٹھو بھی ایک تو تم اور تمھاری سستی منی نے زبردستی اسے اٹھایا اور باہر لے آئی جہاں منی کی خالہ بھی آئی ہوئیں تھیں اور ان کی دونوں بیٹیاں بھی جو کہ یمنیٰ کی ہم عمر تھیں اس نے آنٹی کو بھی مشکل سے سلام کا کیونکہ منی اسے کھینچ کر باہر لے کر جارہی تھی،یامی نمرہ اور امرہ کو بھی لے آئی۔۔۔یار پلیززز مجھے نہیں نہانا بارش میں پلیززز پلیززز منی نہیں۔۔۔زری احتجاج کر رہی تھی۔۔۔منی مجھے بارش نہیں پسند منی پلیز مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔زری کے لاکھ احتجاج کے باوجود منی یامی نمرہ اور امرہ اسے لان میں لے ہی آئی تھیں اور اسے پکڑ کر رکھا ہوا تھا اور گول گول گھوم رہی تھیں زری خود کو چھڑوا رہی تھی مگر وہ بھی زری کی ہی کزن تھیں اپنی ہی من مانی کرنے والیں۔۔۔۔ہادی جو کھڑکی میں سے بارش کو دیکھ رہا تھا وہ بھی کافی اداس لگ رہا تھا شاید آج بارش میں بھی اسے کچھ یاد آرہا ہو اس کی اچانک نظر لان میں بارش انجوائے کرتی لڑکیوں پر پڑیں وہ تھوڑا سیدھا ہوا تو اسے پتا چلا زری احتجاج کر رہی ہے اور باقی اس کی سن نہیں رہی تھی وہ دیکھتے دیکھتے پھر آج یاد نگر پہنچ گیا۔۔۔"دوست بہت پیاری بارش ہو رہی ہے ہماری طرف۔۔وہ چہکتے ہوئے بولا۔۔تمھیں پسند ہے بارش دوست آگے سے سوال داغا گیا۔۔۔ہاں بہت بہت۔۔۔مگر مجھے نہیں پسند۔۔۔۔ارے کیوں نہیں پسند لڑکیوں کو تو بہت پسند ہوتی ہے۔۔۔بس مجھے نہیں پسند مجھے بارش سے ڈر لگتا ہے،جب بادل گرجتے ہیں تو میری تو جان نکلنے لگتی ہے۔۔۔ہاہاہا یہ کیا بات ہوئی پاگل دوست بارش تو بہت خوبصورت

Copyright by New Era Magazine

لمحے دیتی ہے اب دیکھو باہر بارش ہو رہی ہے اور میں تم سے بات کر رہا ہوں۔۔۔ تو۔۔؟؟ ۔۔۔تو یہ کہ مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے یہ خوبصورت یادگار لمحوں میں شمار ہو گا میرے، تم بھی یاد کرنا مجھے۔۔تب ہی بادل گرجا۔۔۔ دوست مجھے ڈر لگ رہا ہے تمھاری طرف بادل گرج رہے ہیں کل بات کریں گے اب تو مجھے ڈر سے نیند بھی نہیں آئے گی۔۔۔ کیا کرتی ہو تم بھی دوست میرا دل کر رہا تھا میں تم سے تب تک بات کرتا رہوں جب تک بارش برستی رہے گی۔۔۔نہ نہ مجھے تو خوف آرہا ہے میں ماما کے روم میں جا رہی ہوں بائے بائے۔۔۔ دوست دوست بات تو سنو، وہ پکارتا رہا مگر کال کاٹی جا چکی تھی۔۔۔"

ہادی حال میں لوٹا۔۔۔ وہ بے اختیار اس انسانی پھول کو دیکھ رہا تھا جو بھیگ رہا تھا اور بھیگ کے مزید دلکش لگ رہا تھا

سن اودلاوے

کیسا درد ملاوے

او میرے خدایا

کیوں درد بنایا

ایسے چھوڑنا

یوں دل توڑنا

یہ کوئی مزاق تو نہیں

Copyright by New Era Magazine

روئے روئے نیناں میرے

اور تب زری کی نظر ہادی پر پڑی جو اسے دیکھ رہا تھا زری بھی آنکھیں پھیر نہ سکی، بارش ہو رہی تھی، شکایتیں نگاہوں سے کی جا رہی تھیں، دونوں طرف تمام قرب آنکھوں میں در آیا تھا جسے کوئی بھی آسانی سے سمجھ سکتا تھا مگر آج وہ بے اختیار ہو کر ضبط کی حدوں سے نکل کر سب بیان کرنے پہ تلے تھے، انہیں پرواہ نہ رہی کوئی اور سمجھتا ہے یا نہیں وہ تو بس اک دوسرے کو بتا رہے تھے اپنی اپنی تڑپ کی داستان آج چھپا نہیں تھے پا رہے۔ اندازہ ہی نہ ہو سکا آسمان سے اترتے پانی کے ساتھ زری کی آنکھوں کا پانی بھی شامل ہے جس کی رفتار شاید آسمان کے پانی سے زیادہ تیز تھی۔۔

کوئی مجبوری

لے کر آئی ہے دوری

دے کے دل نے دہائی

فریاد سنائی

میں نے پائی ہے

یہ جدائی ہے

یہ کوئی مزاق تو نہیں

روئے روئے نیناں میرے

Copyright by New Era Magazine

آج ہادی کو یامی پہ غصہ آیا کیونکہ جب بھی وہ ہمکلام ہونے کی کوشش کرتے وہ کہیں نہ کہیں سے آٹپکتی۔اب بھی وہ چند اور سیکنڈ میں سمجھ جاتا کہ زری کیا ہے جان جاتا زری کی ذات سے مگر بری قسمت یامی اسے کھینچنا شروع کر چکی تھی کہ وہ بھی ان کے ساتھ منی کو پکڑے زری مڑ مڑ کر ہادی کو دیکھ رہی تھی جو ابھی تک ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا،زری تو پہلے بہت ہرٹ تھی آج ہادی کے اس رحم بھری نگاہ سے اس کا دل پھٹنے کو آرہا تھا وہ زور زور سے چینخنا چاہ رہی تھی،تب ہی بہت کڑک دار آواز سے بادل گرجا اور زری کی فلک شگاف چیخیں بلند ہو چکیں تھیں وہ تو ایسا کوئی لمحہ پہلے ہی چاہ رہی تھی وہ رونا شروع ہو چکی تھی اور اس کی اس حالت پر سب ہنس رہیں تھیں،ہادی کو بھی ہنسی آئی مگر روتے روتے اک بار پھر زری نے اس کی طرف دیکھا اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔۔منی اسے ساتھ لیے جا رہی تھی اور وہ ہچکیاں لے کر رو رہی تھی ہادی کا دل نہ جانے کیوں ڈوبا جا رہا تھا اسے زری کا یوں رونا تکلیف دے رہا تھا،بھلا کوئی بادل کی کڑک سے اتنا روتا ہے۔۔اس نے کھڑکی بند کی اور کمرے میں واپس لوٹ آیا۔۔۔۔

برستے بادلوں کے موسم میں
تر ہوتی زمیں کی لمحوں میں
خاک اڑاتی ہواؤں میں
کڑکتی بجلی کی صداؤں میں

Copyright by New Era Magazine

ویراں چشم و دل کی فضاؤں میں
اک احساس کی لہر گزرتی ہے
پھیل جاتا ہے ہر سو خمارِ درد
تشنگی کی حد بھی بڑھتی ہے
چھڑ جاتا ہے پھر دھڑکنوں میں
وہ ساز جو محبت تھرکتی ہے
کوچہ دل میں اداسی پھر
ان بارشوں میں پروان چڑھتی ہے
کھڑکیوں پہ پھسلتے پانی کے ساتھ
آنکھ اشک برابر بہاتی ہے
سنو۔! یہ امر سچ ہے جاناں
کہ بارش بہت تڑپاتی ہے
تاریکی میں لپٹی رات صنم!
ہر دل اداس کر جاتی ہے
بارش سے بھیگی رات میں جاناں
بے درد محبت مار جاتی ہے۔۔۔!

Copyright by New Era Magazine

(شوئنگ فلاور)

اور جب آگ کو بجھنا ہو تو وہ پل میں میں ہی بجھ جاتی ہے، کسی پتھر کو موم ہونا ہو تو لمحہ صرف اک لمحہ لگتا ہے اس امر کے ہونے میں۔ اگر پتھر موم ہونے میں اور آگ بجھنے میں وقت نہ لے تو اس کی اہمیت کا اندازہ کیسے ہو گا۔ کیسے پتا چلتا پتھر سے ٹکرانا آسان ہے یا روئی کے گالوں سے، ہر کام میں مصلحت ہے، نصیحت ہے، تجویز ہے، رہنمائی ہے، تلقین ہے، سبق ہے، بھلائی ہے۔۔۔۔۔۔ اور محبت ہاں محبت رہنمائی سکھاتی ہے، نصیحتیں دیتی ہے، تجاویز پیش کرتی ہے، تلقین کرتی ہے، سبق سیکھاتی ہے، انسان کی ذات کی کیا بھلائی ہے بتاتی ہے اور یہ سب میرے خدا کے فیصلے ہیں اس سے بڑھ کر کوئی جلیل قدر نہیں۔۔۔ اگر وہ درد بھرے لمحے مہیا کرتا ہے تو یاد رکھو امتحان ہمیشہ ہی سخت لگتا ہے مشکل ہوتا ہے تو یہ بھی امتحان ہے اس میں ثابت قدم رہو محنت کرو اور خوب ڈٹ کر کرو۔۔ کیا کبھی کوئی محنت رائیگاں گئی، بس تھوڑا صبر اور وقت درکار ہے۔۔۔ اور اس محنت کا صلہ آپکا من چاہا ہوتا ہے ۔۔۔

محبت یہ نہیں کہتی کہ ہو جائے تو کھلے عام پرچار کرو، اس شخص پر اپنے تمام جزبات عیاں کر دو۔۔۔ ارے محبت تو در پردہ بھی کی جاتی ہے، اور درپردہ محبت میں پاکیزگی ہے، خدا کی رضا شامل ہوتی ہے۔۔۔۔ اور آہستہ آہستہ یہ عشق کا روپ دھار جاتی ہے اور عشق وہ مقام ہے جس میں اپنی ذات کی مکمل نفی ہو جاتی یا اگر کوئی ذات یاد رہتی ہے تو وہ جس کے عشق

Copyright by New Era Magazine

میں آپ سرشار ہو اور سرشاری میں فقیری صفت آجاتی ہے۔۔۔ محبت میں جوگی اور روگی تو ہر کوئی بن جاتا ہے مگر فقیری صفت کسی خاص پر ہی ڈیرہ ڈالتی ہے جس کی محبت پاکیزہ اور ہر غرض سے پاک ہو اسے یہ عنایت کر دی جاتی ہے۔۔۔ہاں اسے محبت انعام کی جاتی ہے۔۔۔

****

ماما،ماما۔ آہ آہ ماما۔۔۔۔ کیا ہوا زری کوئی خواب دیکھ لیا۔۔۔ حمنیٰ نے لیمپ آن کرتے کہا،زری کی کراہنے کی آواز آرہی تھی، مگر زری کو تو ہوش ہی نہیں تھی جیسے ہی منی نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو وہ شاکڈ ہو گئی،زری بخار میں جھلس رہی تھی اسی وجہ سے وہ کراہ رہی تھی،مارچ کی بارش نے بھی اسے بستر پر پٹخ دیا،،اوہ میرے خدا زری تمہیں تو بہت زیادہ ٹمپریچر ہے اففف۔۔ منی بولتے ہوئے اٹھی اور روم سے نکل آئی پہلے اس نے سوچا ماما کو بتاتی ہوں مگر اس سے خود کی حالت پر کنٹرول نہیں تھا ہو رہا، اگر زری کو کچھ ہو گیا تو۔۔؟اس نے ہادی کے روم کے ڈور پر ناک کیا،۳ بار ناک کرنے سے ہادی نے بھی دروازہ کھول دیا گھڑی رات کے ۲ بجے کا وقت بتا رہی تھی۔۔۔ہادی ہادی بھائی،،اس سے بولا نہیں تھا جا رہا ہادی بھی پریشان ہو گیا تھا۔۔ کیا ہوا منی سب خیریت۔۔ہادی بھائی وہ وہ زری،بس اس سے اتنا ہی بولا گیا اور ٹپ ٹپ آنسو شروع۔۔ہادی اس کی حالت دیکھ کر سمجھ گیا کچھ گڑبڑ ہے اس سے پہلے کے منی بولتی وہ ان کے روم میں بھاگ کر پہنچا جہاں زری تڑپ رہی تھی کراہ رہی تھی ہادی

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

کہ پاؤں جم گئے وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا جو کسی مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی جسے پانی سے باہر نکالا ہو اور اس کی آخری سانسیں چل رہی ہوں ہادی کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا وہ آگے بڑھا اور اس کے منہ پہ تھپکی دی۔۔۔زری کیا ہوا ہے زری۔۔۔اس کے منہ پر تھپکنے سے اسے پتا چلا وہ کسی کوئلے کی طرح دہک رہی تھی۔۔۔اوہ شٹ اسے تو بہت تیز بخار ہے ۔۔زری نے مشکل سے آنکھیں کھولیں اور ہادی کو دیکھا پانی پہلے ہی بخار کی وجہ سے آنکھوں سے بہہ رہا تھا ہادی کو اپنے لیے ایسے بے قرار دیکھ کر اس کی رفتار مزید تیز ہو گئی۔۔اور وہ سسکیوں سے رونا شروع ہو گئی۔۔کچھ نہیں ہوتا ہمت کرو ہم ابھی ہوسپٹل جا رہے ہیں۔۔ہادی نے اسے روتے دیکھا اور پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔منی تم ماما، بابا کو بتاؤ میں اسے گاڑی تک لے جا رہا ہوں تم اور ماما میں سے کوئی ساتھ آئے ہری اپ۔۔ہادی نے منی کو کہا اور اس نے زری کو بازوؤں میں اٹھا کر گاڑی میں لے گیا زری بس اسے دیکھے گئی اسے لگ رہا تھا اگر وہ نظر ہٹائے گی تو غلطی کر بیٹھے گی شاید وہ ہادی کو آخری بار دیکھ رہی ہے، ہادی اس کے یوں دیکھنے کو سمجھ گیا۔کچھ نہیں ہو گا بخار ہے ٹھیک ہو جائے گا ہمت کرو، منی نے ماما بابا کو بتایا تو وہ بھی گراج میں آ گئے جہاں ہادی زری کو گاڑی میں بیٹھا چکا تھا کبری خاتون ہادی کے ساتھ ہوسپٹل آ گئیں تھیں۔۔۔زری کو ایمرجنسی میں لے جایا گیا۔۔۔۔۔۔

یا اللہ خیر مجھے کیوں اتنی گھبراہٹ ہو رہی ہے، مہک نے پانی گلاس میں انڈیلتے کہا۔۔۔وہ کیوں نہ بے چین ہوتیں ان کے جگر کا ٹکڑا ان کی گڑیا اور شیر بچہ زندگی اور موت کی جنگ لڑ

Copyright by New Era Magazine

رہا تھا اور ماں کو تو غیب سے خبر معلوم ہو جاتی ہے اپنی اولاد کی۔۔ان کا دل پہلے ہی کسی انہونی کی پیشین گوئی کر رہا ہے۔انہوں نے چند قرآنی آیات پڑھیں اور لیٹ گئیں۔۔

ایمر جنسی کے باہر ہادی چکر لگا رہا تھا اس کا دل بار بار یہی عرض کر رہا تھا نہ کوئی انہونی نہ ہو ورنہ اس کا دل پھٹ جائے گا کبری بینچ پر بیٹھیں دعائیں مانگ رہی تھیں وہ زیادہ پریشان نہ ہوتے اگر زری راستے میں بے ہوش نہ ہو جاتی۔۔اسے ہوش نہیں آ رہی تھی اور باہر ہادی بے ہوش ہونے کے قریب تھا اگر زری دیکھتی کہ اگر وہ اندر بے سود پڑی ہے ہادی کیسے باہر ہوش و حواس کھونے کے قریب تھا تو وہ اس خوشی سے چیخ رہی ہوتی مگر بری قسمت وہ دیکھ ہی نہیں تھی پا رہی۔۔۔

صبح ۵ بجے ہی مہک نے کال کر دی اور نا چاہتے بھی منی کو سچ بتانا پڑا اور وہ وہاں اپنی جان کے لیے تڑپ رہی تھیں دعائیں مانگ رہی تھیں۔۔۔رات کے ۲ بجے سے لے کر ابھی ۱۰ بجنے کو تھے زری ہنوز بے ہوش پڑی تھی ہاں یہ تھا کہ سانس چل رہی تھی اور یہ بات ڈاکٹرز کے لیے تسلی بخش تھی۔۔۔

منی بھی یامی کو سکول چھوڑ کر مصطفی کے ساتھ ہوسپٹل آ گئی۔۔۔سب کی جان پر بنی تھی ان کی زندگیوں کی رونق ہنسی اور شور شرابا خاموش پڑا ہے اور یہ بات بہت تکلیف پہنچا رہی تھی۔۔۔

"تڑپے یہاں تیرے بن جانِ جاں

Copyright by New Era Magazine

کیسا ہے سماں سونا سونا یہ جہاں

تیرے بن لاگے نہ جیا۔۔۔!!

دیکھے تجھے منزل۔۔۔

سب راہیں تیری منتظر۔۔

رشتوں کے سمندر میں۔۔

بس کنارے کو ڈھونڈے نظر

راہ نہیں، مجھے کہاں لے چلی

پیار کا نگر یہ دکھ کی گلی

درد یہ کیسا دیا

تیرے بن لاگے نہ جیا۔۔

تقریباً ۱۰:۵۰ پر ڈاکٹرز نے انکے اٹکے سانس بحال کیے کہ زری کو ہوش آگیا ہے۔۔۔ سب نے بیک وقت خدا کا شکر ادا کیا۔۔۔

کمرے میں ہلکی سی کھڑکی سے روشنی آرہی تھی تب ہادی اندر آیا زری سو رہی تھی شام کے 6 بج چکے تھے کبری گھر چلیں گئیں تھیں منی اور ہادی زری کے پاس تھے۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا بیڈ کے پاس کھڑا ہو گیا قریباً ۱۵ منٹ وہ اسے آنکھوں کے حصار میں لیے دیکھتا رہا زری جاگ چکی تھی مگر وہ ہادی کی موجودگی جان گئی سو اس وجہ سے آنکھیں نہ

کھولیں کہیں ہادی چلا ہی نہ جائے۔۔۔اچانک ہادی کو کیا ہوا سمجھ سے بالاتر تھا وہ غصے کو ضبط کرتا ایک قہر بھری نظر زری پر ڈالتا باہر نکل گیا۔۔۔

کچھ بھی کہا نہیں جائے

درد سہا نہیں جائے

ہو کے جدا جانے ادا

اب تو رہا نہیں جائے

مانے نا دل دیوانہ

جلتا رہے پروانا

میں نے جو کی تم سے وفا

تم نے نہیں پہچانا

ہونٹوں پہ غم کے ترانے

اشکوں میں ڈوبے فسانے

تنہائیاں چاروں طرف

آؤ مجھے بہلانے

سانسوں کی شمع بجھا دوں

کیسے تجھے میں بھلا دوں

جو عکس ہے دل پہ میرے

کیسے اسے میں مٹادوں۔۔!!

اس دن کے بعد ہادی ہسپتل نہیں تھا گیا وہ ۳ دن تک ایڈمٹ رہی مہک بھی آچکیں تھیں۔۔ ۳ دن بعد اسے ڈسچارج کر دیا گیا۔ وہ ۳ دن اس دشمنِ جاں کی منتظر رہی مگر وہ نہیں آیا تھا۔۔۔

****

اپریل کا مہینہ شروع ہو چکا تھا بہار کا موسم اپنے رنگ دیکھا رہا تھا لان کے تمام پودے درخت بہت خوبصورت ہو گئے تھے۔۔ زری لان میں بیٹھی کوئی ڈائجسٹ پڑھ رہی تھی اچانک ہی کوئی تحریر پڑھ کے وہ رک گئی ڈائجسٹ کو بند کیا اور سامنے خالی خالی نظروں سے دیکھنے لگی اس نے یاد کیا اس نے اپنے دشمنِ جاں کو کب لاسٹ ٹائم دیکھا تو اسے یاد آیا دو ہفتے پہلے جب اس کا بخار اتر گیا تھا تب وہ ہوسپٹل سے گھر آنے کے ۴ دن بعد لاؤنج میں بیٹھی تھی جب وہ کبری کو خدا حافظ کہنے آیا تھا وہ ملتان جا رہا تھا کیس کے سلسلے میں۔۔ زری کی آنکھیں دھندلا گئیں اور اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ برسنا شروع ہو گئیں اسے یاد آیا وہ تکلیف دہ لمحہ جو اس نے گزارا ہادی کے انتظار میں مگر شاید اس دن ہوسپٹل میں سے جب غصے سے گیا تھا خود سے وعدہ کر لیا ہو کہ اب وہ آواز تو دور کی بات اس کی شکل بھی نہیں دیکھے گا ۔۔۔ زری نے آنسو

Copyright by New Era Magazine

صاف کیے اور اندر جانے کو قدم بڑھا دیے۔وہ لاؤنج میں سے گزر رہی تھی جب ٹیلی فون کی گھنٹی بجی،اس نے ڈائجسٹ صوفے پر رکھا اور ریسور اٹھالیا۔۔ہیلو،جی کون۔۔؟؟زری نے ریسور اٹھاتے ہی کہا۔۔۔ہمارے گھر فلحال ایک ہی فرد غیر مذہبی ہے کیا تم وہی ہو۔۔؟۔۔اور زری آواز پہچان چکی تھی،اک آواز کی ہی تو اس کو پہچان تھی بھلا کیسے نہ پہچان پاتی۔۔۔جی نہیں میں مسلمان ہوں الحمدللہ۔۔زری نے نارمل لہجے میں جواب دیا۔۔تو بی بی مسلمان سلام کرتے ہیں ہیلو ہائے نہیں۔۔۔آگے سے طنز کیا گیا،زری کو احساس ہوا اس نے غلطی کی ہے۔۔۔اوہ سوری السلام علیکم!۔۔۔وعلیکم سلام۔۔۔نارمل انداز میں سلام کا جواب ملا۔۔۔سب گھر والے کہاں ہیں۔۔۔زری بولنے ہی لگی تھی کہ آگے والا کچھ زیادہ ہی فاسٹ تھا دوبارہ بولنا شروع ہو گیا۔۔۔بس تم ہی رہ گئی تھی فون اٹھانے کیلئے۔۔۔اک لمحے کو زری کا دل چیخنے کا کیا مگر اس نے ضبط کرتے جواب دیا۔۔۔مامی اور حمنیٰ مارکیٹ گئیں ہیں، یامی سٹڈی کر رہی ہے ماموں آفس اور میں فری تھی۔۔زری نے بھی سب کی تفصیل بتائی۔۔۔فارغ رہنا بھی کافی مشکل کام ہے اور تمھارے علاوہ کون کر سکتا ہے۔۔مخالف نے اک اور طنز لگایا بات آج پھر بڑھ رہی تھی معمول سے زیادہ لمبی گفتگو ہو رہی تھی۔۔۔جی نہیں میں ڈائجسٹ پڑھ رہی تھی ہادی۔۔۔۔زری نے غصے سے کہا۔۔۔ہاں دنیا کا اہم ترین فضول کام ہے یہ محترمہ،یہ تم ہی سر انجام دے سکتی ہو۔۔۔زری کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔۔۔خیر تم سے بات کرنا خود کے وقت کو خسارے میں ڈالنے کے مترادف ہے سب کو

سلام دینا اور بتا دینا میں کل آرہا ہوں واپس، خدا حافظ۔۔ کال ختم ہو چکی تھی زری ریسیور ہاتھ میں پکڑے بیٹھی سوچوں میں گم ہو چکی تھی۔۔۔اور آج جنون ہار گیا، محبت ہار گئی عشق بازی لے گیا، صبر کی مدت ختم ہو گئی برداشت کا پیمانہ لبریز ہو گیا، سب ختم ہو گیا اک آس کی جو چھوٹی سی کونپل دل کے بلکتے سسکتے معصوم کونے میں پھوٹے ہوئے تھی مسل دی گئی، اک دل اور دل کے قتل ہونے والوں کی فہرست میں شامل ہو گیا، آج کچھ اور خوابوں کا جنازہ اٹھا دیا گیا۔۔

"۔۔۔محبت کو محبت سے محبت ہو گئی

محبت ہی محبت پر فدا ہو گئی

جب محبت کو محبت سے محبت نہ ملی

تو محبت ہی محبت کی محبت میں فنا ہو گئی۔۔"

زری نے روم میں آکر پہلے اچھا خاصہ رویا پھر خود کو نارمل کیا اور مہک کو کال کی مگر ۵ کالز پر بھی انہوں نے نہیں پک کی، وہ کیسے پک کر تیں تب وہاں بھی قیامت برپا تھی تھی، ان کو بھی خبر ملی روہاب ا ہفتے بعد آرہا ہے مگر وہ اکیلا نہیں آرہا تھا ساتھ بیوی اور اپنے ڈیڑھ سال کے بیٹے کو بھی لا رہا تھا شہلہ کی تو طبیعت خراب ہو گئی اور اعجاز احمد کی زبان پر قفل لگ گیا، ان کے بیٹے نے بہت بری طرح ان کا مان توڑا اور یہ غم کوئی چھوٹا غم نہیں ہوتا،،، زری نے الماری

Copyright by New Era Magazine

سے سارے کپڑے بیڈ پر پھینکے ساری ضروری چیزیں نکال لیں اور بیگ پیک کرنے لگ گئی، کچھ دیر بعد منی روم میں آئی اور دیکھتے ہی اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔

تم یہاں ہو اور میں نیچے ڈھونڈ رہی تھی دیکھو کتنی زیادہ شاپنگ کی آج۔۔ حمنی روم میں آتے ہی نان سٹاپ شروع ہو گئی، زری نے کوئی جواب نا دیا بس شوں شوں کی آواز نکال رہی تھی ناک صاف کر رہی تھی،،، سیکنڈ بعد منی نے جب بیڈ پہ دیکھا تو بولی۔۔۔ یہ کیا، یہ پیکنگ کس خوشی میں ہو رہی ہے۔۔۔ ارے تم تو رو بھی رہی ہو کیا ہوا زری میری طرف دیکھو۔۔۔ منی پریشان ہوتے بولی اور اسے کندھوں سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔ کچھ بھی نہیں ہوا منی ہٹو سامنے سے۔۔۔ زری نے ناک رگڑتے کہا۔۔۔ مجھے نہیں بتاؤ گی ہاں اپنی بیسٹی کو بھی نہیں بیٹھو شاباش بتاؤ اب۔۔ منی نے اسے بیڈ پر بیٹھا دیا۔ زری کا بھی ضبط ٹوٹ گیا پہلے تو وہ ہچکیوں سے روئی اور پھر بہت ہی مشکل سے چند لفظ اس کی زبان سے نکلے۔۔ حمنی، منی منی ہادی۔۔ بس اس کے بعد وہ پھر رونا شروع ہو گئی۔۔۔ ارے بھائی تو یہاں ہیں ہی نہیں پھر کیسے، اچھا تم رونا تو بند کرو یار۔۔۔ منی کی پریشانی بڑھ رہی تھی۔۔۔ منی وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے شدید نفرت، وہ جیت گیا منی میں ہار گئی ہوں منی مجھے شکست ہو گئی منی۔۔۔ منی کو کچھ سمجھ نہیں تھا آ رہا وہ کیا بات کر رہی ہے۔۔۔ زری میں بات کروں گی بھائی سے تم پلیز چپ ہو جاؤ۔ منی نے اس چپ کرواتے کہا۔۔۔ نہیں اس کی ضرورت نہیں، میں واپس جا رہی ہوں ماما پاس ڈرائیور کے ساتھ جا رہی ہوں تم ماموں کو بتا دینا

Copyright by New Era Magazine

کہ مجھے ماما کی بہت یاد آرہی تھی اس وجہ سے چلی گئی اور ہاں تم لوگ مارکیٹ تھے تب آپکے وکیل صاحب کی کال آئی تھی وہ کل تشریف لارہے ہیں۔میں یونی سے مائیگریشن کروالوں گی اب چھوڑو بیگ میرا دیر ہو رہی ہے۔۔۔زری نے ۲ سانسوں میں ہی منی کو اتنا کچھ سنادیا اور وہ شاکڈ کھڑی تھی اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے بس اتنا ہی کہہ سکی۔مت جاؤ زری۔ نہ روکو مجھے حمنی بہت بری مات ہوئی مجھے،میں اپنے جذبات کا جنازہ اٹھا چکی ہوں کچھ بھی نہیں ہے اب سب۔ختم چلو مجھے سی آف کرو شاباش میں مامی کو بائے بول دوں آجاؤ،،،زری نے بیگ گھسیٹا اور روم سے نکل گئی منی وہیں فریز کھڑی تھی۔۔۔

مامی مامی۔۔ہاں جی بیٹا۔۔۔کبری کچن میں تھی وہ ان کے پاس آئی اور ان کے گلے میں بازو حمائل کیے۔۔مامی میں جارہی ہوں ماما کی بہت یاد آرہی ہے۔۔۔ارے ایسے کیسے کس کے ساتھ جارہی ہو۔۔۔انہوں نے زری کو سامنے کرتے کہا۔۔۔ڈرائیور انکل کے ساتھ۔۔۔وہ بلکل فریش انداز میں بات کررہی تھی،منی بھی کچن کے ڈور کے پاس کھڑی ہو گئی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کیسے زری کو روک لے۔۔۔پھر بھی ماموں کو آلینے دو ان سے بات کرنا وہ خود لے جائیں گے تمھیں۔۔۔نہیں اب مجھے نہ روکیں میں پھر رونا شروع ہو جاؤں گی چلیں پیار دیں مجھے دعادیں کے صبر آئے مجھے دیر ہو رہی ہے مامی۔۔۔میری تو دعا تمھارے ساتھ ہر وقت ہے میری جان۔۔۔انہوں نے اس کا ماتھا چوما،یہ سچ تھا کبریٰ کو زری سے بہت محبت تھی بلکل منی اور ریامی کی طرح۔۔خدا حافظ مامی۔۔وہ نکلنے لگی مگر منی کو دیکھ کر رک گئی زری

Copyright by New Era Magazine

نے سائل کی اور اس کے گلے ملنے کے لیے بڑھی ہی تھی کہ منی منہ پہ ہاتھ رکھتی اوپر بھاگ گئی زری کے بھی آنسو ٹوٹ پڑے اس نے کبری کو بائے کیا اور پھر گراج میں آ کر سارا گھر دیکھا اور سچ تھا اس کا اپنا دل بھی کٹ رہا تھا درد ہو رہا تھا شدید وہ گاڑی میں بیٹھ گئی

"۔۔جب تعلق میں آزمائش کے سوا کچھ بھی نہ ہو تو

بڑے بڑے ظرف والے بھی ہار جاتے ہیں۔۔۔"

منی اسے کھڑکی سے جاتا دیکھ رہی تھی اس کی سسکیاں روم میں گونج رہیں تھیں تب ہی اس نے جلدی سے موبائل اٹھایا اور ہادی کو کال کی وہ جو کانفرنس روم سے نکلا ہی تھا فون دیکھا منی کالنگ آ رہا تھا اس کے فیس پہ مسکراہٹ آ گئی فوراً کال پک کی اور جو ہوا ہادی تو چند لمحے الجھا رہا ۔۔۔۔بہت برے ہیں آپ ہادی بھائی بہت برے آپ تو معافی کے قابل بھی نہیں آپ نے ایک رنگوں سے بھرے وجود کا قتل کیا ہے کبھی معاف نہیں کروں گی میں آپکو وہ چلی گئی ہے چلی گئی ہے مجھے چھوڑ کر آپ ہیں قصوروار سب کے آپ ہادی بھائی آپ کی وجہ سے زری گئی ہے آپ کی وجہ سے، کیا جرم کیا اس نے آپکا کتنے سنگدل ہیں آپ، بہت برے ہیں بہت برے،، منی چیخ چیخ کر جب تھک گئی تو کال کاٹ دی اور موبائل آف کر کے فرش پر پھینک دیا روم کو لاک کر لیا۔۔اور ہادی کو تو پہلے سمجھ نہیں تھی آ رہی کہ منی کیا بول رہی مگر جب منی نے کہا وہ چلی گئی زری چلی گئی اور تب ہادی کو محسوس ہوا اس کے پیروں سے زمین کھینچ لی گئی ہے وہ سمجھا زری اس دنیا سے ہی چلی گئی اس نے پیکنگ تو کر لی تھی کہ صبح جلدی ہی نکل

پڑے گا مگر یہ سنتے ہی وہاں سے بھاگا ہال میں آیا اپنا بیگ اٹھایا اور گاڑی شام کے ۵ بجے گھر کی طرف بڑھادی۔۔۔۔

زری نے فیصلہ کر تو لیا مگر خود کو ہی صبر نہیں تھا آرہا اس نے مہک کو کال کر دی تھی کہ وہ آ رہی ہے تا کہ جب وہ پہنچے تو وہ شاکڈری ایکشن کریں گی جس سے تائی اسے باتیں سنائے گی۔ وہ بھاگتی سڑک کو دیکھے جارہی تھی اور آنسو بہارہی تھی شاید محبت کی موت پر ماتم کناں تھی یا شکست پر۔۔

"جتنی تھی خوشیاں سب کھو چکی ہیں
بس ایک غم ہے کہ جاتا نہیں
سمجھا کہ دیکھا بہلا کہ دیکھا
دل ہے کہ چین اس کو آتا نہیں
آنسو ہیں کہ ہیں انگارے
آگ ہے اب آنکھوں سے بہنا۔۔"

* *

زری اسلام آباد پہنچ گئی سب خوش ہوئے اسے دیکھ کر خاص طور پہ زوہاب وہ رات کو ۷ بجے کے قریب پہنچی اگھنٹہ سب کے ساتھ بیٹھ کر وہ ریسٹ کرنے کا کہہ کر روم میں آ گئی۔۔۔۔

ادھر ہادی انتہائی ریش ڈرائیونگ کر کے لاہور پہنچا۔۔ مصطفی کو زری کے جانے کی اطلاع مل چکی تھی اور منی نے سب بتا دیا کہ کیسے ہادی اسے ٹریٹ کرتا تھا اور اب بھی وہ بس ملنے کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے گئی ہے اور وہ بھی صرف اور صرف ہادی کے رویے کی وجہ سے۔۔ مصطفی کو ہادی سے یہ امید نہیں تھی ان کو بھی شدید غصہ آ رہا تھا ہادی پر۔۔۔ تب ہی لاؤنج کا دروازہ زور سے کھلا سب نے دروازے کی طرف دیکھا منی جو مصطفی کے ساتھ بیٹھی تھی غصے سے دانت پیسے کیونکہ ہادی پہنچ چکا تھا کبری مصطفی دونوں حیران تھے کہ اس نے تو کل آنا تھا مگر ابھی، کبری نے ہی آخر خاموشی توڑی ہادی سکتے میں وہیں کھڑا تھا کیونکہ منی آنسو بہا رہی تھی اسے کسی انہونی یا گڑبڑ کا احساس ہوا۔۔۔ ارے ہادی تم، تم نے تو کل آنا تھا۔۔ کبری نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔ کہاں ہے زری، ماما زری کہاں گئی۔۔ ہادی کو کچھ سمجھ نہ آیا اس سے بس اتنا ہی بولا گیا۔۔۔ اب بڑی فکر ہو رہی ہے آپکی وجہ سے صرف آپکی وجہ سے وہ گئی ہے۔۔ منی نے روتے ہوئے کہا بس ہادی کا ضبط ٹوٹ گیا جو وہ سارے رستے کرتا آیا وہ چیخ کر بولا کہ سوئی ہوئی یا می بھی باہر آ گئی۔۔ کہاں گئی ہے زری کوئی بتائے گا مجھے۔ سب حیران ہو کر ہادی کو دیکھ رہے تھے تب ہی کبری نے اس کی حالت جانچتے

کہا۔۔زری واپس چلی گئی ہے اسلام آباد اب وہ کبھی نہیں آئے گی ہادی۔۔۔اور ہادی جس کا سانس اٹکا ہوا تھا بحال ہوا وہ پتا نہیں کیا کیا سوچ رہا تھا وہ ڈھے جانے کے انداز میں صوفے پر بیٹھا اور سر ہاتھوں میں تھام لیا، مصطفی کچھ نہیں تھے بول رہے وہ اسے ٹٹولتی نظروں سے دیکھ رہے تھے،ہادی نے آہستہ سے کہا۔۔ منی تم آرام سے بھی یہ بات بتا سکتی تھی تم نے جس انداز میں بتایا میں پتا نہیں کیا کیا سوچ کر پاگل ہو رہا تھا شکر کرو میرا ایکسیڈنٹ نہیں ہوا حد ہوتی ہے،ہادی اٹھا اور صوفے کو ٹھوکر مارتا سیڑھیاں چڑھ گیا۔۔سب شاکڈ اس کے ری ایکشن کو دیکھ رہے تھے جنہیں اس کی یہ حالت سمجھ نہیں تھی آ رہی ہاں مصطفی کو کچھ کچھ سمجھ آ رہا تھا مگر وہ خاموش تھے۔

۳ دن گزر گئے تھے زری کو آئے ہوئے مگر اک لمحے کو بھی وہ لاہور کو نہیں تھی بھول پا رہی۔۔وہ سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھانے لگی تھی جب اس کی نظر ایک سنٹی میٹر جتنے وائٹ سٹون والی رنگ پر پڑی یہ رنگ تب خریدی تھی جب وہ سیر کرنے گئے تھے فرسٹ ٹائم ،رنگ ہادی کی چوائس کی تھی اس نے منی کو لے کر دی مگر زری کو پسند آ گئی تو منی نے اسے دے دی۔۔زری نے رنگ کو ہتھیلی پر رکھا اور اسے دیکھتے گئی،دیکھتے ہی دیکھتے اس کی آنکھیں برس پڑیں اور پھر برسات اپنے جوبن پر تھی وہ نیچے فرش پر ہی بیٹھ گئی بیڈ سے ٹیک لگائے وہ پھر سے روم میں مقید ہو گئی۔۔

"جو بند حسن ٹوٹے،جو اپنے روٹھے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

پاس آجائیں پھر سے دوریاں

یہ کیوں ہوتا ہے کہ دل روتا ہے

بے بس ہو جاتی ہے یہ زباں

کھویا ہے پا کے جس نے پیار

میں ہوں نا۔۔۔

بے چین میں ہوں

بے قرار میں ہوں نا۔

حصے میں آئی جس کے ہار

میں ہوں نا۔۔۔"

جب محبت میں شکستِ فاش ہو تو صبر ناممکن ہوتا ہے تمام حوصلے ہار جاتے ہیں، سب سب بکھر جاتا ہے خود کی ذات میں طوفان برپا ہو جاتا ہے، ٹوٹے پھوٹے خوابوں کی کرچیوں کو سمیٹتے زخم مل ہی جاتے ہیں خراشیں لگ ہی جاتی ہیں اور جب ان سب میں درد ہوتا ہے تو انتہائی شدت سے ہوتا ہے ناقابلِ ضبط ہوتا ہے دل دہائی ڈال ڈال کر روتا ہے سانس رک جانے کی خواہش بڑھ جاتی ہے، مگر یہ سب بے کار ہے ہونا تو وہی ہوتا ہے جو میرے خدا کا فیصلہ ہے۔۔۔۔

ہادی،ہادی رکو۔۔۔ہادی جو آج ۵ دنوں بعد گھر نظر آیا تو کبری جو لاؤنج میں بیٹھی تھیں آواز دی پاس منی بھی تھی۔۔وہ آتا تو تھا گھر مگر رات 2 ڈھائی بجے اور صبح جب بھی آنکھ کھلی چپ چاپ آفس نکل جاتا سچ تو یہ تھا اسے گھر پتا نہیں کیوں اس کی اپنی ذات کی طرح ویران کھنڈر لگ رہا تھا پچھلے ۵ دنوں سے۔۔تم ایسے تو نہ تھے ہادی۔۔ہادی رک تو گیا مگر مڑا نہیں وہیں کھڑا رہا تو کبری نے دکھ سے کہا جنہیں اپنے بیٹے پہ بہت افسوس ہو رہا تھا۔۔ساری دنیا بھلے تم سے ناراض رہے مگر تمھاری ماما نہیں ہے ہادی تم تو اپنی ماما سے بہت محبت کرتے تھے ہادی۔۔؟؟اب بھی کرتا ہوں ماما ویسے ہی بے تحاشا۔۔ہادی کو جب کبری کی آواز رندھی ہوئی لگی تو وہیں ان کے پاس صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔۔۔تو تم کیوں کر رہے ہو ایسا اتنا خود کو کام میں مصروف کر لیا خود کی ہی ہوش نہیں ہے تمھیں اور گھر تو تم مہمانوں کی طرح یا چوروں کی طرح آتے ہو۔۔۔حالانکہ اب انکو ہر وقت گھر رہنا چاہیے پہلے جس کی وجہ سے گھر نہیں تھے آتے اب تو وہ چلی گئی ان کی خوشی کے لیے۔منی نے بھی دخل اندازی کی۔۔ منی تم۔۔۔نام مت لیں میرا آپ کچھ بھی نہیں ہوں میں آپکی۔۔ہادی جو بات کرنے لگا تھا منی نے اس کی بات کاٹ دی۔۔ہادی کا ضبط ٹوٹ گیا وہ آج پہلے ہی بہت ڈسٹرب رہا اور اب منی کی باتوں سے تو مزید۔۔ کبھی مجھ سے کسی نے وجہ دریافت کی میں ایسا کیوں ہو گیا ہوں کسی نے میری فکر کی کسی کو پرواہ ہے میری کسی نے مجھے سہی سے جانا۔۔تو برخوردار تم بتاؤ نا تم ایسے کیوں ہو ہم تو کب سے بے چین ہیں وجہ دریافت کرنے کو آخر کیوں کھٹکتی ہے زری کیا ہے ایسا جو تم ہم سے

Copyright by New Era Magazine

چھپائے پھرتے ہو خود ہی اندر اندر گھل رہے ہو۔ مصطفی جو لاؤنج میں داخل ہوئے ہادی کی بات سن کر اس کے برابر بیٹھ گئے اور وجہ پوچھی۔۔۔ہادی پہلے تو خاموش رہا سب کی نظریں اس پر جمی تھیں اس کی آنکھوں میں آنسو آچکے تھے اور پھر اس نے ضبط کرتے ان کو ساری وجہ بتائی سب بتایا کیسے وہ اس رویے پر آیا کیوں ہادی بدل گیا تھا کیوں زری سے اسے الجھن تھی کیونکہ اس نے دوستی توڑی تھی ہادی نے انتظار کیا مگر اس نے اک بار بھی کوشش نہ کی اور آج ہادی اعتراف کر رہا تھا یہ صرف دوستی کی وجہ سے نہیں بلکہ اسے زری سے محبت ہو گئی تھی "کچی عمر کی غلطیاں بہت پکی ہوتی ہیں" اور اس نے سمجھا اسے بہت نفرت ہے زری سے اس وجہ سے وہ ہر لحہ یاد آتی تھی مگر وہ انجان تھا یہ طاقت تو محبت میں ہے۔سب نے ہادی کو اس حالت کا قصوروار ہادی کو خود ٹھہرایا سب نے کہا اگر زری کی جگہ وہ ہوتا تو یہی کرتا ۔۔۔۔منی نے پاس پڑے سارے کشن اسے دے مارے۔۔کتنے برے ہو آپ دونوں مجھے بیسٹی کہتے تھے مگر دونوں نے یہ بات چھپائی دل کر رہا بات نہ کروں کبھی آپ سے مگر کیا کروں دونوں سے بہت محبت ہے مجھے۔ منی رو دینے والے انداز میں بولی۔۔۔ہادی وقت اب بھی نہیں گزرا اگر تمہیں لگتا ہے جو حال تمھارا ہے ویسے ہی زری کا تو تم کرو بات پہل کرو تم مہک سے میں خود بات کرلوں گا۔۔ مصطفی نے اس کی پیٹھ پر تھپکی دیتے کہا۔۔بات شیئر کرنے سے بوجھ کم ہو جاتا ہے ہادی اگر تم مجھ سے یا اپنی ماما سے پہلے بات کرتے تو نہ اتنی دیر ہوتی اور نہ تم اس حال میں ہوتے چلو شاباش تھوڑا ریلیکس ہو کر کر لینا بات میں جانتا ہوں

Copyright by New Era Magazine

میری زری تم سے زیادہ اچھی ہے سڑو وکیل صاحب۔۔ مصطفی کی بات پر سب کے قہقہے بلند ہوئے منی خوش ہو چکی تھی۔۔۔ہادی بھی مسکرا رہا تھا۔

تم جیت گئے ہم ہارے

ہم ہارے اور تم جیتے

تم جیتے ہو لیکن۔۔۔۔

ہم سا کوئی ہارا نہ ہو گا

****

زری کانوں میں ہینڈ فری لگائے لیٹی ہوئی تھی اس کی آنکھیں نم تھیں شاید وہ گانے کے ہر ہر لفظ پر غور کر رہی تھی۔۔

ہمیں تھی غرض تم سے اور تمھیں ہی بے غرض ہونا تھا

تمھیں ہی یار دوا ہو کر ہمارا مرض ہونا تھا۔۔؟؟

چلو ہم یہ فرض کرتے ہیں، تم سے عشق کرتے ہیں

مگر کیا اس عشق کو بھی ہم ہی پہ فرض ہونا تھا۔

گانا رک گیا تھا موبائل پر کال ٹون بج رہی تھی اور جو نمبر کالنگ جگمگا رہا تھا زری کو حیرت کا جھٹکا لگا وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی کلاک پر نظر دوڑائی تو ۲ بج رہا تھا، اس نے کال پک کی۔۔

Copyright by New Era Magazine

السلام علیکم۔!جی کون۔۔دوسری طرف خاموشی تھی اسے لگا اسے غلط فہمی ہوئی ہے بھلا وہ کیوں کال کرے گا۔۔۔ارے کون ہے؟کال کی ہے تو بولو بھی اب مجھے نہیں سننی سانسوں کی آواز۔۔۔میں ہوں زری۔۔دوسری طرف سے اب کی بار ٹوٹے اور بھاری لہجے میں کہا گیا وہ پہچان تو گئی تھی اس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا لگ رہا تھا ابھی نکل کر ہاتھ میں آجائے گا مگر زری نے جان بوجھ کر انجان بنتے کہا۔۔کون میں سوری میں نے نہیں پہچانا۔۔۔میں ہوں زری ہادی۔۔۔اوہادی آپ سب خیریت تو ہے نارات کے ۲ بجے کال کی۔۔۔خیریت ہی تو نہیں ہے زری۔۔کیا ہوا ہے ہادی۔۔زری پریشان ہو گئی تھی۔۔۔ہوا تو کچھ نہیں بس زرا کچھ حقیقتوں سے آشنائی ہوئی ہے جن سے میں مسلسل انکار کر رہا تھا اور ان حقیقتوں نے ریزہ ریزہ کر دیا ہادی کو۔۔زری کو یقین نہیں تھا آرہا اس کی دعائیں قبول ہونے کو تھیں۔۔کیا مطلب مجھے سمجھ نہیں آئی آپکی بات۔۔۔زری سب جان جانے پہ تل گئی تھی اس لیے ناسمجھی کا مظاہرہ کر رہی تھی۔۔۔واپس آجاؤ زری تمھارے بغیر سب ویران لگ رہا ہے زری میں بہت بہت بہت بکھر چکا ہوں پلیز آجاؤ زری پلیز سمیٹ دو پلیز ززز۔۔ہادی رو رہا تھا وہ تھک چکا تھا جنگ لڑتے لڑتے۔۔ہادی کیا کہہ رہے ہیں مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا۔۔حالانکہ جو حالت وہاں ہادی کی تھی وہی زری کی بھی تھی۔۔حمنی یمنی تمھیں بہت یاد کرتی ہیں زری ماما بابا بھی۔۔زری کا دل کیا پوچھ ڈالے اور تم مگر وہ ایسا نہ کر پائی۔میں کل تمھیں لینے آرہا ہوں بہت رہ لیا تم نے وہاں تیار رہنا سمجھی تم،بہت رات ہو گئی سو جاؤ یاد سے میں کل آرہا ہوں

Copyright by New Era Magazine

بائے۔۔کال کاٹ دی گئی زری شاکڈ بیٹھی تھی اچانک اس نے بیڈ سے چھلانگ لگائی جو تا پہنے بغیر مہک کے روم کے دروازے کی طرف لپکی مہک تو اس وقت یوں زری کے آنے پر ہڑ بڑا گئیں مگر جب زری نے ان کے گلے لگ کر ساری بات بتائی تو وہ خوش ہو گئیں دونوں ماں بیٹھی خوشی سے رو رہی تھیں۔

****

ہادی بہت کھلا کھلا لگ رہا تھا اس نے پورے دل سے تیاری کی اور اسلام آباد کی طرف گاڑی بڑھا دی وہ سارے راستے بہت خوش تھا۔ہادی دو پہر میں وہاں پہنچ گیا تھا زری ریڈی تھی تقریباً شام ۵ بجے وہ وہاں سے نکل پڑے تھے شہلہ اور اعجاز نے چوں چرا ان کیے بغیر ہی زری کو جانے دیا اب وہ کیسے روکتے ان کے بیٹے نے جو کر دیا وہ بہت تھا ان کے لیے۔۔۔زری خاموش تھی اور ہادی اسے دیکھ کر دکھی تھا یہ وہ زری بلکل بھی نہ تھی جو لاہور میں تھی ۔۔۔ہادی نے میوزک آن کیا۔۔

پاس آیئے کے ہم نہیں آئیں گے بار بار

باہیں گلے میں ڈالیے ہم رو لیں زار زار

ٹپ ٹپ آنسو گرنا شروع ہو گئے زری کے وہ ونڈو سے باہر روڈ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

آنکھوں سے پھر یہ پیار کی برسات ہو نا ہو

Copyright by New Era Magazine

شاید پھر اس جنم میں ملاقات ہو نا ہو

پلیز گاڑی تیز چلائیں اور یہ میوزک بند کریں۔۔زری نے چڑتے ہوئے کہا وہ ہادی کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہ رہی تھی۔۔ارے میوزک کیوں بند کروں بھئی تم تو چپ ہو سفر بھی تو طے کرنا ہے۔۔ہادی نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔مجھے منی کی حالت کی فکر کھائے جائے رہی ہے اور آپ۔۔۔ہادی نے اسے ٹوکتے کہا۔۔زرا اپنی حالت بھی تو دیکھو میں جس زری کو جانتا ہوں وہ تو ایسی بلکل بھی نہیں تھی حد درجہ خاموش الجھی ہوئی آنکھوں کے گرد حلقے اور نہ ہی اتنی لاپرواہ جس کی بالوں کی ۴ لٹیں مشرق کی سمت جھول رہیں اور ٦ مغرب کی طرف،اور ہاں میں نے جھوٹ بولا تھا منی بلکل ٹھیک ہے کچھ بھی نہیں ہوا اس کی طبیعت کو۔۔ہادی نے آخر پر اس کی پریشانی دور کی۔۔۔اب آپ میرا دل رکھنے کے لیے کہہ رہے ہیں۔۔ نہیں میں تمھیں اپنا دل دینے کی بات کر رہا ہوں۔۔ہادی نے زری کی طرف دیکھتے کہا۔۔اور زری تو ہادی کی صاف گوئی پہ حیران ہو رہی تھی۔۔یہ کل سے کچھ زیادہ ہی نہیں فری ہو رہے آپ مجھ سے وکیل صاحب۔۔زری نے بھی طنز لگایا۔۔بڑے فرینک ہو رہے ہیں خیر ہے۔۔ خیر نہیں محبت ہے۔۔ہادی نے عام سے انداز میں کہا اور زری کا تو سانس ہی اٹک گیا دل پسلیاں توڑنے کو تھا اتنا زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔میں چاہ کر بھی تم سے نفرت نہیں کر پایا زری میں صرف دوستی ہی سمجھتا تھا مگر جب تم لوٹ کر دوبارہ چلی آئی تو احساس ہوا مجھے تم سے محبت ہے میں ١٠ سالوں میں اک دن بھی نہیں بھول پایا تھا تمھیں زری اور اب تم چند دن

Copyright by New Era Magazine

رہی تو تمھاری پھر سے عادت ہو گئی تمھارے وجود کی گھر میں کھنکھناہٹ۔ قہقہے ہلچل مجھے پھر سے یاد آنے لگے اور میں نے مان لیا زری میں تمھارا اسیر ہو چکا ہوں زری کے بغیر ہادی نامکمل ہے آئم سوری زری اب پلیز تم بھی زری بن جاؤ مجھے یہ زری بلکل نہیں پسند آ رہی روندو سی مجھے ٹھوکر کھاتی ٹکراتی اور اٹکھیلیاں کرتی زری سے بہت بہت بہت محبت ہے پلیز وہ زری واپس لاؤ زری تم۔۔۔ہادی ی ی بریک۔۔۔اچانک ہی زری کی چیخ گونجی۔۔ شکر خدا کا ہادی نے بریک لگا لی ورنہ بہت برا ایکسیڈنٹ ہونا تھا کھائی میں گرنا تھا۔۔۔چپ کر کے ڈرائیونگ کرو گھر جا کر باتیں کر لینا زری نے ڈانٹتے کہا اس پر ہادی مسکرا اٹھا اور زری سارے راستے خدا کا شکر کرتی رہی جس نے اس کے صبر کا صلہ دیا۔۔۔

گھر پہنچے تو پر جوش استقبال کیا گیا سب بہت خوش تھے زری بھی اور خاص طور پر ہادی جس کی مسکراہٹ سمٹ ہی نہیں تھی رہی اور منی اسے چھیڑتی رہی۔۔

سفر کی تھکان کی وجہ سے وہ ۱۰ بجے ہی سونے کے لیے آ گئی تھی قریب ۱۲ بجے اس کا موبائیل رننگ کر رہا تھا منی سو رہی تھی اس نے کال پک کی۔۔زری ۲ منٹ میں روم سے باہر نکلو۔۔مگر ہادی اس وقت۔۔میں کہہ رہا ہوں نا ہری اپ بی کویک۔۔۔ہادی تم۔۔۔کال کٹ چکی تھی حکم جاری ہو چکا تھا مجبور تھی تعمیل کرنی پڑی وہ باہر نکلی روم کا ڈور لاک کیا ہی تھا کہ موبائیل پر میسج بیپ ہوئی۔۔لاؤنج کی بالکونی میں جاؤ۔۔اس نے میسج ریڈ کیا اور آگے بڑھی لاؤنج میں لیمپ کی ہلکی سی روشنی تھی بالکونی میں مکمل اندھیرا تھا وہ ڈرتے ڈرتے جا رہی تھی

جونہی بالکونی میں قدم رکھا وہ ڈسکو لائٹس سے جگمگا اٹھی پوری بالکونی پھولوں اور غباروں سے سجی تھی پھر اچانک تمام لائٹس آف ہو گئیں اور ایک نیلے رنگ کی آن تھی جو سامنے غباروں سے سجے چارٹ پر پڑ رہی تھی اور اس چارٹ پر بڑا سا لکھا تھا

I am sorry dost

Because

I Love you dost

زری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی تب ہی اسے کچھ محسوس ہوا۔۔ہادی نے اپنی ٹھوڑی زری کے کاندھے پر رکھی اور ہولے سے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔زری کیا تمھیں کڑوا کدو کریلا، بے موسمی بینگن، خراب خربوزہ، باسہ آلو انڈہ، نکما اور سڑوا کڑوو کیل قبول ہے۔۔زری کی ہنسی چھوٹ گئی زری جن القابات سے بیچارے کو نوازتی تھی وہ اسے سارے یاد ہیں زری نے ہنسی کو روکا اور ہادی کی طرف مڑی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا بالکونی میں ہلکی سی روشنی تھی چاند بھی کم چمک رہا تھا اتنی روشنی تھی کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔۔زری نے ہادی کی طرف دیکھتے کہا۔ نہیں۔۔ایک سیکنڈ سے بھی کم لگا ہادی کی مسکراہٹ کے سمٹنے کو اور اس پر زری کا قہقہ بلند ہوا زری نے ہادی کے کوٹ کے بٹن کو چھیڑتے کہا۔۔ نہیں مجھے صرف میرا دوست قبول ہے۔۔ہادی نے اس کے ہاتھ پکڑ لیے

Copyright by New Era Magazine

دونوں کی نظریں ملیں زری ان آنکھوں کی تاب نہ لا سکی اور نگاہیں جھکا لیں دونوں مسکرا رہے تھے اور ان کی قسمت پر آسمان پہ کھڑا چاند بھی خوش ہو رہا تھا۔

ختم شُد

نوٹ

صفِ دشمناں کو خبر کرو پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era MAGAZINE www.neweramagazine.com

کچھ نیو ایرا میگزین کے بارے میں

نیو ایرا میگزین نے اپنے سفر کا آغاز 2 نومبر 2018 سے کیا ہے۔ نیو ایرا میگزین کی تخلیق کا مقصد ادب کی ترقی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نئے آنے والے اور سوشل لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے۔ جہاں وہ اپنی لکھنے کی صلاحیت کو فروغ دے سکیں۔ اُردو ادب کے میدان میں ہمارا مقصد قارئین تک غلطیوں سے پاک مواد کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ اگر آپ کے اندر ایک لکھاری کی خصوصیات پائی جاتی ہیں تو بلا جھجک ہمیں اپنی تحریر neramag@gmail.com پر بھجوا دیں یا پھر آپ ہمیں فیس بک پیج پر بھجوا سکتے ہیں۔ Fb/Page/New Era Magazine ہماری کوشش ہو گی کہ قارئین اور اپنے لکھاریوں کے ساتھ بھرپور تعاون کریں جہاں تک ممکن ہوا ہم آپ کی تحاریر کو ضرور فروغ دیں گے۔ ان شاءاللہ آپ ہمیں اپنے ساتھ پائیں گے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میدان میں ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین

ہم شکر گزار ہیں مصنف کہ جو انہوں نے ہمارے لئے وقت نکالا اور ہم پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی تحریر ہمیں شائع کرنے کیلئے بمعہ جملہ و حقوق کے دی۔ ان شاءاللہ ہم ان کو مایوس نہیں کریں گے جنہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ہمیں اپنا قیمتی وقت بخشا۔ (جزاک اللہ)

ادارہ

نیو ایرا میگزین

Copyright by New Era Magazine